آئینِ وفا

امجد رئیس

حسن و عشق کی پیہم کشمکش... گریز و کشش... ہزار اوج سے پستی تک... عقل و خرد کی چیرہ دستی... جذبوں کا مدّوجزر... تگ و تاز کی انتہا... اندیشہ و احتمال... افعال و انفعال۔ رہ گزر بھی لہو رنگ... خنجر بکف... شمشیر بدست... راہِ عشق و فنا میں وہ دلبں دلربا... آفتِ جاں، ستم گر... زہرہ نگاہ بھاگتی رہی... تابِ غم آزماتی رہی... اشک گراتی رہی... حسن و عشق کے پیچ و خم۔ تجسس و ابہام سحرناک... جو آخری سطر تک قارئین کو اپنے شکنجے میں مقید رکھیں گے...

رومان پرور...... فسوں گر...... سحرانگیز...... مثل طلسم...... حشر ساماں ناول کی تلخیص

سائمن ٹروٹ، کوسیما کے ڈیک پر کھڑا شبِ دیجور میں بلند ہوتے شعلوں کا نظارہ کر رہا تھا۔ وہ ساحل سے زیادہ دور نہیں تھے۔ آگ شدید تھی۔

کوسیما کے کیپٹن نے ٹروٹ سے کہا۔ ''آگ اسے تیزی سے سمندر بُرد کر دے گی۔'' وہ مڑا اور کوسیما کی رفتار بڑھانے کا حکم دیا۔

''کسی کے بچنے کا امکان کم ہے۔'' ٹروٹ نے کہا۔ شعلے فوارے کے مانند بلند ہو رہے تھے۔

''رفتار کم کرو، پانی میں تیل ہے۔'' کیپٹن نے کہا۔ کوسیما، آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ پانی میں گویا چھوٹا سا آتش فشاں بنا ہوا تھا۔ آگ میں گھرے ہوئے بدقسمت جہاز کا نام میکس ہیولر تھا۔ وہ پانی کے اندر جا رہا تھا۔ چند منٹ بعد اس کا نام ونشان مٹ جانا تھا۔ وہ اسپینش واٹر سے دو میل دور تھے۔ وہاں پانی گہرا تھا۔ آخری لمحات میں ٹروٹ نے تاریکی میں حرکت کی معمولی جھلک دیکھی۔ جھلک میکس ہیولر سے دو سو گز دور تھی جو آگ کی روشنی کے باعث نظر آ گئی۔ فوراً بعد اسے کئی افراد کی چیخیں سنائی دیں۔

''یہاں...... ہم یہاں ہیں۔'' وہ ایک لائف بوٹ تھی۔ کیپٹن نے سرچ لائٹ لائف بوٹ پر مرکوز کر دی۔ دو بج رہے تھے۔ عملے نے کوسیما کا رخ پھیرا

اور لائف بوٹ سے پُرمسرت آوازیں بلند ہونے لگیں۔ وہ پانچ یا چھ تھے اور زندہ بچنے کے ہیجان میں مبتلا ہو گئے تھے۔

''یہ مکمل کریو ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں، دو مر گئے ہیں۔''

''تم لوگ کیوں بچ گئے؟'' ٹروٹ نے اپنے آدمیوں کو بہ آواز بلند اشارہ کیا۔ آٹومیٹک گن سے گولیاں بارش کی طرح برسیں۔ بچانے والے موت کے ہرکارے ثابت ہوئے۔ چیخ و پکار کے ساتھ سرخ رنگ اچھلنے لگا۔ بوٹ میں گولیوں سے سوراخ ہو گئے تھے جس کے باعث پانی بھرنے لگا اور لاشوں کو لے کر بوٹ بھی سمندر بُرد ہو گئی۔

''کام ختم، کیپٹن...... میرا خیال ہے اب......''

اچانک اس کی زبان بند ہو گئی۔ چند گز دور پانی کی آواز آئی...... جیسے کوئی مچھلی تڑپی ہو۔ کوئی چیز ابھر کر پانی میں غائب ہو گئی۔

''اس طرف۔'' ٹروٹ چیخا۔ ''فائر۔''

اس کے آدمی اُلجھن میں تھے۔ ''فائر کرو۔'' وہ پھر چلّایا۔ عملے کے ایک آدمی نے مذکورہ سمت میں ایک کلپ اسپرے کر دیا۔ ٹروٹ نے کچھ دیر جائزہ لیا۔ ''پورٹ کی طرف چلو۔'' ٹروٹ کی نگاہ وہیں تھی۔ پانی میں خفیف حرکت اس نے پھر دیکھی۔ مچھلی ہے شاید۔ وہ بڑبڑایا اور مطمئن ہو گیا۔

☆☆☆

وہ ایک معمولی سی چوری کی فرمائش تھی۔ جو ویرونیکا نے جورڈن سے کی تھی۔ اس کی زمرد آنکھوں میں آنسو جھلملا رہے تھے۔ تینتیس برس کی عمر میں اس کا حسن فتنہ پرور تھا۔

''ویرونیکا، میں یہ نہیں کر سکتا۔'' اس کا انکار متوقع تھا۔

''جورڈی پلیز۔'' اس نے التجا کی۔ ''سوچو کیا ہو گا اگر وہ خطوط اولیور کے ہاتھ لگ گئے۔''

''کچھ دن کی تلخی کے بعد حالات معمول پر آ جائیں گے۔''

''اگر ایسا نہیں ہوا...... اگر طلاق ہو گئی؟''

''ویرونیکا تمہیں یہ افیئر شروع کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔''

''میرا خیال نہیں تھا کہ وہ کمینگی کا مظاہرہ کرے گا۔ یہ محبت نہیں تھی اور وہ محبت کا دعویٰ کر کے مجھے دھمکا رہا ہے۔ شریف آدمی ایسے ہوتے ہیں؟'' اس نے معصومیت سے سوال کیا۔

''نہیں، ویسے تم نے خطوط میں کیا لکھا ہے؟''

ویرونیکا کا سر جھک گیا۔ ''وہ جو نہیں لکھنا چاہیے تھا۔''

جورڈن نے اسے ترحم آمیز نظروں سے دیکھا۔

جورڈن کے تعلقات ویرونیکا سے تھے لیکن اس وقت وہ اکیس سال کی تھی۔ یہ سلسلہ جلد ختم ہو کر دوستی تک محدود رہ گیا تھا۔ اس نے اولیور سے شادی کر لی...... یہ ایک کلاسک جوڑ تھا۔ اولیور کی دولت اور ویرونیکا کا حسن...... جورڈن مطمئن تھا۔ اسے توقع نہیں تھی کہ ویرونیکا ایسی بچکانا حرکت کرے گی۔ اگر اولیور، ویرونیکا کو معاف بھی کر دیتا ہے تو عاشق ناہنجار خطوط تقسیم کرنے کے لیے آزاد ہو گا۔

''کیا وہ اتنا ہی بُرا ہے؟''

''بہت زیادہ...... میں نے منہ بند کرنے کے لیے اسے رقم کی بھی پیشکش کی تھی۔ مجھے کسی دوست سے اس قسم کی مدد طلب نہیں چاہیے لیکن......''

''چوری۔'' جورڈن نے کہا۔

''جورڈی میں جانتی ہوں کہ اس نے خطوط کہاں رکھے ہوں گے، یہ دشوار کام نہیں ہے۔ تمہاری بہن کی ہفتے کو منگنی ہے۔ اس رات تم اسے مدعو کر سکتے ہو۔''

''بیرل، گائے ڈیلفنی کو پسند نہیں کرتی۔'' جورڈن نے کہا۔

''کسی طرح اُسے بلا لو...... یہاں چیٹ ونڈ میں پھر وہ شیمپئن میں کھو جائے گا۔''

''اور میں چوری کے لیے اس کے گھر میں گھس جاؤں۔'' جورڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''اگر میں پکڑا گیا؟''

''گائے کا اسٹاف ہفتے کو چھٹی کرتا ہے۔ تم ایک ہوشیار آدمی ہو۔ تم نے کبھی میرے کسی سیکرٹ کا فائدہ نہیں اٹھایا۔'' اس نے اعتماد کے ساتھ جورڈن کو دیکھا۔ ''اور تم ہی ہو جس پر میں اعتبار کر سکتی ہوں...... بولو، پلیز...... تم میرے لیے یہ کام کرو گے؟''

جورڈن نے تھکے ہوئے انداز میں پیشانی مسلی اور کرسی پر ڈھیر ہو کر بولا۔ ''سوچوں گا۔'' اس کی نظر ٹاوسٹوک فیملی کی پینٹنگ پر تھی۔ قابلِ قدر، معزز افراد، ان میں کوئی بھی چور نہیں تھا اب تک......

☆☆☆

مقررہ وقت پر سرونٹ کوارٹرز کی روشنیاں اندھیرے میں بدل گئیں۔ دیرینہ ملازم وائٹ مور کا

شیڈول یکساں تھا۔ اس نے مکان کا چکر کاٹ کر دروازے اور کھڑکیاں چیک کیں۔ کچھ وقت کچن میں گزارا۔ پھر تمام بتیاں گل کر دیں۔

ایک ہفتے سے کیلی رائس، اس کا روٹین چیک کر رہی تھی اور دس دن سے وہ گائے ڈیلنسی کے گھر کے گرد منڈلا رہی تھی۔ اب سوال یہ تھا کہ وائٹ مور نیند کی بانہوں میں ہلکورے کب لیتا ہے۔ باڑھ کے پیچھے سے وہ اٹھی اور قدم بہ قدم چٹانی سطح پر چڑھنا شروع کیا۔ ہوا میں نمی تھی اور گھاس بھیگی ہوئی تھی۔ اس کی چست پتلون رانوں سے چپکی ہوئی تھی۔ وہ آنے والے واقعات کے بارے میں سوچ رہی تھی اور ہیجانی کیفیت میں تھی مگر وہ باصلاحیت تھی اور پراعتماد بھی۔ اسے یقین تھا کہ وہ پکڑی نہیں جائے گی۔ کام تھوڑا سا مشکل تھا مگر اس نے سر کر لیا تھا۔ وہ عمارت کے اندر داخل ہو گئی تھی۔

کیلی کو عالیشان بیڈ روم کی تلاشی کے لیے گھنٹوں درکار تھے۔ یہ ممکن نہیں تھا۔ اس نے رائٹنگ ٹیبل سے آغاز کیا۔ پھر ڈریسر، وارڈ روب...... وہ وارڈ روب کا دروازہ کھولنے والی تھی کہ ایک نامانوس آواز نے اس پر سکتہ طاری کر دیا۔ آواز دوبارہ آئی تو پہلے سے بلند تھی۔ کیلی نے بالکونی میں جھانکا اور پھرتی سے پلٹ کر وارڈ روب میں چھپ گئی۔

ونڈرفل۔ دوسرا چور...... کیا تیسرا بھی آئے گا؟ یہ اتفاق کیلی رائس کے گمان میں نہ تھا۔ آنے والا بالکونی کے راستے آ رہا تھا۔ کیلی بلند قیمتی وارڈ روب میں مزید پیچھے چلی گئی۔ ملبوسات اسے آڑ فراہم کر رہے تھے۔ کیلی کی صرف دھڑکنیں بول رہی تھیں۔

دھیرے سے فلیش لائٹ کی دھار ظاہر ہوئی، جو وارڈ روب کے کنارے سے ہوتی ہوئی درمیان میں رک گئی۔ کیلی کو پسینے کا احساس ہوا۔ وہ مرد کی جھلک بالکونی سے پرے پہلے ہی دیکھ چکی تھی۔ اس کے سر پر سنہرے بال تھے۔ کوئی وجیہہ اور جوان چور تھا لیکن وہ اس وقت وارڈ روب پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔

اچانک وہ وارڈ روب کے پاس سے ہٹ گیا اور ڈریسنگ کی طرف چلا گیا۔ کیلی نے رکی ہوئی سانس خارج کی...... تجسس نے اسے جھانکنے پر مجبور کر دیا۔ چور بڑبڑاتے ہوئے درازوں کو کھنگال رہا تھا۔ کیلی نے اس کا پورا سراپا دیکھا اور دنگ رہ گئی۔ وہ کسی رخ سے نقب زن نہیں لگ رہا تھا۔ ٹیکیڈو جیکٹ اور بلیک بو ٹائی میں ملبوس...... وہ کسی کاک ٹیل پارٹی سے بھاگا ہوا مفرور نظر آ رہا تھا۔ معاً اس کی بڑبڑاہٹ مطمئن سرگوشی میں تبدیل ہو گئی۔

کیا وہ بھی ''آئی آف کشمیر'' کی تلاش میں آیا تھا لیکن اس نے کوئی لفافہ نکال کر جیب میں رکھا تھا۔ کیلی نے محسوس کیا کہ اس کی آمد کا مقصد پورا ہو چکا ہے اور وہ جانے کے لیے پر تول رہا ہے۔ اس نے تیزی سے وارڈ روب کا رخنہ بند کر کے دیکھنے کی کوشش کی۔ تاہم گھبراہٹ میں یہ ایک غیر متوازن حرکت ثابت ہوئی۔ اس کی پشت وارڈ روب کے عقب سے ٹکرائی۔ کیلی کی سانس رک گئی۔ فلیش لائٹ بجھ گئی تھی...... کچھ دیر بعد کسی نے وارڈ روب پر ہاتھ رکھا۔ ظاہر ہے ہاتھ چور کا تھا...... چور کیا ہیرو تھا۔ پتا نہیں یہاں کیوں گھس آیا تھا؟ فلیش لائٹ پھر روشن ہوئی اور وارڈ روب کا در کھول دیا گیا۔ لائٹ، کپڑوں میں سے جھلکتے کیلی کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ روشنی آنکھوں میں تھی، لہٰذا کیلی اسے دیکھنے سے قاصر تھی لیکن وہ دیکھ رہا تھا۔ دونوں بے آواز و بے حس و حرکت تھے۔

بالآخر ہیرو چور بولا۔ ''کون ہو تم؟''

وہ کسمسائی اور خاموش رہی۔ خاموشی بھی جواب تھا۔

جورڈن نے لائٹ کا رخ بدلا۔

''آخری بار پوچھ رہا ہوں...... کون ہو تم؟''

جواب میں جورڈن نے پُراسرار مسکراہٹ وصول کی جس میں شرارت کی آمیزش تھی۔ مسکراہٹ کے ساتھ ہی وہ بلی کے مانند اچھلی۔ غیر متوقع تصادم کے باعث جورڈن لڑکھڑا کر بستر پر گرا۔ کیلی بالکونی کی طرف لپکی۔ جورڈن نے جست لگائی اور ٹخنے کے پاس سے اس کی ٹانگ پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ دونوں زمیں بوس تھے۔ کشمکش کے دوران کسی کا ہاتھ میز کے پائے پر لگا...... کئی پین اور پنسل فرش پر گرے۔ جورڈن پھرتیلے چور پر چھا گیا جس نے بل کھا کر جورڈن کی ناف کے نیچے گھٹنا مارا۔ جورڈن اذیت کے مارے تڑپ اٹھا۔ حریف تقریباً آزاد ہو گیا تھا۔ قبل اس کے کہ تاخیر ہو جاتی، جورڈن نے بروقت چہرے کی جانب آتی ہوئی حریف کی کلائی تھام لی۔ اس کے گھونسوں سے بچتے ہوئے جورڈن نے ٹوپی پر ہاتھ مارا اور سن ہو گیا۔ ٹوپی کے نیچے سے اخروٹی رنگت کی لہر دار زلفیں نکل کر بکھر گئیں۔

اندر آنے والی چاندنی میں اس کی حرکت کے ساتھ ریشمی زلفیں پارے کے مانند لہرا رہی تھیں۔ جورڈن عالمِ حیرت میں گھورتا چلا گیا......

لڑکی کا مچلنا کم ہو گیا۔ دونوں ایک ٹک ایک دوسرے

کو دیکھے جارہے تھے۔ دونوں کا تنفس ناہموار تھا۔ دل کی دھڑکنیں آپس میں سرگوشیاں کررہی تھیں۔

اسے پہلے کیوں احساس نہیں ہوا کہ اس کے نیچے ایک نرم گرم نسوانی بدن ہے۔ اچانک وہ بولی۔ ''چھوڑو مجھے۔''

''پہلے بتاؤ، کون ہو تم؟''

جواباً وہ مسکرائی۔ سانسوں کی مہک...... چہرہ بہت قریب تھا۔ قدموں کی آہٹ نے جورڈن کی سوچ کا شیرازہ بکھیر دیا۔ بھکے حواس واپس جگہ پر آگئے۔ شور شرابے سے یقیناً بٹلر کی آنکھ کھل گئی تھی۔

''کیا ہورہا ہے؟ کون ہے وہاں؟''

پلک جھپکتے ہی دونوں اپنے اپنے قدموں پر آگئے اور بالکونی کی جانب لپکے۔ لڑکی ریلنگ پر پہلے پہنچ گئی۔ اس کی حرکات میں بندر کی لپک جھپک تھی۔ جب جورڈن درخت کے سہارے زمین تک پہنچا، وہ دوڑتی ہوئی لان کراس کررہی تھی۔ تاہم باڑھ تک پہنچتے پہنچتے جورڈن نے اسے جالیا۔

''کیا کررہی تھیں وہاں؟'' اس نے سوال کیا۔

''تم کیا کررہے تھے؟'' لڑکی نے الٹا سوال کیا۔ عقب میں بیڈروم کی بتیاں روشن ہوگئیں۔

''چور، بدمعاش، میں پولیس کو فون کررہا ہوں۔''

''میں پولیس کا انتظار نہیں کرسکتی۔'' وہ بولی اور باڑھ پھلانگ کر درختوں کی جانب بھاگی۔ جورڈن نے گہری سانس لی اور اس کے پیچھے دوڑا...... وہ ایک ناہموار علاقہ تھا۔ درخت، جھاڑیاں، شاخیں، پتھر...... دراڑیں۔ دونوں ایک میل تک اُچھلتے کودتے، جھکتے...... بچتے بچاتے، چکراتے دوڑتے رہے۔ دونوں کی سانس بحال ہوئی تو جورڈن ہم کلام ہوا۔

''ہم م...... م...... تو گزر بسر کے لیے تم یہ کام کرتی ہو؟''

لڑکی نے پُرسکون انداز میں جواب دیا۔ ''اگر تم مجھے چور سمجھ رہے ہو تو غلطی پر ہو۔'' دونوں پہلی بار نارمل انداز و حالات میں بات کررہے تھے۔ جورڈن اس کی سُریلی آواز سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

''یہ چور نہیں ہوسکتی۔'' جورڈن نے سرگوشی کی۔

''کیا کہا؟'' پھر وہی ساز کی جھنکار۔

''لیکن تمہارا عمل اور لباس...... چہرے کی حالت؟ یہ ایک چور کا حلیہ ہے۔'' وہ بولا۔

''میں چور نہیں ہوں۔'' اس نے اضمحلال سے کہا اور پتھر سے ہٹ کر ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگالی۔ ''کیا تم چور ہو؟''

''یقیناً نہیں۔'' وہ مسکرایا۔

''لباس اور حلیے کا سہارا لے رہے ہو؟''

''نہیں، میں چور نہیں ہوں...... وہ بس ایک عملی مذاق تھا۔''

وہ ابھی تک مشکوک نظروں سے جورڈن کو تک رہی تھی۔

''ڈریسنگ میں سے تم نے کیا نکالا تھا؟'' اس نے سوال کیا۔

جورڈن نے ٹھنڈی سانس بھر کے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ فوراً ہی لڑکی حرکت میں آئی اور راہِ فرار کی تیاری کی۔

''ارے نہیں، کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ یہ محض ایک پاؤچ ہے۔'' جورڈن نے یقین دہانی کرائی۔

''اب تم بتاؤ، چور ہو؟''

''نہیں، کچھ ثابت کرنا تھا۔''

''اچھا کیا؟''

''یہی کہ مسٹر گائے ڈیلنسی کو سیکیورٹی سسٹم کی ضرورت ہے اور میری کمپنی یہ کام کرسکتی ہے...... خوب اچھی طرح۔''

''تم سیکیورٹی کمپنی کے لیے کام کرتی ہو؟'' جورڈن ہنس پڑا۔ ''کون سی کمپنی؟''

لڑکی کے موتی جیسے دانت بھی جھلک دکھلا گئے۔ ''میں نیمروڈ ایسوسی ایٹس کے ساتھ کام کرتی ہوں۔'' وہ جانے کے لیے مڑی۔

''رکو، مس...... تمہارا نام تو معلوم ہی نہیں ہوا۔''

لڑکی نے الوداعی انداز میں ہاتھ ہلایا۔ ''اور تمہارا بھی۔'' وہ گھاس پر مڑ دوڑ پڑی۔ ''ایسے ہی چلنے دو۔''

جورڈن نے تھکے ہوئے انداز میں ہاتھ ہلایا۔ کیا لڑکی کو جانے دینا چاہیے تھا؟ مگر وہ کیا کرتا، اس کی گاڑی اس مقام سے نصف میل دور تھی۔ اسے چیٹ ونڈ، آبائی جاگیر پر پہنچنا تھا۔ پارٹی اس نے مس کردی تھی۔ تاہم ویرونیکا کے لیے وہ خطوط حاصل کرنے میں کامیاب رہا تھا۔

☆☆☆

جورڈن کا خیال غلط نکلا۔ چیٹ ونڈ پر پارٹی جوبن پر تھی۔ وہ ڈرائیو وے میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ کس جانب سے

اندر قدم رکھے۔ اپنا حلیہ درست کرتے ہوئے اس نے سامنے سے ہال میں جانے کا فیصلہ کیا۔ خوش قسمتی سے وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس نے دبے قدموں ہال روم کراس کیا اور گھومتی سیڑھیوں پر قدم رکھا۔ ابھی وہ دوسری منزل پر پہنچا تھا کہ عقب سے ایک نسوانی آواز نے اسے ساکت کر دیا۔

”جورڈی، تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟“

جورڈن خاموشی سے مڑا۔ نیچے اس کی بہن بیرل کھڑی تھی۔ وہ میک اپ اور لباس کے انتخاب میں ہمیشہ سے زیادہ حسین دکھائی دے رہی تھی۔ ایک ماہ قبل رچرڈ وولف کے ساتھ منگنی کے بعد سے مسکراہٹ مستقل بیرل کے لبوں پر کھیلتی رہتی تھی اور جورڈن دیکھ رہا تھا کہ اس وقت بہن کا حسین چہرہ مسکراہٹ سے عاری تھا۔

جورڈن کی شکن آلود جیکٹ، پتلون پر گرد اور جوتوں کی کیچڑ...... بیرل کی نگاہوں کی زد میں تھیں۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”مجھے سوال کرتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے۔“

”تو سوال نہ کرو۔“ جورڈن نے کہا۔

”لیکن یہ ضروری بھی ہے۔“ وہ بولی۔ ”کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ؟“

وہ پلٹ کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ”میں چہل قدمی کے لیے نکل گیا تھا۔“

”بس اتنا ہی؟ پہلے تم نے فرمائش کی کہ گائے کو بھی مدعو کیا جائے...... جو مے نوشی اس طرح کرتا ہے جیسے پانی پیا جاتا ہے۔ خواتین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا بھی عادی ہے اور پھر تم غائب ہو گئے۔ اب اس حالت میں نمودار ہوئے ہو۔“ وہ بھی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔

”بیرل۔“ اس نے ٹھنڈی سانس بھری اور رخ اس کی جانب پھیرا۔ ”گائے کے بارے میں، میں دل سے معذرت خواہ ہوں لیکن مجھے اپنا منہ بند رکھنا ہے۔ میں کسی کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتا۔“

”ہونہہ، کپڑے تبدیل کر لو۔ قبل اس کے کہ کوئی اور تمہیں اس حال میں دیکھے۔ وہ مڑی اور واپس چلی گئی۔ اپنے پیچھے دروازہ اس نے بند کر دیا تھا۔

جورڈن نے سر جھکا کر نیچے دیکھا۔ کھلی جیکٹ کے بٹن کے سوراخ میں ایک پتا سبز جھنڈے کے مانند اٹکا ہوا تھا۔

آدھی رات گزر چکی تھی۔ پارٹی جاری تھی۔ شیمپئن کا دور چل رہا تھا۔ جورڈن نے نیا سوٹ زیب تن کیا۔ بال سنوارے اور پارٹی میں شامل ہو گیا۔ کسی نے اس کی غیر حاضری کو محسوس نہیں کیا تھا۔ اس کا رخ بوفے ٹیبل کی طرف تھا۔ خوشبو کا جھونکا آیا اور کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ جورڈن پلٹا۔ وہ ویرونیکا تھی۔ ”کیا بنا؟“ اس نے بے تابی سے سرگوشی کی۔

”تمہاری اطلاع نامکمل تھی۔ میں پکڑا جا سکتا تھا۔“ جورڈن نے جواب دیا۔ ”وہاں ایک اور ملازم تھا۔“

”اوہ، نو......“ وہ کراہ اٹھی۔ ”یعنی کام نہیں ہوا؟“

”خیر کام تو ہو گیا۔“

”گریٹ۔“ خوشی کے رنگ اس کے چہرے پر بکھر گئے۔ مسکراہٹ لوٹ آئی۔ ”اوہ جورڈی۔“ اس نے بانہیں اس کے گلے میں حمائل کر دیں۔ ”تم نے مجھے نئی زندگی دی ہے۔“

معاً جورڈن نے ویرونیکا کے شوہر اولیور کی جھلک دیکھی اور ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ”اولیور آ رہا ہے۔“ جورڈن نے سرگوشی کی۔

”آنے دو۔“ ویرونیکا ہزار واٹ کی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر مڑی۔ ”ڈارلنگ، کہاں ہو تم...... میں نے تو تمہیں کھو دیا تھا۔“

”لگ تو نہیں رہا۔“ اولیور نے مشتبہ نظروں سے جورڈن کو دیکھا۔ اولیور اپنی زوجہ محترمہ سے بیس برس بڑا تھا۔ تاہم وہ ویرونیکا کا ہاتھ جیتنے میں کامیاب رہا تھا۔ اس ہاتھ میں اب ہیرے جگمگا رہے تھے۔

”تاخیر ہو گئی ہے۔ اب ہمیں چلنا چاہیے۔“ اس نے خمار آلود آواز میں کہا۔

”ابھی تو رات بھیگی ہے، ڈارلنگ۔“ ویرونیکا نے مستی بھرے انداز میں کہا۔

”میں تھک گیا ہوں۔ صبح ایک ضروری میٹنگ بھی ہے۔“

”ٹھیک ہے، چلتے ہیں۔“ ویرونیکا نے شوخ نظروں سے جورڈن کو دیکھا۔ ”میرا خیال ہے کہ آج میں پُرسکون نیند لوں گی۔“

’ہاں اپنے شوہر کے ساتھ......‘ جورڈن نے سوچا۔ اور گلاس لے کر ہال میں چکرانے لگا۔ اُسے گائے نظر آیا...... جو مسز بکسوم کے ساتھ خوش فعلیوں میں مگن تھا، پھر اس کی نظر رچرڈ پر گئی اور وہ ہونے والے بہنوئی کی جانب بڑھ گیا۔

”کیا تم نے کسی سیکیورٹی فرم نیمروڈ ایسوسی ایٹ کے بارے میں سنا ہے؟“ اس نے رچرڈ سے سوال کیا۔

”نہیں، میں نے نہیں سنا لیکن تمہارے لیے میں

چیک کر کے بتا سکتا ہوں۔'' رچرڈ نے کہا۔
''میں ممنون ہوں گا۔''
رچرڈ پُرسوچ انداز میں جورڈن کو دیکھ رہا تھا۔ رچرڈ کا انٹیلی جنس پس منظر بیدار ہو رہا تھا۔ سوالات اس کے ذہن میں اُمڈنا شروع ہو گئے تھے۔ جورڈن نے خفیف سی پریشانی محسوس کی۔
اس اثنا میں بیرل بھی دونوں کے قریب آگئی۔ رچرڈ، بجلیاں گراتی اپنی دلربا منگیتر کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جورڈن نے گلاس خالی کیا اور سوڈا واٹر کے لیے اطراف میں نظر گھمائی۔ نگاہ انکل ہیو پر ٹھہر گئی۔ جو اس خوشی کے موقع پر میزبانی کے فرائض انجام دیتے ہوئے خوب چہک رہے تھے۔
دفعتاً گائے انکل ہیو سے بات کرنے لگا۔ اس کے چہرے پر بدمزگی کے آثار واضح تھے۔ کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر نکل گیا۔
''کیا معاملہ ہے؟'' جورڈن نے استفسار کیا۔ بیرل نے انکل کو دیکھا جو انہی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چہرے پر سنجیدگی تھی۔ وہ ان تینوں کے قریب چلے آئے۔
''خوب صورت شام کا انجام اچھا نہیں ہوا۔'' ان کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔
''کیا ہو گیا؟'' بیرل کا سوال تھا۔
''گائے ڈیلنسی کے آدمی کی کال تھی۔ اس نے چوری کی رپورٹ کی ہے۔ بٹلر بھی گھر پر تھا۔ کوئی بالکونی کے راستے ماسٹر بیڈ میں گیا تھا۔''
''کچھ چرایا گیا ہے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔
''ابھی تک ایسا کچھ سامنے نہیں آیا لیکن یہاں کسی پر شک کیا جا سکتا ہے۔''
''شک؟'' جورڈن نے قہقہہ لگایا۔ ''لیکن کیوں؟''
''اگر ہم اُسے آج رات یہاں مدعو نہ کرتے تو چور کو اس کے گھر میں گھسنے کا موقع نہ ملتا۔''
''عجیب بات ہے۔'' جورڈن نے کہا۔
''جورڈن نے مسکراتے ہوئے سوڈا واٹر کا سپ لیا۔ تاہم وہ دیکھ رہا تھا کہ بیرل متواتر اسے گھورے جا رہی تھی۔ اس کی نظروں میں شک کا رنگ نمایاں تھا۔

☆☆☆

کیلی ہوٹل کے کمرے میں داخل ہوئی تو فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ فون تک پہنچنے سے پہلے ہی گھنٹی بند ہو گئی۔ تاہم اسے علم تھا کہ گھنٹی پھر بجے گی۔ ٹونی بے قرار ہو گا جبکہ وہ فوراً ہی بات کرنے کے لیے تیار نہیں تھی۔ اگرچہ اسے جواب دینا ہی تھا...... جو کچھ ہوا، وہ قطعی غیر متوقع تھا۔
وہ باتھ روم میں آگئی۔ عالم مایوسی میں آئینے میں چہرے کو گھورتی رہی۔ واپسی کے دوران کار میں اس نے چہرے کا رنگ صاف کر دیا تھا لیکن اصل نکھار پیدا نہیں ہوا تھا۔ پانی اور تولیا کی مدد سے اس نے باقی ماندہ نشانات ختم کیے۔
فون کی گھنٹی دوبارہ بجنے لگی تھی۔ وہ باتھ روم سے نکل آئی اور فون اٹھایا۔
''کیلی؟'' ٹونی کی آواز آئی۔ ''کیا بنا؟''
وہ بستر پر بیٹھ گئی۔ ''ناکامی۔'' اس نے مختصر جواب دیا۔
''کیا تم گھر میں داخل ہو گئی تھیں؟''
''ہاں...... میں کامیابی کے قریب تھی، بہت قریب......''
''پھر......؟''
''پھر مداخلت ہو گئی۔''
''گائے ڈیلنسی؟''
''نہیں، یقین کرو یا نہ کرو۔ وہ کوئی دوسرا چور تھا۔'' کیلی تھکے ہوئے لہجے میں ہنس دی۔ ''یوں لگتا ہے کہ گائے کا گھر چوروں کے لیے کافی پُرکشش ہے۔''
دوسری جانب سے طویل وقفہ در آیا پھر ٹونی نے سوال کیا۔ جسے سن کر کیلی منجمد ہو گئی۔
''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ محض ایک دوسرا چور تھا؟ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ وان ویلڈن کا آدمی نہیں تھا؟''
نام سن کر کیلی کی انگلیاں برف ہو گئیں۔
''نہیں۔'' اس نے سرسراتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔
''یہ ممکن ہے کہ انہیں اندازہ ہو گیا ہو کہ تم کس چیز کے پیچھے ہو۔ لہٰذا وہ خود بھی ''آئی آف کشمیر'' کے پیچھے پڑ گئے ہوں۔''
''وہ میرا تعاقب نہیں کر سکتے۔ میں نہایت محتاط تھی۔''
''کیلی، تم ان لوگوں کو نہیں جانتیں۔''
''جہنم میں جائیں...... میں خوب جانتی ہوں کہ میرا واسطہ کن لوگوں سے ہے۔''
وقفے کے بعد ٹونی نے نرمی سے کہا۔ وان ویلڈن کے دوست لندن میں بھی موجود ہیں...... اونچے عہدوں

پر...... بلکہ اس کے دوست اور مخبر ہر جگہ موجود ہیں۔''

''جانتی ہوں۔''

''تمہاری اہمیت اُن کے نزدیک ملین ڈالرز سے زیادہ ہے۔ مردہ کیلی......''

کیلی کے ہاتھ کانپے۔ آنکھوں میں غصے اور مایوسی کا پانی اتر آیا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں۔

''میرا خیال ہے کہ تم دوبارہ پولیس کو آزماؤ۔'' ٹونی نے مشورہ دیا۔

''ایسی غلطی میں دوسری مرتبہ نہیں کرسکتی۔ میں ثبوت حاصل کروں گی۔''

''کیلی تم تن تنہا یہ کیسے کرو گی؟''

''میں کرسکتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں کرلوں گی...... اب میں دوسرا راستہ اختیار کروں گی۔''

''کون سا؟''

''براہِ راست...... سیدھا۔ فرنٹ ڈور۔ شراب اور شباب اس کی کمزوری ہے۔''

''کیلی نہیں......'' ٹونی کراہ اٹھا۔

''اس جیسے آدمی کو میں سنبھال سکتی ہوں۔ وہ جلد ہی مجھ میں دلچسپی لینے پر مجبور ہوجائے گا۔ وان ویلڈن مجھ تک پہنچنے کے لیے آٹھ دس دن لگا دے گا۔ اس سے پہلے میں کام کرلوں گی۔''

''گڈلک، کیلی۔'' ٹونی نے نیک نیتی سے کہا۔

☆☆☆

''میں نے نیمروڈ ایسوسی ایٹس کا نام چیک کیا ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''کم از کم انگلینڈ میں ایسی کوئی فرم نہیں ہے۔''

وہ تینوں ٹیرس پر بیٹھے تھے۔ دو کپ کافی کے بعد جورڈن کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔ رات وہ کئی مرتبہ بیدار ہوا۔ ہر بار خواب میں وہی لڑکی نظر آئی تھی۔ اس نے تصور کو جھٹکا اور کافی کا تیسرا کپ تیار کیا۔

بیرل ٹوسٹ کے ساتھ مارملیڈ انجوائے کررہی تھی اور نگاہیں جورڈن کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

''جورڈی کیا تم بتاؤ گے کہ نیمروڈ کا نام تم نے کہاں سنا؟''

''وہاٹ؟'' جورڈن نے نگاہ اٹھاتے ہوئے پُراعتماد نظر آنے کی کوشش کی۔ ''پتا نہیں...... شاید خواب میں۔''

''میرا قیاس ہے کہ کل رات کی بات ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ہاں، شاید ویرونیکا نے ذکر کیا تھا۔'' جورڈن بولا۔

بیرل کی مشکوک نگاہیں جورڈن کے چہرے کا طواف کررہی تھیں۔ ''ان دنوں تم کچھ بدلے بدلے نظر آتے ہو۔ میں صرف یہ جاننے کی کوشش کررہی ہوں کہ آخر معاملہ کیا ہے؟''

''کچھ نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔'' اس نے تردید کی۔

''دیکھو، وہ پولیس کی گاڑی نہیں ہے۔'' رچرڈ کی آواز آئی اور کافی کا کچھ حصہ جورڈن کی سانس کی نالی میں جاتے جاتے رہ گیا۔ پولیس کار چیٹ ونڈ کی ذاتی سڑک پر مڑ کر ڈرائیووے کی طرف آئی۔ کار رکی اور کانسٹیبل گلین نے باہر قدم رکھا۔ ٹیرس کی طرف دیکھ کر اس نے ان تینوں کی طرف ہاتھ ہلایا۔ گلین سیڑھیاں چڑھ رہا تھا اور جورڈن کے دماغ میں تین الفاظ چکرا رہے تھے۔ جیل، اخبارات میں تصویر اور بدنامی۔

''سب کو صبح بخیر۔'' اس نے کہا۔ ''کیا میں لارڈ لیوٹ (انکل) سے بات کرسکتا ہوں؟'' گلین نے خوشگوار انداز میں کہا۔

''تمہیں کچھ دیر ہوگئی۔ وہ ایک ہفتے کے لیے لندن سے باہر ہیں۔'' بیرل نے جواب دیا۔

''اوہ، شاید میں آپ لوگوں سے بات کرسکوں۔''

''بیٹھ جاؤ۔'' بیرل نے مسکراتے ہوئے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ ''ناشتا کرو۔''

کانسٹیبل گلین بیٹھ گیا۔ اس نے کافی پر اکتفا کیا۔

''میرا خیال ہے کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ گائے کی رہائش گاہ پر کوئی چور داخل ہوا تھا؟''

ڈیلنسی ''گزشتہ رات ہم نے سنا ہے۔'' بیرل نے کہا۔

''کوئی سراغ ملا؟''

''ہاں، ایک معقول شے ملی ہے جس کا تعلق یہاں سے بن سکتا ہے۔'' گلین، جورڈن کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

جورڈن نے کمزور انداز میں مسکراہٹ کا جواب دیا۔

''خوب، پولیس بہت اچھا کام کررہی ہے۔'' بیرل نے کہا۔

''نہیں۔ اتنا شاندار بھی نہیں۔'' گلین نے اعتراف کیا۔ ''بس چور سے کچھ بے پروائی ہوگئی تھی جس کے سہارے ہم آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ لڑکی اپنی ٹوپی وہاں گرا گئی تھی۔''

''شی؟'' رچرڈ بولا۔ ''تمہارا مطلب چور کوئی عورت یا لڑکی تھی؟''

’’ہمیں یہ فرض کرنا پڑے گا۔ اگرچہ غلط بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن مفروضے کو تقویت پہنچانے کے لیے وہ دراز ریشمی زلفیں کافی ہیں جن کے چند بال ٹوپی کے ساتھ پائے گئے۔ وہ لڑکی ہے، جوان معلوم ہوتی ہے۔ زلفوں کی رنگت اخروٹی ہے۔ تمہاری واقفیت میں ایسی کوئی لڑکی تو نہیں؟‘‘ گلین نے پھر جورڈن پر نگاہ ڈالی۔

ٹوپی اور زلفوں کے بارے میں سن کر جورڈن نے اطمینان کی سانس لی اور دفاعی انداز ترک کردیا۔

’’ہاں ہیں...... اور سب کی سب چور ہیں، کچھ طوائف اور قاتل بھی ہیں...... آخری بات یہ کہ تم سیدھے یہاں کیوں چلے آئے؟ تمہیں پتا ہے تم کہاں بیٹھ کر کس سے کیا سوال کررہے ہو؟‘‘

جورڈن کے بھڑکنے پر گلین سٹپٹا گیا۔ بیرل اور رچرڈ بھی اس اچانک تبدیلی پر متحیّر تھے۔ کچھ دیر سکوت طاری رہا۔ پھر گلین نے آہستہ سے کہا۔ ’’یہ پہلی واردات نہیں ہے...... دس مہینے میں تیسری واردات ہے۔ تینوں وارداتیں اسی علاقے میں ہوئی تھیں۔ لڑکی دلیر اور پروفیشنل معلوم ہوتی ہے۔ اس مرتبہ وہ چُوک گئی اور پیچھے ٹوپی چھوڑ گئی۔‘‘

’’کوئی چیز چرائی گئی ہے؟‘‘ بیرل نے سوال کیا۔

’’گائے کے بیان کے مطابق کچھ نہیں۔‘‘

جورڈن دل ہی دل میں مسکرایا۔

’’امکان ہے کہ وہ آس پاس پھر نمودار ہوگی۔ اسی لیے میں، محض تنبیہ کی خاطر آیا تھا۔ آپ ہوشیار رہیں۔ گائے کا گھر یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ چیٹ ونڈ، اس کے ٹارگٹ زون میں آتا ہے۔‘‘ گلین نے اتھارٹی کے ساتھ کہا۔ ’’اس نے پھر جورڈن پر نظر ڈالی۔

جورڈن نے سوچا کہ گلین اس سے کہیں زیادہ جانتا ہے، جتنا وہ ظاہر کررہا ہے...... یا پھر یہ خود اس کا احساسِ جرم ہے۔

گلین اٹھ کھڑا ہوا۔ ’’ہم سیکیورٹی بڑھادیں گے۔‘‘

بیرل نے رچرڈ کی طرف دیکھا۔

گلین نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور رخصت ہوگیا۔

’’حیرت ہے اسے ہمیں ذاتی طور پر ہوشیار کرنے کی ضرورت کیوں پڑی؟‘‘ رچرڈ نے کہا۔

’’مجھے یقین ہے کہ انکل ہیو کی وجہ سے اس نے یہ عنایت کی ہے۔‘‘ بیرل نے کہا۔ ’’کئی برس پہلے وہ ایم سولہ میں ’’نگراں‘‘ کی حیثیت سے ملازم تھا۔ علاقائی نگرانی۔ میرا خیال ہے کہ وہ خود کو ابھی تک ٹیم کا حصہ سمجھ رہا ہے۔‘‘

’’لیکن میں ابھی تک یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ معاملہ کچھ اور ہی ہے۔‘‘ رچرڈ نے پُرسوچ انداز میں آنکھیں سکیڑیں۔

’’چور لڑکی؟‘‘ بیرل نے کہا اور اچانک ہنسنے لگی۔ ’’لارڈ، کتنا سکون ملا ہے یہ سن کر کہ وہ کوئی مرد نہیں تھا۔‘‘

’’کیا مطلب ہوا؟‘‘ رچرڈ نے استفسار کیا۔

’’مضحکہ خیز بات لگتی ہے۔‘‘

’’جو کچھ ہے...... بتادو۔‘‘ رچرڈ نے مطالبہ کیا۔

’’دیکھو ذرا...... گزشتہ رات، میں سمجھی...... میرا مطلب ہے، یوں لگا......‘‘ اس نے قہقہہ لگایا اور ہاتھ منہ پر رکھ لیا۔ ہنستے ہنستے اس نے بتایا۔ ’’جورڈی...... میں سمجھی جورڈی کہیں واردات کرکے آیا ہے۔‘‘ رچرڈ بھی ہنس پڑا۔

☆☆☆

کیلی کی تفتیش کے مطابق اس کے علم میں یہ بات آئی کہ کسی روز دوپہر کے وقت بیشتر امرا پولو فیلڈ میں ہوں گے۔ یہ معلوم ہوتے ہی وہ گائے کی غیر حاضری میں اس کے گھر پہنچ گئی۔ اپنا تعارف لیڈی لیمب کے نام سے کرایا اور بٹلر سے استفسار کیا...... کیا مسٹر گائے حسبِ وعدہ پولو گیم کے لیے اس سے ملیں گے؟

بٹلر نے یقین دہانی کرائی کہ مسٹر گائے میدان میں ہوں گے۔ واپسی پر کراؤڈ میں گائے کی تلاش پر کیلی کے تیس منٹ صرف ہوئے۔ کیلی نے لباس پر خاص توجہ دی تھی اور قیمتی پرفیوم استعمال کیا تھا۔ ناز و انداز کے ساتھ امریکی حسن کے ہتھیاروں سے لیس وہ کوئی پری چہرہ امیرزادی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ سبز اور سفید دھاری دار ٹینٹ کے نیچے وہ کراؤڈ کے ساتھ موجود تھی۔ جہاں مے نوشی کے انتظامات بھی تھے۔

گائے کی جھلک بار کے نزدیک دکھائی دی تھی۔ وہ گلاس ہاتھ میں لیے اکیلا تھا۔ کیلی کی توجہ ٹارگٹ پر مرکوز تھی۔

’’ابھی نہیں تو کبھی نہیں۔‘‘ اس نے سوچا۔ وہ بے پروائی سے ٹہلتی ہوئی بار کے قریب آ رُکی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ گائے کے قریب کھڑی تھی۔ تاہم اس نے گائے کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔

’’شیمپین۔‘‘ اس نے بار مین سے کہا۔ بار مین نے حرکت کی۔ کیلی دیکھے بغیر محسوس کررہی تھی کہ گائے اس کی طرف متوجہ ہوچکا تھا۔ سرسری انداز میں کیلی نے رخ بدلا۔ اب وہ پوری طرح نہیں دزدیدہ نظروں سے اسے دیکھ سکتی

تھی۔ تاہم گائے کی بے باک نگاہیں امریکن ہنسی کے فسوں میں کھو گئی تھیں۔ کیلی نے بے نیازی سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ بارٹینڈر نے گلاس آگے کیا۔ کیلی نے چھوٹا سا گھونٹ بھرا اور ادائے دلبرانہ کے ساتھ اپنی زلفوں کو چھیڑا۔ گائے گویا ریشہ خطمی ہو گیا۔

"کیا یہ ایک طویل دن نہیں ہے؟" بالآخر اس نے راہ و رسم بڑھانے کی ابتدا کی۔

کیلی نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ کسی وقت وہ ایک وجیہہ اور توانا شخص رہا ہوگا لیکن بداعتدالی نے اسے خاصا نقصان پہنچایا تھا۔

"طویل سے بھی زیادہ۔" کیلی نے اکتائی ہوئی آواز میں کہا۔ "ہوائی جہاز کا سفر بھی اچھا نہیں رہا اور وعدے کے مطابق میرے دوست بھی یہاں نظر نہیں آرہے۔"

"اوہ، تم کہاں سے آرہی ہو؟"

"پیرس، میں نے چند ہفتے کے لیے چھٹی لی تھی۔ خطرہ ہے کہ مجھے اپنا پروگرام تبدیل کرنا پڑے گا۔ پیرس میں مزہ نہیں آیا۔"

"تمہیں "پراونس" ٹرائی کرنا چاہیے تھا، بجائے پیرس کے۔"

"پراونس، ہم...... م...... میں یاد رکھوں گی۔"

گائے کچھ قریب آگیا۔ "تمہارا لہجہ...... امریکن ہو؟"

"واؤ...... تم تیز ہو۔" کیلی نے تعریفی نظروں سے اسے دیکھا۔ "ہاں میں امریکن ہوں۔" تعریف نے گائے کو پھلا دیا۔

"کچھ عرصے میں لندن میں رہی ہوں۔ میرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے۔"

"اوہ، آئی ایم سوری۔"

"اس کا وقت تھا۔ وہ اسّی سال کا ہو چکا تھا۔" گائے کچھ اور قریب ہو گیا۔

"اب تم کیا کرو گی؟"

"مجھے ٹرین کے ذریعے گھر جانا چاہیے۔" کیلی نے ارادہ ظاہر کیا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ مسکرایا اور تقریباً کیلی کے پہلو میں آگیا۔ "شاید میری آفر تمہیں کچھ قبل از وقت محسوس ہو۔ لیکن تمہارا پروگرام خراب ہو گیا ہے۔ تم اُلجھن کا شکار رہو۔ یہ اچھی جگہ ہے۔ مجھے تمہیں سیر کرانے میں خوشی محسوس ہوگی۔"

"میں تمہارے اوپر کوئی ذمّے داری......"

"کوئی ذمّے داری والی بات نہیں ہے۔ میں بھی بور ہو رہا تھا۔ سوچا تھا کہ کچھ دیر پولو دیکھوں گا۔ پھر کلب سے واپس ہو جاؤں گا لیکن یہ صورت حال خوشگوار ہے۔"

کیلی نے اسے نیچے سے اوپر تک دیکھا، جیسے سوچ رہی ہو کہ اس پر بھروسا کرنا چاہیے یا نہیں۔

"مجھے تمہارا نام تک نہیں معلوم۔" اس نے کمزور آواز میں کہا۔

گائے نے فی الفور ہاتھ آگے بڑھایا۔ "گائے ڈیلنسی، خوشی ہوئی مل کر۔ اور تم......"

"ڈیانا۔" وہ مسکرا کر بولی۔ "ڈیانا لیمب۔"

☆☆☆

جورڈن کو پولو سے خاص دلچسپی نہیں تھی۔ وہ ویرونیکا کی وجہ سے وہاں آیا تھا۔ خطوط کا بنڈل اس نے ویرونیکا کے حوالے کیا۔ اس کا شوہر گراؤنڈ میں موجود تھا۔ لہٰذا جورڈن زیادہ دیر ویرونیکا کے ساتھ نہیں رک سکتا تھا۔ اولیور کے آنے سے پہلے وہ ویرونیکا سے الگ ہو گیا۔

وہ سبز اور سفید پٹیوں والے ریفریشمنٹ ٹینٹ کی طرف جا رہا تھا۔ کونے میں اسے ایک میز دکھائی دی اور وہ اس جانب چل پڑا۔ میز کے قریب پہنچ کر اس نے دیکھا کہ قریب والی میز پر گائے موجود تھا۔ گائے کے بالمقابل کوئی عورت بیٹھی تھی جس کی پشت جورڈن کی طرف تھی۔ وہ اس کے شانوں سے کچھ نیچے آئی ہوئی اخروٹی رنگ کی ریشمی زلفوں کو ہی دیکھ سکتا تھا۔ وہ دونوں بے تکلفی سے گفتگو کر رہے تھے۔ جورڈن نے مداخلت کرنا مناسب خیال نہیں کیا اور اپنی میز پر کرسی سنبھالی۔

گائے کی کسی بات پر عورت ہنسی اور جورڈن کے کان کھڑے ہو گئے...... آواز تھی یا ساز کی جھنکار۔ جورڈن کی نگاہ صنفِ نازک کی زلفوں پر جم گئی۔ جورڈن نے آہستگی سے کرسی کا رخ بدلا اور لڑکی کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی۔

بلاشبہ وہی تھی، وہی لڑکی تھی۔ اس کی آنکھیں۔ شاید لڑکی کی چھٹی حس پھڑکی۔ اس نے گردن موڑی۔ دونوں کی نظریں چار ہوئیں۔ دونوں کو ایک جیسا جھٹکا لگا تھا۔ گائے، کیلی میں مگن تھا۔ جورڈن کو نہ دیکھ سکا۔ لیکن کیلی کے بدلتے تاثرات کے باعث اس نے نظروں کا تعاقب کیا اور جورڈن کو دیکھ لیا۔ جورڈن سوچ رہا تھا کہ اب کیا ہوگا۔ کیا وہ گائے کو خبردار کر دے۔ لیکن وہ خود بھی وہیں تھا۔ وہ کیسے کہے گا کہ یہ لڑکی چور ہے جبکہ اس کا دل نہیں مانتا تھا کہ وہ کوئی

چورنی ہے۔ لیکن یہاں دونوں کو دیکھ کر اسے یقین ہو گیا کہ لڑکی گائے کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔

''اوہ، ہیلو جورڈی...... تم یہاں بیٹھے ہو۔''

لڑکی کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔ اس نے بوکھلاہٹ چھپاتے ہوئے گلاس اٹھایا، گائے نے جورڈن کی نگاہ کا پیچھا کیا۔

''کیا تم دونوں مل چکے ہو؟'' گائے نے سوال کیا۔

دونوں نے بیک وقت جواب دیا۔ ''ہاں۔''

''نہیں۔'' لڑکی نے جواب بدلا۔

گائے کی آنکھوں میں حیرت نمودار ہوئی۔ ''تم دونوں کو یقین نہیں ہو؟''

''اس کا مطلب ہے۔'' لڑکی جورڈن سے پہلے بولی۔ ''ہم پہلے ایک دوسرے کو دیکھ چکے ہیں۔ ہم متعارف نہیں ہوئے تھے۔'' وہ براہِ راست جورڈن کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ اس کی نظر میں خاموش چیلنج تھا۔ ''تردید کر سکتے ہو تو کرو۔''

''بڑی چنٹ ہے۔'' جورڈن نے سوچا۔

''میں تعارف کراتا ہوں۔'' گائے نے کہا۔

''لارڈ لیوٹ کا بھتیجا ہے۔ جورڈن ٹاوسٹوک۔ اور یہ......'' گائے نے فخر سے ہاتھ لہرایا۔ ''ڈیانا لیمب۔''

لڑکی نے ہاتھ سے جورڈن کو میز پر آنے کا اشارہ کیا۔ ''مسٹر ٹاوسٹوک سے مل کر مسرت ہوئی۔'' اس کی آنکھیں جورڈن کی آنکھوں میں گڑی ہوئی تھیں۔ بولتی آنکھیں...... وارننگ...... اگر راز کھولا تو میں بھی کھول دوں گی۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ لڑکی پہلا راؤنڈ جیت گئی تھی۔ اسے جورڈن کی ساکھ اور خاندان کا پتا چل گیا تھا۔

''ٹھیک ہے، دوسرے راؤنڈ میں تمہاری قسمت ساتھ نہیں دے گی۔'' اس نے خود سے سرگوشی کی۔

☆☆☆

ٹینٹ سے کچھ فاصلے پر چارلس اوگلی نے لڑکی کو تاڑا۔ اسے یقین تھا کہ وہ غلطی نہیں کر رہا۔ وہ دو مرتبہ پہلے کیلی رائس کو کھو چکا تھا۔ تاہم تجربے کی بنیاد پر چارلس نے اسے تیسری مرتبہ کھوج لیا تھا۔ وہ جس حلیے میں تھا، کیلی اس سے ناآشنا تھی۔ چارلس ٹہلتا ہوا ٹینٹ میں قریب چلا گیا۔ وہ کیلی کے پروفائل سے مزید تصدیق کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کیلی اور گائے دونوں کو شناخت کر لیا۔ گائے اٹھ کر ایک طرف چل پڑا تھا۔ کیلی میز پر تھی۔ اس کے ساتھ دوسرے آدمی کو وہ نہیں پہچان سکا۔ دونوں کے انداز سے چارلس نے اندازہ لگایا کہ وہ ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں ہیں۔ یہ نئی دشواری تھی۔ سنہرے بالوں والے آدمی کو کہاں فٹ کیا جائے۔ کیلی کی دستاویزات میں ایسے کسی آدمی کا ذکر نہیں تھا جبکہ وہ دونوں بے تکلفی سے گفتگو میں مصروف تھے۔

چارلس نے ٹیلی فوٹو سے لینس ہٹایا اور وائن بار کے پیچھے چلا گیا۔ فوٹو لینے کے لیے اس نے ایک محفوظ جگہ منتخب کی۔ پہلے اس نے آدمی کے چند شاٹ لیے، پھر کیلی رائس کے...... وہ تین ہفتے سے کیلی کے پیچھے تھا اور اس کی صلاحیتوں سے متاثر ہو چلا تھا اور کتنے وسائل اس نے قلیل مدت میں مہیا کیے ہیں؟ یہی آدمی یا اور بھی؟ لیکن کیا وہ اتنی ہوشیار ہے کہ خود کو زندہ رکھ سکے؟ اس نے کیمرا ری لوڈ کیا اور شوٹنگ کے لیے دوسرا رول تیار کیا۔

☆☆☆

''مجھے تمہارے بال بہت پسند ہیں۔'' جورڈن نے کہا۔

''صرف بال؟''

''نہیں، اور بہت کچھ۔''

''مثلاً؟''

''سننا چاہتی ہو؟''

''کیا حرج ہے؟''

جورڈن مسکرایا۔ ''کسی دن بتاؤں گا۔''

''تمہیں یقین ہے، ہم کسی دن ملیں گے؟''

''ہاں ملتے رہیں گے۔''

''بہت یقین ہے خود پر یا...... یا دل کا معاملہ ہے؟''

''دل کا معاملہ کون جانے...... عشاق کا حوصلہ کون جانے اور ہاں تقدیر کا فیصلہ کون جانے۔''

''اچھا لگا۔'' اس نے آہ بھری۔ ''جورڈن میری زندگی خطروں میں گھری ہے۔ مجھ سے دور رہو۔''

''تیری نگاہ کی فسوں کاری کا کیا کروں۔ اپنے جنوں کی ہشیاری کا کیا کروں۔'' جورڈن نے سینے پر ہاتھ رکھا۔

''تم سنجیدہ ہو؟''

''لکھ کر دوں؟''

''نہیں۔''

''نیمروڈ ایسوسی ایٹس جعلی نام ہے۔ تم کون ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم چور نہیں ہو اور ڈیانا لیمب تمہارا اصل نام ہے؟''

''تم میری توقع سے زیادہ دلچسپ آدمی ہو۔''

''دلچسپ، دلدار اور دیوانہ بھی......''

''چیٹ ونڈ تمہاری جاگیر ہے؟'' کیلی نے سوال کیا۔ وہ خوب صورتی سے جورڈن کے سوال ٹال گئی تھی۔
''انکل ہیو کی...... میرا مطلب لارڈ یلوٹ کی۔''
''گائے نے جو ذکر کیا تھا...... بیش قیمت آرٹ کے ذخیرے کا؟''
''فیملی کا ہے۔ برسوں میں اکٹھا کیا گیا تھا...... کئی نسلوں کا سرمایہ ہے۔''
''میں تمہیں انڈر ایسٹی میٹ کرتی رہی ہوں۔ تم لارڈ نہیں تو لارڈ فیملی سے تعلق رکھتے ہو اور میں......'' وہ تھم گئی۔ چہرے پر سایہ آ کے گزر گیا۔
''اگر میں سنجیدہ ہو جاؤں تو بھی ہم دونوں کا کوئی جوڑ نہیں بنتا۔''
''خیر تمہاری فضول منطق پر پھر بات کریں گے۔ یہ بتاؤ کہ تمہارے گرد کون سے خطرے منڈلا رہے ہیں؟''
''تم نے وہاں سے کاغذات نکالے تھے اور کہہ رہے ہو کہ تم چور نہیں ہو۔'' کیلی نے اس کا سوال نظرانداز کر دیا۔
''تم مجھے چور ثابت کرنے پر کیوں تُلی ہوئی ہو۔ یہ ایک ذاتی معاملہ تھا۔ مجھے چوری کرنے کی کیا ضرورت پڑی ہے۔''
''تم پولیس تک جاسکتے تھے۔''
''تم بھی جاسکتی تھیں۔''
''میرا بھی ذاتی معاملہ تھا۔''
''تو پھر ختم کرو۔ میں نے یقین کر لیا۔ تم بھی یقین کر لو...... میں اتنا تو سمجھ رہا ہوں کہ تمہیں جس چیز کی تلاش ہے وہ گائے کے پاس ہے...... آخر کیا ہے اُس کے پاس؟''
''دل ہے میرا اس کے پاس۔'' کیلی کی آنکھوں میں شوخی لہرائی۔
''اور میرا تمہارے پاس۔'' جورڈن نے کہا۔
''خیر چھوڑو مذاق...... اپنا خاندانی ذخیرہ دکھاؤ گے؟''
''وہ تو دکھا دوں گا۔ عشق کا ناز بھی سکھا دوں گا۔''
''تم شاعر تو نہیں؟''
''شاعری کی الف بے کا نہیں پتا۔ ہاں جب سے تمہیں دیکھا ہے...... شاعری کو دل کرتا ہے لیکن کام مشکل ہے...... تمہارا کام بھی مشکل ہے چھوڑ دو۔ یہ مستقل مزاجی تمہیں سلاخوں کے پیچھے لے جائے گی۔ ایک پری زاد سلاخوں کے پیچھے، کتنا برا لگے گا۔''
''مستقل مزاجی سے تمہاری کیا مراد ہے؟''
''میں تمہیں سلاخوں کے پیچھے نہیں جانے دوں گا۔''
''یا تم اسے بتا دو گے کہ ہم اس کے گھر میں داخل ہوئے تھے۔'' لڑکی کی آنکھوں میں خفیف سی تشویش نظر آئی۔
''نہیں، لیکن میں اُسے خبردار کر دوں گا۔''
''تم ایسا نہیں کر سکتے۔'' کیلی عرف ڈیانا نے سرگوشی کی۔
''میں کر سکتا ہوں۔ مجھے کرنا پڑے گا۔''
''تم نہیں جانتے، داؤ پر کیا کچھ لگا ہے...... سب تباہ ہو جائے گا۔''
''کیسا داؤ...... کیا تباہ ہو جائے گا؟''
وہ جواب دینے والی تھی کہ گائے نمودار ہوا۔
''سب ٹھیک ہے؟'' وہ بولا۔
''یس، فائن۔'' اگرچہ ڈیانا لیمب کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔ تاہم وہ مسکرانے میں کامیاب رہی۔ ''کار تیار ہے؟''
''مائی لیڈی، کار گیٹ پر ہے۔'' گائے نے اٹھنے میں اس کی مدد کی۔ ڈیانا نے چلتے چلتے برہم نگاہ جورڈن پر ڈالی۔ جورڈن سوچ رہا تھا، کیا وہ اس کی وارننگ کو سنجیدہ لے گی۔ البتہ وہ کچھ بتانے جا رہی تھی کہ گائے کی آمد کے باعث بات ادھوری رہ گئی۔ جورڈن نے رومال نکال کر ڈیانا کا شیمپئن گلاس پیندے سے پکڑا اور مسکرایا۔ گلاس کی کرسٹل کلیئر سطح پر انگلیوں کے نشانات موجود تھے۔

☆☆☆

چارلس اوگلی نے ضرورت سے زیادہ شوٹنگ کر لی تھی۔ کیلی کے ساتھ موجود آدمی نے اسے پریشان کر دیا تھا۔ اس کی معلومات کے مطابق وہ تنہا سفر کرتی تھی۔ چارلس نے سنہری بالوں والے آدمی کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کیا۔

☆☆☆

وکٹر وان ویلڈن کے لیے وہ بُرا دن تھا۔ پھیپھڑوں کی حالت خراب تھی۔ ڈاکٹر نے آکسیجن کی ہدایت کی۔ ٹیوبس اس کے نتھنوں میں تھیں۔ بے بسی کا احساس فزوں تر ہو گیا۔ ایک وقت تھا جب اسے اپنی قوت اور بے رحمی پر ناز تھا اور اب وہ ایک بوڑھا اور قریب المرگ شخص تھا۔ دیکھ بھال، ڈاکٹرز اور ادویات کا محتاج۔
یہ کونسا وقت تھا جو سائمن ٹروٹ نے میٹنگ رکھنے پر اصرار کیا تھا۔ وہ سائمن پر انحصار کرنے کے لیے مجبور تھا۔

اگرچہ وہ سائمن کو اپنا جانشین نامزد کر چکا تھا۔ تاہم کمپنی کی باگ ابھی وہ سائمن کے ہاتھ میں دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔ آخری سانس تک کمپنی میری ہے۔ اس نے سوچا۔

کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ وان ویلڈن نے وہیل چیئر گھمائی اور اپنے جوان ساتھی سائمن کو اندر آتے دیکھا۔ اس کے تجربے نے بتا دیا کہ سائمن کوئی اچھی خبر نہیں لایا ہے اور وہ نئی خبر سنانے کے لیے ہچکچاہٹ کا شکار ہے۔

''کیا خبر لائے ہو؟'' وان ویلڈن نے سوال کیا۔

''میرے خیال میں، میں جان گیا ہوں کہ کیلی رائس انگلینڈ کیوں گئی ہے۔'' سائمن نے کہا۔ ''بلیک مارکیٹ میں افواہیں گرم ہیں۔'' اس نے رک کر گلا صاف کیا۔

''کیسی افواہیں؟''

''ایک انگریز کی بڑھک ہے کہ...... کہ وہ ''آئی آف کشمیر'' کی خفیہ خریداری میں کامیابی حاصل کر چکا ہے۔''

''اس کے آئیڈیے پر چل کر ہم نے غلطی کی، کئی پریشانیاں کھڑی ہو گئی ہیں۔''

''میں ٹھیک کر لوں گا۔'' ٹروٹ نے کہا۔

''اگر کیلی رائس نے افواہیں سن لی ہیں تو یہ ہمارے لیے تباہ کن ہوگا۔'' وان ویلڈن نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں۔'' سائمن ٹروٹ بولا۔

''وہ انگریز کون ہے؟''

''گائے ڈیلینسی۔ ہم اس کی رہائش گاہ تلاش کر رہے ہیں۔''

وان ویلڈن نے سر ہلا کر پشت گاہ سے ٹیک لگا لی۔ وقفے کے ساتھ وہ بولا۔ ''ڈیلینسی تک پہنچو...... میرا خیال ہے کہ اس طرح ہم کیلی رائس تک پہنچ سکتے ہیں۔''

☆☆☆

''نئے دوست کے نام۔'' گائے نے شیمپین سے لبریز گلاس کیلی کو پکڑایا۔

''نئے دوست کے نام۔'' کیلی مسکرائی اور ایک سپ لیا۔ شیمپین عمدہ تھی۔ وہ سیدھی اس کے دماغ کو چڑھتی اگر کیلی محتاط نہ ہوتی۔ وہ اور زیادہ چوکس ہو گئی۔ مدہوش دماغ کے ساتھ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ گائے فلرٹیشن سے بہت آگے جانا چاہتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ سیٹی پر جڑا بیٹھا تھا۔ کیلی بمشکل اس کی قربت برداشت کر رہی تھی۔ اسے اطمینان تھا کہ گائے نے ابھی تک اسے چومنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اسے باتوں میں اُلجھانا ہی بہترین حربہ تھا۔

کیلی دلفریب انداز میں مسکرائی۔ ''تمہارا گھر بہت شاندار ہے۔''

''شکریہ۔''

''اور آرٹ، بہترین۔ کوئی نقل نہیں ہے۔''

''ہاں۔'' گائے نے فخریہ انداز میں دیواروں پر پینٹنگز کی جانب ہاتھ لہرایا۔ ''لیکن یہ میرا بہترین انتخاب نہیں ہے۔''

''واقعی؟'' کیلی نے اظہارِ حیرت کیا۔

''میرا خاص ذخیرہ لندن ٹاؤن ہاؤس میں ہے۔ وہاں کی سیکیورٹی بھی اعلیٰ ہے۔''

کیلی کا دل ڈوب گیا۔ لعنت ہے...... اور وہ بکنگھم شائر میں وقت ضائع کر رہی تھی۔

''تم بہت حسین ہو۔'' وہ اس کی طرف جھکا...... چہرہ قریب آیا...... کیلی نے جھرجھری لی۔

''میں بہت عرصے سے تم جیسی لڑکی کی تلاش میں تھا۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''ایک شفاف روح...... آج وہاں جب میں نے تمہاری آنکھوں میں دیکھا تو یوں لگا جیسے میری تلاش ختم ہو گئی ہے۔''

کیلی نے ہنس کر کہا۔ ''لیکن احتیاط بھی ضروری ہے۔''

''ہاں، ہاں...... میں جانتا ہوں۔'' اس نے پھر کسی...... پُرجوش۔ کیلی کے دماغ میں غصے کی لہر اٹھی۔ وہ پیچھے ہٹی۔ گائے نے توجہ نہیں دی۔ وہ مدہوش ہوا جا رہا تھا۔

''جلدی مت کرو۔'' وہ بولی۔ ''میں تیار نہیں ہوں۔ پلیز گائے، پھر سہی۔ ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے وقت لینا چاہیے۔''

''کیا سمجھنا ہے؟'' اس کا منہ بن گیا۔

''کچھ بھی...... مثلاً......'' وہ مڑی اور پینٹنگز کی طرف اشارہ کیا۔ ''تمہیں آرٹ سے دلچسپی ہے لیکن میں نہیں جانتی کہ کونسی چیز یا آرٹ کی قسم تمہیں زیادہ اپیل کرتی ہے۔ پینٹنگ کے علاوہ بھی تم نے کچھ پسند کیا ہے...... میرا مطلب ہے۔'' اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

گائے نے شانے اچکائے۔ ''میرے پاس کچھ آثارِ قدیمہ سے متعلق ہتھیار بھی ہیں۔''

''بہت خوب، تمہارا ذوق محدود نہیں ہے۔'' وہ مسکرا کر قریب آ گئی۔ ''کس قسم کے ہتھیار؟''

''قدیم تلواریں، پستل، چند خنجر......''

کیلی کا دل زور سے دھڑکا۔ وہ کچھ اور قریب ہوگئی۔

''قدیم ہتھیار۔'' وہ بڑبڑائی۔ ''پتا نہیں انہیں دیکھ کر مجھے کیوں نفسیاتی لذت کا احساس ہوتا ہے۔''

''کمال ہے، تم پہلی لڑکی ہو جو......'' وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ جان، میں تمہیں چند خاص چیزیں دکھاؤں۔ تمہارا بدن سنسنا اٹھے گا۔'' وہ اسے لے کر ہال وے میں آیا۔ وہاں سے گزر کر سیڑھیاں طے کرنے لگا۔

تو یہ دوسری منزل پر ہے۔ شاید بیڈ روم میں۔ کیلی نے سوچا۔ کہیں فون کی گھنٹی بجی۔ گائے نے نظرانداز کردیا۔ اوپر پہنچ کر وہ دائیں جانب مشرقی سمت مڑا۔ بیڈ روم...... پھر معارک گیا۔

''ماسٹر گائے۔'' ایک آواز آئی۔

''یس۔''

''لیڈی ویرونیکا کا فون ہے۔''

گائے کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''کیا چاہیے اُسے؟''

''وہ فوراً ملنا چاہتی ہیں۔''

''تمہارا مطلب ہے، اس وقت؟''

گائے نے تیزی سے سیڑھیاں طے کیں اور فون اٹینڈ کیا۔ کیلی اس کی آواز سن رہی تھی۔

''یہ ٹھیک وقت نہیں، ویرونیکا۔'' وہ بولا۔ ''نہیں، ایسا مت کرو...... دیکھو مجھے کچھ اور کام ہے...... تمہارا رویہ مناسب نہیں ہے...... کسی اور وقت...... ہیلو...... ہیلو؟'' ریسیور گھورتے ہوئے اس نے اسے واپس کریڈل پر ڈال دیا۔

''سر، میرے لیے کیا حکم ہے؟''

گائے نے سیڑھیوں کے اوپر دیکھا۔ ''ہاں، تم مس لیمب کو ہوٹل چھوڑ آؤ۔''

''اس وقت؟''

''ہاں، ابھی...... گو۔'' اس نے سیڑھیاں چڑھیں اور کیلی کا بازو پکڑ کر معذرت کی۔ ''ایک ضروری کام آن پڑا ہے۔''

کیلی نے قدم قالین میں گاڑ دیے۔ ''ایسی کیا بات ہے؟''

''بتا دوں گا۔ شوفر تمہیں اچھے ہوٹل میں چھوڑ دے گا۔ کل شام پانچ بجے ہم ایک خوب صورت شام منائیں گے۔'' کیلی کے پاس چوائس نہیں تھی۔ کچھ دیر بعد وہ گاڑی میں سوار ہو رہی تھی۔ کیلی نے غصے سے آرام دہ سیٹ کو دبوچا۔ وہ ٹارگٹ سے کتنے قریب آ کر محروم رہ گئی۔ یہ ویرونیکا کون ہے؟

☆☆☆

ویرونیکا فون رکھ کر جورڈن کی طرف مڑی۔ کیا یہ ٹرک کام کرے گی؟''

''اگر نہیں کرنے گی تو یہ کام تمہارا وزٹ کرے گا۔'' جورڈن نے جواب دیا۔

''مجھے اس آدمی سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں۔''

''اس لڑکی کو وہاں سے نکالنے کے لیے یہ ضروری ہے۔ قبل اس کے کہ وہ کوئی مجرمانہ حرکت کر جائے۔''

ویرونیکا نے جورڈن سے ہاتھ ملایا۔ ''تمہارا احسان اتارنے کا یہ اچھا موقع ہے۔''

''گائے کے لیے تمہارے جو کڑوے احساسات ہیں...... پھر بھی تم نہیں چاہو گی کہ کوئی اسے لوٹ لے جائے۔''

''میں لعنت بھیجتی ہوں، اس پر۔'' ویرونیکا ہنسی۔ ''یہ تمہاری لیڈی برگلر ہے جس کے بارے میں، میں سوچ رہی ہوں۔ اگر وہ پولیس کے ہاتھ لگ گئی۔''

''تو میری عزت خاک میں مل جائے گی۔'' جورڈن نے کہا۔

''اس نے زبان کھول دی تو میرا بھی ایسا ہی حال ہو گا۔'' ویرونیکا نے کہا۔

☆☆☆

کیلی نے سینڈل جھٹکے سے اتاریں۔ پرس کرسی میں پھینکا اور خود بستر پر ڈھیر ہوگئی۔ سب کچھ بھلا کر وہ سوجانا چاہتی تھی۔ آئی آف کشمیر سمیت ہر شے بھلا کر...... کیا فضول رات تھی۔ تاہم وہ جب بھی سونے کے لیے آنکھیں بند کرتی، یادیں بادلوں کے مانند امنڈ آتیں۔ خوفناک یادیں...... خوب صورت یادیں، وہ دونوں یادوں کے ساتھ لڑ رہی تھی۔

72ء کا موسم گرما، جب وہ آٹھ برس کی تھی اور ٹونی دس سال کا، دونوں کا مسکراتا فوٹو انکل والٹر کے مینٹل پیس پر رکھا تھا۔ ٹونی کا ہاتھ اس کی گردن میں حمائل تھا۔ انکل والٹر کی شکل میں انہیں ایک غیر معمولی استاد ملا تھا۔ والٹر ایک ٹھگ تھا جو ایک موقع پر معمولی غلطی کر بیٹھا...... اب وہ قید خانے میں تھا۔ جلد ہی وہ پیرول پر رہا ہو جاتا اور شاید زندگی کا ڈھنگ بدل دیتا۔ جیسے ٹونی بدل گیا تھا۔ جیسے وہ خود بدل گئی تھی۔ دفعتاً فون کی گھنٹی نے اسے خیالات کی دنیا سے باہر کھینچ لیا۔

''ہیلو؟''

''ڈیانا ڈارلنگ، میں ہوں۔'' گائے کی آواز آئی۔

''ہیلو گائے۔''

''مجھے معاف کر دو۔ میں بہت معذرت خواہ ہوں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔''

''میں کیا کہوں؟''

''یہ ایک اتفاق تھا۔ سوری...... مجھے یقین ہے کہ تم مجھے ایک موقع دو گی، کل رات......''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتی۔'' کیلی نے جواب دیا۔

''میں تمہیں قدیم ہتھیاروں کا ذخیرہ دکھاؤں گا۔ تم مدہوش ہو جاؤ گی۔ میں تمہارے ذوق کو سمجھ رہا ہوں۔'' وہ بولا۔

کیلی نے ٹھنڈی سانس بھر کر آمادگی ظاہر کی۔

''میں تمہیں پانچ بجے پک کر لوں گا۔''

''رائٹ، بائے۔'' کیلی نے فون بند کر دیا۔

☆☆☆

گائے ترنگ میں تھا۔ وہ گاڑی ایسے بھگا رہا تھا جیسے کسی ریس میں حصہ لے رہا ہو۔ کیلی کے نزدیک وہ رف ڈرائیونگ کر رہا تھا...... کئی جگہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔

''تم بہت تیز جا رہے ہو۔'' کیلی نے تنبیہ کی۔

''فکر مت کرو۔ یہ بتاؤ کیسی میوزک پسند کرتی ہو؟ پہلے ہم فورسٹر میوزک روم جائیں گے۔''

''ویرونیکا وہاں ہوگی؟''

گائے چونکا۔ ''وہاٹ؟''

''کل رات جس نے فون کیا تھا۔''

''اوہ نو...... اُسے موسیقی سے دلچسپی نہیں ہے۔''

بیس منٹ بعد وہ فورسٹر میں داخل ہو رہے تھے۔

''یہاں کیوں آئے ہو؟'' کیلی نے وہاں موجود افراد کا جائزہ لیا۔

''تمہیں اپنے دوستوں سے متعارف کرانا چاہتا ہوں......'' معاً اس کی چال دھیمی ہو گئی۔ ''یقین نہیں آتا۔'' وہ ایک دلکش عورت کو گھور رہا تھا۔ لیکن کیلی کی نظریں اس آدمی پر جمی تھیں جو اس عورت کے ہمراہ تھا...... جورڈن ٹاوسٹوک۔

گائے کھنکھارا۔ ''ہیلو ویرونیکا۔''

''سنا ہے کہ نئی دوست تمہاری زندگی میں آ گئی ہے۔''

''ہاں۔'' گائے کے ہونٹوں پر کمزور مسکراہٹ ابھری۔ ''یہ ڈیانا لیمب ہے۔''

''ویرونیکا کیرن کراس۔'' ویرونیکا نے ہاتھ بڑھایا۔ کیلی نے بھی ہاتھ ملایا۔

''ہم پرانے دوست ہیں، گائے اور میں۔'' ویرونیکا نے کہا۔ ''پھر بھی یہ مجھے کبھی کبھی حیران کر دیتا ہے۔''

''میں حیران کر دیتا ہوں؟ تم کب سے موسیقی کے شوق میں مبتلا ہو گئیں؟''

''جب سے جورڈن نے مجھے مدعو کیا۔'' ویرونیکا نے جواب دیا۔

''اولیور کو تم پر بہت بھروسا ہے؟'' گائے نے طنز کیا۔

''اولیور کون ہے؟'' کیلی نے سوال کیا۔

گائے ہنس پڑا۔ ''ویرونیکا کے شوہر نامدار۔''

''تم کمینے ہو۔'' ویرونیکا رخ پھیر کر دوسری طرف چلی گئی۔ گائے بھی اس کے پیچھے گیا۔ کیلی اور جورڈن نے ایک طرف نشست سنبھالی۔

''محبت کے بھی کتنے رنگ ہیں......'' جورڈن نے کہا۔

''کیا وہ دونوں......؟''

''میرا خیال ہے کہ ابھی تک ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔''

''اسی لیے تم اُسے یہاں لائے کہ میرا راستہ کھوٹا کرتے رہو؟''

جورڈن نے وائن کے دو گلاس اٹھائے۔ ''میں تو اپنا راستہ سیدھا کرنے کے چکر میں ہوں۔'' ایک گلاس اس نے کیلی کو پکڑایا۔

''اُف تم کیا چیز ہو؟'' کیلی نے بے زاری سے کہا۔

''ناچیز۔'' جورڈن بے اختیار بولا۔ ''دل و جان تجھ پہ نثار اور کیسے سمجھاؤں؟''

''خوامخواہ گلے پڑ رہے ہو۔'' کیلی مسکرائی۔

''سچ بتاؤ، گائے جیسے ڈھیلے اور اس جواں مرد وجیہہ مرد میں کتنا فرق ہے۔'' جورڈن نے انگلیوں سے بال پیچھے کیے؟

کیلی نے پہلی بار سنجیدگی سے جورڈن کو دیکھا۔ شروع سے ہی اس کی وجاہت میں کوئی شک نہیں تھا۔ چوڑے شانے، خصوصاً آنکھیں، ذہانت اور حسِ مزاح کی حامل۔ آنکھوں میں خاص قسم کا عزم تھا۔ وہ اناڑی چور تو ہو سکتا تھا لیکن اس کی علیحدہ کلاس تھی۔ خاص تعلقات تھے۔ وہ دوسروں پر انحصار کرنے والا انسان نہیں معلوم ہوتا تھا۔

کیلی نے اطراف میں دیکھا اور جورڈن کو ایک طرف خاموش کونے میں لے آئی۔ ''کیا ارادے ہیں؟'' جورڈن نے آنکھیں گھمائیں۔

''تم میری مدد کرو، میں تمہاری مدد کرتی ہوں۔''

''واقعی، کیسی مدد؟''

وہ جورڈن کے چہرے کو پڑھ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ کیلی کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ ابھرنے لگی۔ ''تم واقعی ایک جنٹلمین ہو..... ٹرو جنٹلمین اور مہربان بھی۔''

جورڈن اچانک بدلی ہوئی صورتِ حال کو جانچ رہا تھا۔ ''اچھا کیسی مدد؟''

''کوئی خاص نہیں۔ ایک معمولی چوری۔'' کیلی نے کہا۔

''گویا تم مجھے ایک شریف آدمی سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہو؟''

''نہیں، ایسی بات نہیں۔''

''بدلے میں تم میری کیا مدد کرو گی؟''

''کیا چاہتے ہو؟''

''ہائے یہ بے خبری کا عالم..... اپنے دل سے پوچھو۔'' جورڈن نے کہا۔

کیلی نے محسوس کیا کہ دونوں کے دماغ میں ایک ہی بات ہے۔ اسے زبان تک نہیں آنا چاہیے۔ لطف غارت ہو جائے گا۔

''میں سمجھ گئی شاید، کہہ دو..... دل و جان تجھ پہ نثار۔''

''ٹھیک ہے میں خاموش ہوں۔''

''بدلے میں، میں تمہیں ماہرانہ ٹرکس بتاؤں گی جن کے استعمال سے تمہارا کام آسان ہو جائے گا۔''

''تم مجھے شریف آدمی کے بجائے چور بنا کر چھوڑو گی۔''

''میری خاطر صرف ایک بار۔'' وہ قریب آ گئی۔

''ارے تمہارے لیے تو گولی کھانے کے لیے تیار ہوں۔'' اس نے عاشقانہ انداز میں کہا۔

''تم شریف آدمی نہیں ہو۔'' اس نے بھی جواباً معنی خیز انداز میں حملہ کیا۔

''کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔'' جورڈن نے تبصرہ کیا۔ ''ماہرانہ ٹرکس..... یعنی میں ٹھیک سمجھا تھا کہ تم ایک چور ہو..... پیشہ ور چور۔''

''میں چور نہیں ہوں۔ یہ ماضی کی بات ہے۔''

''چلو مان لیا۔ لیکن میں تو شروع سے جنٹلمین ہوں۔''

''آل رائٹ، تمہیں کیا چاہیے..... تم میرے راستے میں نہیں آؤ گے۔''

''تاکہ تم گائے کا کام اتار دو یا خود پھنس جاؤ۔''

''میرا وعدہ ہے کہ میں پھر ہمیشہ کے لیے غائب ہو جاؤں گی۔''

''میرا دل لے کر؟''

''تم جنٹلمین ہو یا پیدائشی عاشق؟''

''یہ احساس تمہیں دیکھ کر ہوا ہے..... ہم محبت کریں گے، شادی کریں گے اور میں تمہاری خاطر چوری بھی کر ڈالوں گا۔''

''مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔''

''زبان بول رہی ہے..... دل محبت کی تال پر دھڑک رہا ہے۔'' جورڈن اڑا ہوا تھا۔

کیلی جانے کے لیے مڑی۔

''اچھا یہ تو بتاؤ کہ ایسی کیا چیز ہے گائے کی ملکیت میں کہ تم مری جا رہی ہو۔'' کیلی الجھن میں پڑ گئی۔ بھروسا کرے نہ کرے۔ اگر آئی آف کشمیر خود اس نے ہتھیا لیا تو واحد ثبوت بھی اس کے ہاتھ سے نکل جائے گا اور وکٹر وان ویلڈن کو گرفت میں لینے کا خواب چکنا چور ہو جائے گا۔

''اس کی اہمیت جذباتی ہے۔'' بالآخر وہ بول پڑی۔

''میں سمجھا نہیں۔''

گائے کے قبضے میں ہماری فیملی کا ایک قدیم خنجر ہے جو کئی نسلوں سے ہماری فیملی کے پاس تھا۔ ایک ماہ قبل اسے چرا لیا گیا۔ مجھے وہ واپس چاہیے۔''

''تم پولیس کا سہارا کیوں نہیں لیتیں؟''

''گائے اس کی اہمیت سے واقف ہے۔ وہ اس کی ملکیت کبھی تسلیم نہیں کرے گا..... مجھے اسے واپس چرانا ہے..... اور کوئی چوائس نہیں ہے۔'' کیلی نے کہا۔

''تو تم نے مجھ پر اعتماد کر لیا؟''

''ہاں۔''

''اور محبت بھی؟''

کیلی خاموش رہی۔

جورڈن کی براؤن آنکھیں برمے کے مانند تھیں۔ قبل اس کے وہ کچھ اور کہتا۔ گائے کی صورت نظر آئی۔ اسی اثنا میں میوزک شروع ہو گیا۔

کیلی اور گائے ساتھ بیٹھ گئے۔ جورڈن ویرونیکا کے ہمراہ تھا۔ میوزک کے آغاز پر گائے نے جام چڑھانے شروع کر دیے۔ میوزک کی تان بلند ہوئی۔

''گائے بس کرو۔'' جورڈن نے پہل کی۔
''کیا بس کرو؟''
''تم نے بہت زیادہ پی لی ہے۔ تم لیڈی کو گھر پہنچانے کے لیے ڈرائیو کرو گے۔''
''میں ہینڈل کرلوں گا۔''
''کم آن، کنٹرول کرو۔'' جورڈن نے کہا۔
''کنٹرول، کون ہوتے ہو تم۔ خود کسی اور کی بیوی کے ساتھ فلرٹ کرتے ہو اور مجھے سمجھا رہے ہو، گائے کی آواز بلند تھی۔ کمرے میں ہونے والی بھنبھناہٹ تھم گئی۔
''میں کسی کی بیوی بھگا کر نہیں لے جا رہا۔'' جورڈن نے غصے سے کہا۔ ویرونیکا نے نفرت سے گائے کو دیکھا اور کمرے سے نکل گئی۔
''بزدل۔'' گائے...... نے ویرونیکا کو آواز لگائی۔
''پلیز، گائے...... ہوش میں آؤ۔'' جورڈن نے کہا۔
گائے، ویرونیکا کے پیچھے گیا۔
جورڈن نے کیلی کو دیکھا۔ ''تم اس کی گاڑی میں گھر نہیں جاؤ گی۔ وہ حواس میں نہیں ہے۔''
''میں سنبھال لوں گی۔''
''ٹھیک ہے، ڈرائیونگ خود کرنا۔''
یہ سچویشن کیلی کے پلان کے مطابق تھی لیکن جب وہ باہر نکلی تو گائے اور ویرونیکا کو بلند آواز میں تکرار کرتے پایا۔ وہ نشے میں دھت تھا۔ اس کی چال بھی غیر متوازن تھی۔
خاصے نازیبا الفاظ استعمال کیے جا رہے تھے۔ معاً گائے، کیلی کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی طرف بڑھا۔
''تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے، گاڑی میں چلاؤں گی۔'' کیلی نے چابیوں کا مطالبہ کیا۔
''تو پھر جاؤ، خود چلی جاؤ، تم دونوں ہی ایک جیسی ہو۔'' وہ لڑکھڑاتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا۔ بے تکے انداز میں دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔
ویرونیکا نے پھر ایک ناگفتن لفظ ایجاد کیا۔ ''مرے گا مردود۔''
وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ کیلی نے غصہ ضبط کیا۔ اس کا پلان بگڑ جاتا۔ اس نے بھاگ کر گائے کی کار کا دروازہ کھولا۔ ''باہر آؤ۔''
''میں ڈرائیو کروں گا۔''
''تم پچھلی نشست پر لیٹ جاؤ۔ میں گھر لے جاتی ہوں۔''
''میں عورتوں کے حکم پر نہیں چلتا۔'' اس نے کیلی کو دھکا دیا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے گئی اور ایک جھاڑی میں اُلجھ گئی۔ اس کا ضبط جواب دے رہا تھا۔ وہ اُٹھی...... لیکن نیکلس شاخوں میں اُلجھ گیا۔ سماعت سے انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔ انجن بند ہوگیا۔ اس نے بکواس کرتے ہوئے پھر اگنیشن گھمایا۔ اسی وقت کیلی نے خود کو جھاڑی سے آزاد کرلیا۔ تاہم گائے کی گاڑی غراتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی۔
''ایڈیٹ۔'' کیلی نے کپڑے جھاڑے اور سماعت شکن دھماکا ہوا۔ کیلی اچھلی اور جھاڑی کے اوپر سے ہوتی ہوئی دوسری جانب مسطح زمین پر گری۔ شاک کے باعث اسے کسی تکلیف کا احساس نہیں ہوا تھا۔ پہلا احساس شور شرابے اور چیخ وپکار کا تھا۔ دھاتی ٹکڑوں کے سڑک پر گرنے کی آوازیں تھیں اور بھڑکتے شعلوں کی روشنی۔ ابھی تک وہ تکلیف کے احساس سے عاری تھی۔ وہ گھٹنوں کے بل اٹھی اور بچوں کے مانند رینگنے لگی۔ آہستہ آہستہ اس کے دماغ نے بیدار ہونا شروع کیا۔ درد کا ادراک ہوا۔ وہ پُریقین نہیں تھی کہ وہ رو رہی ہے۔ چیخ پکار میں اسے اپنی آواز کا احساس نہیں تھا۔ رخسار پر آنسو تھے یا خون...... یا پھر دونوں۔ وہ رینگتی رہی...... میں کار میں ہوتی تو مر گئی ہوتی۔
معاً جوتوں کا ایک جوڑا اس کی راہ میں آگیا۔ کیلی نے نظر اٹھائی۔ کون ہے، اس نے شناخت کرنے کی کوشش کی۔
مردانہ آواز آئی۔ ''میں تمہیں اسپتال لے چلتا ہوں۔''
''نہیں۔''
''کم آن، تم زخمی ہو۔'' مرد نے اس کا بازو پکڑا۔
دفعتاً گرفت ہٹ گئی اور وہ شخص غائب ہوگیا۔ ایک اور آواز آئی۔ کسی نے اسے دونوں شانوں سے پکڑا۔
''ڈیانا؟ ڈیانا؟''
''وہ کیوں اس نام سے پکار رہا ہے؟'' یہ اس کا اصل نام نہیں تھا۔ اس نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ وہ جورڈن ٹاوسٹوک تھا۔
وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہوگئی۔

☆☆☆

ڈاکٹر نے اوپتھالمواسکوپ بند کردیا اور روم لائٹ آن کر دی۔ ''نیورولوجیکلی سب ٹھیک ہے۔'' اس نے بتایا۔ ''لیکن ہلکی نوعیت کا ٹراما ہے۔ میں ایڈوائس کروں گا کہ کم از کم ایک رات کے لیے مریض کو اسپتال میں رکنا

چاہیے۔انڈر او بزرویشن۔‘‘

جورڈن نے نیم بے ہوش ڈیانا (کیلی) کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ بالوں میں گھاس پھوس نظر آرہا تھا۔ چہرے پر خشک لہو کے نشان تھے۔

’’ڈاکٹر، میں اتفاق کرتا ہوں۔‘‘

ڈیانا نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

’’میں نہیں رکوں گی۔‘‘ وہ بولی۔

’’تمہیں رکنا ہے ڈیئر۔‘‘ جورڈن نے دھیرے سے اسے واپس لٹا دیا۔ ڈیانا کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ وہ ٹشو پیپر کے مانند نازک دکھائی دے رہی تھی۔ اس روشن آنکھوں میں خوف تھا؟ یا غم؟

’’مس لیمب، تمہاری مدد کے لیے میں ایک نرس متعین کر دیتا ہوں۔ سب ٹھیک رہے گا۔‘‘

جورڈن نے اس کا ہاتھ دبایا جو برف کے مانند سرد ہو رہا تھا۔ بعدازاں وہ ہچکچاہٹ کے ساتھ ڈاکٹر کے ہمراہ کمرے سے نکل گیا۔ باہر آکر اس نے گائے کے بارے میں پوچھا۔ آواز اندر کیلی تک پہنچ رہی تھی۔

’’اس کی سرجری ہو رہی ہے۔ تم فرسٹ فلور پر معلوم کر سکتے ہو۔ تاہم مجھے خدشہ ہے کہ صورتِ حال امید افزا نہیں ہے۔‘‘

’’میں حیران ہوں کہ بلاسٹ کی شدت دیکھتے ہوئے وہ ابھی تک زندہ ہے۔‘‘ جورڈن نے تبصرہ کیا۔

’’تمہیں یقین ہے کہ یہ بم تھا؟‘‘

’’بلاشبہ۔‘‘ جورڈن نے جواب دیا۔

ڈاکٹر نے نرسز اسٹیشن کی طرف دیکھا۔ جہاں ایک پولیس مین ڈیانا سے سوالات کا منتظر تھا۔ دو اہلکار پہلے ہی اس سے سوال جواب کر چکے تھے۔ دونوں اس کی جانب سے خاص فکر مند معلوم نہیں ہوتے تھے۔

’’گاڈ، یہ کیا ہو رہا ہے...... ہمارے یہاں بم بلاسٹ، دہشت گردی۔‘‘ ڈاکٹر نے تشویش کا اظہار کیا۔

دہشت گردی؟ جورڈن نے سوچا۔ گائے کو نشانہ بنانے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ معاً اس کی دھڑکن بڑھ گئی۔ گائے نہیں ڈیانا۔ وہ کار میں ہوتی تو ماری جاتی۔ وہاٹ اے لک۔ ڈیانا نے جورڈن کے اظہارِ محبت کے جواب میں ایک مرتبہ کہا تھا کہ اس کی زندگی کو خطرات لاحق ہیں...... وہ فرسٹ فلور پر جاتے جاتے واپس پلٹا اور دو مین فلور پر آگیا۔ پولیس مین نرسنگ اسٹیشن پر خوش گپیوں میں مصروف تھا۔ کافی کا کپ اس کے سامنے رکھا تھا۔ جورڈن عام سے انداز میں ڈیانا کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ بستر خالی تھا۔

اس کے دماغ میں گھنٹیوں کا شور بلند ہوا۔ اس نے باتھ روم کے دروازے پر دستک دی۔ ’’ڈیانا؟‘‘ جواب نہ ملنے پر اس نے احتیاط سے دروازہ کھولا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ اسپتال گاؤن کموڈ پر پڑا تھا۔ اس نے تیزی سے کلوزٹ چیک کیا۔ ڈیانا کے کپڑے اور پرس دونوں ندارد تھے۔

کیا پاگل پن ہے...... وہ چکرا گیا۔ وہ کیوں چوروں کی طرح رات میں یہاں سے نکلی...... احمق، کیونکہ وہ چور ہے۔ وہ باہر نکلا اور ہال کے دونوں سروں کو دیکھا...... ایڈیٹ کاپ، کلرک کے ساتھ فلرٹ کر رہا تھا۔ جورڈن تیزی سے ہنگامی سیڑھیوں کی طرف لپکا۔ اگر وہ پولیس کو نظرانداز کر رہی ہے تو لفٹ استعمال نہیں کرے گی۔ وہ سائڈ ایگزٹ سے نکلے گی۔ جو سیدھی پارکنگ لاٹ میں جائے گی۔

وہ تھرڈ فلور پر تھا جب اسے ڈیانا کی جھلک نظر آئی۔ وہ کمزور نظر آرہی تھی اور تیزی سے حرکت میں ناکام تھی۔ دو فلائٹس باقی تھیں۔ کہیں وہ آخری فلائٹ پر ہی نہ گر جائے۔ جورڈن حرکت میں آیا۔

☆☆☆

اس کا سر ڈول رہا تھا۔ ہائی ہیل کے باعث چلنا دشوار تھا۔ تاہم اسے چلتے رہنا تھا اور چلی جارہی تھی۔ رکو مت، چلتی رہو...... وہ اپنے ذہن کے احکامات پر عمل کر رہی تھی۔ دشمن قریب ہے۔ چلتی رہو یا مر جاؤ۔

اس کے قدم اٹھتے رہے۔ سر میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ دو مرتبہ اسے کار کی آواز آئی اور وہ جھاڑیوں میں چلی گئی۔ لیکن کسی نے نہیں دیکھا۔ کسی طرح چند میل دور وہ ٹرین اسٹیشن تک پہنچ جائے۔ پھر وہ بکنگھم شائر سے نکل جائے گی۔ بیرونِ لندن۔

وہ بُری طرح ناکام ہو چکی تھی۔ اب وہ وان ویلڈن کی ہٹ لسٹ پر سب سے اوپر تھی۔ عالم مایوسی میں اس نے آگے بڑھنا چاہا۔ سڑک نگاہ کے سامنے لہرا گئی۔ وہ رک نہیں سکتی تھی۔ ٹانگیں بے جان ہو رہی تھیں۔ نظر دھندلا رہی تھی۔ معاً وہ گھٹنوں کے بل گری اور سر جھکا لیا۔ تاریکی میں وہ نظر صاف ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔ قریب ہوتی خفیف تھرتھراہٹ کو وہ محسوس نہ کر سکی۔ دھند کا پردہ چاک ہوا۔ اس کے عقب سے ایک کار نمودار ہوئی۔ اس نے جھٹکے سے سر

اٹھایا۔ ہیڈ لائٹس اس کی طرف رینگ رہی تھیں۔ وہ کھڑی ہوئی اور جھاڑیوں میں گھسنے کی کوشش کی۔ تاہم اگلے لمحے وہ پھر گھٹنوں پر تھی۔ نظروں میں تاریک بادل لہرا گیا۔ گاڑی کا دروازہ کھل کر بند ہوا...... آہ، وہ نظروں میں آ گئی تھی۔
''نہیں۔'' وہ کراہی۔ بازو اس کے جسم کے گرد لپٹ گئے تھے۔ ''پلیز، نو!''
''آل رائٹ۔''
''نو۔'' وہ چلّائی۔ چلّائی تھی یا محض ذہن چیخا تھا۔ اس کا چہرہ کسی کے سینے کے ساتھ لگا تھا۔ وہ مٹھیاں برسا رہی تھی۔
''ڈیانا، رک جاؤ...... کیا کر رہی ہو؟''
سسکتے ہوئے اس نے سر اٹھایا۔ دھند اور آنسوؤں کے دوسری جانب سے جورڈن اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی مٹھیاں موم کی طرح پگھل گئیں۔ ڈیانا نے جورڈن کی جیکٹ پکڑ لی۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ جورڈن اس کے سرد ہونٹوں پر جھکتا چلا گیا۔ ڈیانا کے بدن کی ٹھنڈ اور نقاہت تحلیل ہونے لگی۔ وہ جورڈن کے ساتھ لپٹ گئی۔ آرام، تحفظ، جذبات......
دونوں ایک اور گاڑی کے قریب تر ہونے سے بے خبر تھے۔ ہیڈ لائٹس نے انہیں جدا کر دیا۔ کیلی نے مڑ کر دیکھا اور جھاڑیوں کی طرف جھپٹی۔
''ڈیانا...... رکو۔''
وہ فرار ہونا چاہتی تھی لیکن ٹانگیں ابھی تک پوری طرح کام نہیں کر رہی تھیں۔ جورڈن نے جلد ہی اسے پکڑ لیا۔ ''ڈنایا......''
''وہ مجھے دیکھ لیں گے۔''
''کون؟''
''مجھے جانے دو۔''
سڑک پر کوئی کار رکی اور دروازہ کھلا۔ کیلی فوراً ہی زمین پر لیٹ گئی۔ کسی آدمی کی آواز آئی۔ ''سب ٹھیک ہے؟ تمہاری کار یہاں کھڑی ہے۔''
''پلیز جورڈن...... کچھ نہ بتانا...... پلیز...... پلیز۔'' کیلی نے دعا کی۔
وقفہ آیا۔ ''سب ٹھیک ہے۔'' جورڈن کی شرمندہ آواز آئی۔ وہ...... وہ پیشاب......
''اوہ، کال آف نیچر...... جاری رکھو۔'' کار کا دروازہ بند ہوا اور عقبی بتیاں دور ہوتی چلی گئیں۔
کیلی اب تک کانپ رہی تھی۔ ''تھینک یو۔'' اس نے سرگوشی کی۔
چند لمحے وہ خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ پھر جھک کر اسے اٹھایا۔ ''آؤ۔'' اس نے نرمی سے کہا۔ ''تمہیں اسپتال کی ضرورت ہے۔''
''نہیں۔''
''دیکھو، ڈیانا، تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے۔''
''میں نہیں جا سکتی۔''
''بات کیا ہے؟ کس چیز کا خوف ہے؟ پولیس؟''
''تم نے کچھ نہیں کیا...... وہ تمہیں گرفتار نہیں کر سکتے۔ اگر کیا ہے تو بتاؤ۔'' جورڈن نے کہا۔
کیلی نے خود کو چھڑایا۔ اسے یاد نہیں رہا کہ اس کوشش میں وہ اندھیرے میں ڈوب کر زمین کی طرف جھکتی چلی گئی۔ وہ سیاہ رنگ کے پانی میں ڈوب رہی تھی۔ انتہا کی تھکن تھی۔ جورڈن نے اسے اٹھا کر گاڑی میں منتقل کیا...... شدید جدوجہد کے بعد کیلی نے خود کو بے ہوش ہونے سے بچایا اور اسپتال نہ جانے کی التجا دہرائی۔
''آرام سے رہو۔ میں وہاں نہیں جا رہا اگر تم بضد ہو تو تمہیں ہوٹل لے جاتا ہوں۔''
''نہیں، وہاں بھی نہیں۔'' خوف کی تحریر اُس کے چہرے پر لکھی تھی۔
''آل رائٹ، کہاں جانا چاہتی ہو؟''
''ٹرین اسٹیشن۔''
جورڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''تم سفر کے قابل نہیں ہو۔''
''میرے پاس چوائس نہیں ہے۔'' وہ رو پڑی۔
جورڈن خاموشی سے اس کا لُٹتا ہوا چہرہ پڑھتا رہا۔
''میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں تمہیں سفر کی اجازت دوں۔''
''اجازت؟''
کیلی کو غصہ آ گیا۔ ''تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ تم نہیں جانتے مجھے کس درندے کا سامنا ہے؟''
''غور سے سنو۔ درندے، پرندے سے تو میں نمٹ لوں گا۔ فی الحال تمہیں محفوظ جگہ پہنچا دیتا ہوں۔ کیا یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ تمہیں مجھ پر بھروسا ہے؟''
اس کے ذہن نے کہا کہ اسے جورڈن پر اعتماد کرنا چاہیے اور بہترین کی امید رکھنی چاہیے۔ ویسے بھی اس کے پاس اور کوئی سہارا نہیں تھا۔ حالات بھی ابتر تھے۔ درحقیقت وہ پہلے ہی اس پر بھروسا کر چکی تھی۔

☆☆☆

''کیا حال ہے اس کا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''تھکن، نقاہت......'' جورڈن نے جواب دیا۔ وہ رچرڈ کے ساتھ لائبریری میں تھا اور برانڈی سے شغل کر رہا تھا۔ ''وہ خوف زدہ ہے۔ دوسری طرف ٹھیک بھی لگتی ہے۔ بیرل نے اس کا بیڈروم مخصوص کر دیا ہے۔ صبح تک شاید ہم مزید معلومات حاصل کر سکیں۔''

رچرڈ اسے مشتبہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے جورڈن انجانی، بھٹکی ہوئی لڑکیوں کو جاگیر پر نہیں لاتا تھا۔ شکر ہے ابھی تک بیرل نے سوالات کی بمباری نہیں کی تھی لیکن وہ وقت دور نہیں تھا۔ جب جورڈن کو لامتناہی سوالات کا جواب دینا پڑتا۔ لیکن اس کے پاس جوابات نہیں تھے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ ڈیانا کو گھر کیوں لے آیا۔ کیا اسے واقعی محبت ہوگئی ہے۔ وہ کم از کم دو مرتبہ اسے بچا چکا تھا۔ پہلی مرتبہ اسپتال میں پولیس کو ہوشیار نہیں کیا۔ دوسری مرتبہ سڑک سے بچا کر گھر لے آیا تھا۔ جورڈن نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ رگڑا۔

وہ اسے پہلے چور یا چورنی سمجھا تھا۔ تاہم دل نے انکار کر دیا۔ وہ گائے کے پیچھے ہی کیوں پڑی تھی؟ کیا خنجر والی بات سچ تھی؟ دھماکے نے معاملہ الجھا دیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ بم کیلی کے لیے تھا...... جس کی قسمت کام کر گئی۔ رچرڈ کی آواز نے اسے خیالات سے باہر نکالا۔

''بہت مصروف جا رہے ہو۔ کار بم...... گھر سے بھاگی ہوئی لڑکیوں کو اٹھا لانا...... بتاؤ گے، کیا پک رہا ہے؟''

''مجھے کوئی آئیڈیا نہیں تھا کہ بمباری شروع ہو جائے گی...... میں اتنا ہی سمجھ رہا تھا کہ چور سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ چوری کی ایک بات ہے لیکن اس نے بم کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔''

رچرڈ قریب ہو گیا۔ ''میرا سوال ہے...... شکار کون تھا؟''

''وہاٹ؟'' جورڈن نے رچرڈ کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ اپنے ہونے والے بہنوئی کی بہت عزت کرتا تھا۔ رچرڈ سراغ رسانی کی ایجنسی سے منسلک تھا اور اس کی جاسوسی حس پھڑکنے لگی تھی۔

''بم، گائے کی کار میں پلانٹ کیا گیا تھا۔ کیا یہ ایک اندھا حملہ تھا یا ٹارگٹڈ۔ اگر ٹارگٹڈ تھا تو ٹارگٹ کون تھا بظاہر گائے ٹارگٹ معلوم ہوتا ہے۔ یا......''

جورڈن نے آنکھیں سکیڑیں۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ دونوں کے ذہن میں ایک ہی بات تھی۔

''یا گائے ٹارگٹ نہیں تھا۔'' جورڈن نے جملہ مکمل کر دیا۔

''گائے کے ساتھ ڈیانا بھی ماری جاتی کیونکہ اسے ساتھ جانا تھا۔ گولڈن لک؟...... تاہم وہ ہراساں تھی۔''

''اس کے بارے میں کیا جانتے ہو؟''

جورڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کچھ خاص نہیں۔ صرف اس کا نام۔ ڈیانا لیمب۔''

''اس کی انگلیوں کے نشان تم نے گلاس پر سے لیے تھے۔ انکل ہیو کے دوست نے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے کمپیوٹر پر دیکھا لیکن نشانات میچ نہیں ہوئے۔ یہ حیرت کی بات نہیں۔ کیونکہ وہ امریکن ہے۔ اگر تم مجھے پہلے مطلع کر دیتے تو میں امریکن اتھارٹی کو استعمال کرتا۔''

''محرک؟'' جورڈن نے کہا۔

بیرل لائبریری میں داخل ہوئی۔

''محرک، شکوک......؟'' وہ بولی۔

''رچرڈ ہر کسی کو شامل کرنا چاہتا ہے...... جس کا افیئر گائے کے ساتھ رہا تھا۔'' جورڈن نے کہا اور کھڑا ہو گیا۔ ''گڈ نائٹ آل۔''

''جورڈن۔'' بیرل نے آواز دی۔ ''ڈیانا کا کیا ہو گا؟''

''مجھے بالکل اندازہ نہیں ہے۔'' اس نے تھکی ہوئی آواز میں کہا اور باہر نکل گیا۔ وہ سیڑھیوں کے ذریعے اپنی خوابگاہ کی طرف جا رہا تھا۔ آدھا راستہ طے کر کے وہ رک گیا۔ کچھ سوچ کر مڑا...... اس کا رخ ڈیانا کے کمرے کی جانب تھا...... کچھ دیر کھڑا رہا۔ پھر اس نے دستک دی۔

''ڈیانا؟'' کوئی جواب نہیں ملا۔

آواز دے کر وہ دھیرے سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ کارنر لیمپ کی مدھم روشنی میں وہ گھٹنے پیٹ کی طرف موڑے سو رہی تھی۔ لینن کا نائٹ گاؤن بیرل کا تھا۔ وہ بیڈ کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈیانا کا وجود کتنا مختصر لگ رہا تھا، قطعی ناقابل دفاع۔

''میری چھوٹی سی چورنی۔'' اس نے سرگوشی کی۔ جورڈن نے آہ بھری۔ ڈیانا کسمسائی۔ جورڈن نے اٹھنا مناسب خیال کیا لیکن وہ بیدار ہوگئی تھی۔ اس نے بھٹکی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا پھر اسے احساس ہوا کہ وہ کہاں ہے۔

''معذرت خواہ ہوں۔'' وہ اٹھ گیا۔ ''سو جاؤ۔'' وہ پلٹنے ہی والا تھا۔

''جورڈن؟'' جورڈن نے گردن گھمائی۔

''مجھے، تمہیں کچھ بتانا ہے۔'' اس نے آہستہ سے کہا۔

''میں کل تک انتظار کرلوں گا۔''

''نہیں، ابھی بتانا ہے۔ میں تمہیں اس گرداب میں نہیں کھینچنا چاہتی تھی۔ تمہیں کچھ ہو جاتا تو......'' اس کی آنکھیں جھلملا اٹھیں۔

جورڈن بیڈ پر بیٹھ گیا۔ ''کیا دھماکا گائے کے لیے تھا؟''

''نہیں، میرے لیے۔ وہ اس کا حق دار نہیں تھا، وہ میری غلطی کی وجہ سے مارا گیا۔''

''ہوسکتا ہے بچ جائے۔'' جورڈن نے کہا۔

''نہیں، تم مجھے بہلا رہے ہو۔''

''تم کیوں کہہ رہی ہو کہ دھما کا تمہارے لیے تھا؟''

''کیونکہ......'' اس نے گہری سانس لی۔ ''ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔''

''بمباری......دھماکے؟''

''نہیں......مختلف۔ جیسے ایکسیڈنٹ۔ چند ہفتے قبل لندن میں ایک ٹیکسی نے مجھے کچلنے کی کوشش کی تھی۔'' وہ بولی۔

''ایسا کسی کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

''ایسا ایک بار نہیں ہوا تھا...... انڈر گراؤنڈ پلیٹ فارم پر میں ٹرین کے انتظار میں کھڑی تھی۔ اس وقت کسی نے مجھے دھکا دیا۔ ٹرین سر پر تھی۔ وہ کوئی فرشتہ تھا جس نے بروقت ہاتھ پکڑ کر مجھے اٹھالیا۔''

''ممکن ہے کوئی اتفاقی طور پر تم سے ٹکرا گیا ہو؟''

''تم مجھے احمق سمجھ رہے ہو۔'' وہ رونے لگی اور چہرہ بازوؤں میں چھپالیا۔ جورڈن بوکھلا گیا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تو اس نے ڈیانا کو اپنے بازوؤں میں بھرلیا۔

''بتاؤ، مجھے پھر بتاؤ۔'' اس نے نرمی سے کہا۔

''تم یقین نہیں کرو گے۔''

''مجھے موقع دو، پلیز۔''

ڈیانا نے سر اٹھایا اور جزئیات کے ساتھ کہانی دہرائی۔

''تم نے ایسا کیا کردیا کہ کوئی تمہاری جان کے درپے ہے؟''

وہ پھر برافروختہ ہوگئی۔ ''میں کیا کروں گی؟ کیا مطلب ہے تمہارا؟''

''میں الزام نہیں لگا رہا۔ پلیز میں سمجھنا چاہ رہا ہوں......مرڈر کے پیچھے کوئی نہ کوئی محرک ہوتا ہے۔ تم مجھ پر بھروسا کرسکتی ہو۔ میرے لیے آسانی ہوگی تمہاری مدد کرنے کے لیے۔''

''نہیں، تم پہلے ہی میری مدد کرچکے ہو۔ میں تم سے مزید امداد کی طلب گار نہیں ہوں۔''

''اگر دھماکے یہاں ہونے لگے تو مجھے وجہ معلوم ہونی چاہیے۔''

ڈیانا نے غصے سے جورڈن کو دیکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی۔

''اگر تم نہیں بتاؤ گی تو میں مجبور ہو جاؤں گا کہ پولیس کو اطلاع کروں۔'' جورڈن نے کہا۔

ڈیانا نے حیرت سے اسے دیکھا اور غیر یقینی انداز میں ہنسی...... ''پولیس تک جانے سے پہلے سوچنا کہ تم گائے کے بیڈروم میں کیا کررہے تھے؟''

''چوری، چھوٹے سے معاملے کی معمولی چوری...... وقت آگیا ہے کہ ہم صاف بات کریں۔'' جورڈن نے کہا۔ ''میں وہاں اس لیے داخل ہوا تھا کہ ایک لیڈی کو بلیک میلنگ سے بچاسکوں۔''

''کیسی بلیک میلنگ؟''

''خاتون نے افیئر کے دوران جذبات میں کھل کر گائے کو خطوط لکھے تھے۔ خطوط اگر لیڈی کے شوہر تک چلے جاتے تو اس کی ازدواجی زندگی تباہ ہوجاتی۔''

''یہ کسی انٹیلی جنس کا کام نہیں۔'' وہ بولی۔

''ہاں، تم کہہ سکتی ہو۔''

''تم نے پہلے کسی لیڈی کا ذکر نہیں کیا؟''

''کیونکہ میں نے خاموش رہنے کا وعدہ کیا تھا اور شریف آدمی وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ اس پر تو تم اتفاق کرو گی......لیکن اب چونکہ صورتِ حال بدل چکی ہے تو ہمیں سچائی سے کام لینا چاہیے۔''

ڈیانا کی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔

''آل رائٹ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اعتراف کرلینا چاہیے۔'' اس نے گہری سانس لی۔ ''میں بھی چور نہیں ہوں۔''

''تم وہاں کیوں گئی تھیں؟'' جورڈن نے کہا۔

’’میں جاب پر تھی۔ ہمیں ثبوت درکار تھا۔ انشورنس فراڈ کیس کے لیے۔‘‘

اس مرتبہ جورڈن ہنس دیا۔ ’’یعنی پولیس کے ساتھ تمہارا تعلق بنتا ہے۔ کون سی برانچ...... لوکل کانسٹیبلری، اسکاٹ لینڈ یارڈ، انٹرپول......شاید؟‘‘

’’میں پولیس کے لیے نہیں، پرائیویٹ انویسٹی گیٹر کے لیے کام کرتی ہوں۔‘‘

’’انویسٹی گیٹر؟‘‘ جورڈن نے سوال کیا۔

’’تم کمپنی کو نہیں جانتے۔‘‘

’’خوب، نام بتانے میں کیا حرج ہے؟‘‘

’’وہ انگلش نہیں ہے۔‘‘

’’گائے درمیان میں کیسے آیا؟‘‘

’’چند ہفتے قبل گائے نے ایک قدیم خنجر، ’’آئی آف کشمیر‘‘ خریدا تھا۔ ذرائع کے مطابق خنجر دیگر آرٹ کے نمونوں کے ساتھ ’’میکس ہیولر‘‘ نامی بحری جہاز پر تھا۔ یہ گزشتہ مہینے کی بات ہے۔ اسپین کے قریب جہاز ڈوب گیا۔ کچھ بھی ہاتھ نہیں آیا۔ جہاز ایک بیلجیئن کا تھا جس نے بتیس ملین ڈالر کا کلیم داخل کر دیا۔ کلیم جہاز اور آرٹ ورک دونوں کے لیے تھا۔‘‘

جورڈن کی ایک ابرو پیشانی پر چڑھ گئی۔ ’’لیکن تم کہتی ہو کہ گائے نے خنجر حاصل کر لیا تھا۔ کب؟‘‘

’’تین ہفتے قبل، جہاز ڈوبنے کے بعد۔‘‘

’’یعنی...... خنجر جہاز پر تھا ہی نہیں۔‘‘ جورڈن نے نتیجہ اخذ کیا۔

’’ظاہر ہے۔ گائے نے آرٹ کا وہ نمونہ ایک پرائیویٹ فروخت کنندہ سے حاصل کیا تھا۔‘‘

’’اور تم بیلجیئن کے خلاف کیس بلڈ کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔‘‘

’’ہاں، اس نے انشورنس کمپنی سے کلیم وصول کر لیا اور فروخت کرنے کے لیے ذخیرہ بھی اس کی ملکیت ہے، گویا دہرا ہر جانہ...... ڈبل معاوضہ۔‘‘ ڈیانا نے کہا۔

’’تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ وہ گائے کے پاس ہے؟‘‘

’’وہ بڑ بولا ہے۔ پیٹ کا ہلکا ہے۔ اس نے دوستوں کو بتایا۔ بات مارکیٹ میں پھیل گئی کہ سترھویں صدی کا آئی آف کشمیر، گائے کی تحویل میں ہے۔ اس کی ساخت اور نگینوں نے تصدیق کر دی تھی۔‘‘

’’تم نے کہا تھا کہ وہ تمہاری فیملی سے چرایا گیا تھا؟‘‘

ڈیانا نے شانے اچکائے۔ ’’میں نے تمہاری طرح جھوٹ بولا تھا۔‘‘

’’واقعی؟‘‘

’’میں نہیں جانتی تھی کہ تم پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔‘‘

’’اور اب تم بھروسا کر چکی ہو؟‘‘

’’اعتماد نہ کرنے کی کوئی وجہ تم نے نہیں چھوڑی۔‘‘ اس کے لبوں پر بامسکراہٹ ابھرنا شروع ہوئی۔ جورڈن اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ نئی کہانی لیکن اس کی تصدیق کی جا سکتی تھی۔

’’جھوٹ بولنے پر ناراض ہو؟‘‘ وہ بولی۔

’’نہیں ہونا چاہیے؟‘‘

’’ویل، یس...... لیکن اب تو میں نے سچ بتا دیا ہے۔‘‘

’’واقعی؟‘‘

’’ہاں۔‘‘

بیلجیئن، میکس ہیولر، خنجر اور دھماکا...... جہاں وہ بال بال بچی تھی۔ وہ خود کو روک نہ کر سکا اور جھک کر اس کی پیشانی چوم لی۔ ’’تم یہاں محفوظ ہو۔‘‘

’’مجھے یقین ہے۔‘‘

☆☆☆

جب تک رہائش گاہ میں مکمل سناٹا نہیں ہو گیا، کیلی انتظار کرتی رہی۔ بعدازاں وہ دبے قدموں بستر سے اتری، سر میں ابھی تک دکھن تھی۔ قدموں کے نیچے قالین پوش فرش جیسے لہریں لے رہا تھا۔ وہ ننگے پیر تھی۔ تاہم وہ ہمت کر کے کمرے سے نکل گئی۔ ہال وے سنسان تھا۔ فاصلے پر کونے میں ایک لیمپ روشن تھا۔ لیمپ کے نزدیک فون نظر آ رہا تھا۔ کیلی احتیاط سے فون تک پہنچی۔ احساس جرم کے تحت وہ لرز رہی تھی۔ اس نے برسلز میں ٹونی کا نمبر ملایا۔ یہ طویل فاصلے کی کال تھی۔ اسے یقین تھا کہ ٹاوسٹوک فیملی بہ آسانی فون بل برداشت کر سکتی ہے۔

چار گھنٹیوں کے بعد ٹونی کی آواز آئی۔ ’’کیلی؟‘‘

’’میں مشکل میں ہوں۔‘‘ اس نے سرگوشی کی۔ ’’کسی نہ کسی طرح وہ مجھے ڈھونڈ لیں گے۔‘‘

’’تم کہاں ہو؟‘‘

’’فی الحال محفوظ ہوں۔ ٹونی، گائے اسپتال میں ہے اور بچنے کے امکانات برائے نام۔‘‘ کیلی نے اطلاع فراہم کی۔

’’کیا ہوا......؟‘‘

کیلی نے مختصر احوال بتایا۔ ’’پولیس نے اس کے گھر کو گھیرا ہوا ہے۔ میرے لیے وہاں جانا ممکن نہیں ہے۔‘‘

"پھر کیا پلان ہے؟"

"پتا نہیں ہے۔" کیلی نے اردگرد دیکھا۔ معمولی آواز تھی۔ تاہم وہاں اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ دل سینے میں ذبح کیے ہوئے کبوتر کے مانند پھڑک رہا تھا۔ "اگر وہ مجھ تک پہنچ گئے تو لازمی تمہیں بھی گھیر لیں گے۔ فوراً وہاں سے نکل کر کسی اور جگہ چلے جاؤ۔"

"کیلی مجھے کچھ کہنا......"

وہ گھوم گئی، آواز پھر آئی تھی۔ کوئی بیدار تھا۔ اس نے پوری بات سنے بغیر فون بند کر دیا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس کی سانس میں سانس آئی۔ وہ دروازے سے پشت لگائے کھڑی رہی۔ وہ مطمئن تھی...... کم از کم اس نے ٹونی کو خبردار کر دیا تھا۔ قسمت اب تک اس کے ساتھ تھی لیکن یہ صورت تادیر برقرار نہیں رہ سکتی تھی۔ وان ویلڈن کے آدمی اسے ٹریک کر لیں گے...... اس سے پہلے ضروری تھا کہ وہ اپنے مہربانوں کو مصیبت سے بچاتے ہوئے یہاں سے نکل جائے، انگلینڈ سے نکلنے کے بعد وان ویلڈن اس کا پیچھا چھوڑ دے گا۔ تاہم اسے ایک بار پھر حلیہ تبدیل کرنا تھا۔ ہیئر کٹ، بالوں کی رنگت، گلاسز، چال...... وغیرہ۔

☆☆☆

"انہوں نے اسے کھو دیا ہے۔" سائمن ٹروٹ نے بتایا۔

وان ویلڈن کا چہرہ تاثرات سے عاری رہا۔ تاہم اس کے دماغ میں غصے کی لہر اٹھی تھی۔ اسے خود کو قابو میں رکھنا تھا۔ کم از کم سائمن ٹروٹ کے سامنے۔

"یہ کیسے ہوا؟" ویلڈن کی آواز برف کے مانند سرد تھی۔

"اسپتال میں۔ دھماکے کے بعد وہ وہیں تھی اور خاموشی سے نکل گئی۔"

"وہ زخمی تھی؟"

"سر کی چوٹ تھی۔ اس نے جرأت مندی کا مظاہرہ کیا۔"

"مطلب وہ زیادہ دور نہیں جا سکی ہوگی۔ ٹریک کیا جا سکتا ہے۔" وان ویلڈن نے کہا۔

"کوشش کی تھی۔ یوں لگتا ہے کوئی اس کی مدد کر رہا ہے۔"

بیمار ویلڈن کے سینے میں گولا سا بن گیا۔ وہ رک کر سانس بحال کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہو گیا۔ سینے میں بننے والے گھونسے کو تحلیل ہونے کے لیے وقت درکار تھا۔ وہ سیکنڈ گننے لگا۔ اس بار سینے کی جکڑ میں سختی تھی۔ اس نے سوچا...... کیلی کی وجہ سے اس کی زندگی مزید مختصر ہو جائے گی۔ اس نے نائٹرو گلیسرین کی بوتل نکالی اور دو گولیاں زبان کے نیچے رکھ لیں۔ کچھ دیر میں سینہ ہلکا ہو گیا۔ مجھے نہیں مرنا...... ابھی نہیں مرنا۔

"کیسے کہہ رہے ہو کہ کوئی اس کی مدد کر رہا ہے؟"

"وہ چار پانچ مرتبہ جان بچا گئی ہے۔ ایسا مدد کے بغیر ممکن نہیں...... شاید پولیس یا انٹرپول۔"

"نہیں، کیلی رائس، پولیس پر اعتماد نہیں کرتی...... اس کی قسمت ساتھ دے رہی ہے جو جلد ہی دغا دے جائے گی۔"

☆☆☆

وہ دیر تک سونے کی عادی نہیں تھی۔ تاہم سر کی چوٹ ابھی تک تنگ کر رہی تھی۔ اگرچہ چکر آنا بند ہو گئے تھے۔ بستر بے حد آرام دہ تھا۔ نیز وہ یہاں خود کو محفوظ خیال کر رہی تھی۔ کئی ہفتوں میں پہلی بار اس نے خود کو محفوظ ترین جگہ پر تصور کیا تھا۔ وہ اٹھی تو سورج کھڑکی سے جھانک رہا تھا۔ سر کا درد بھی تقریباً مفقود تھا۔

"میں ابھی تک زندہ ہوں۔" اس نے حیرانی سے سوچا۔ فرار ہونے کے لیے خاصی دیر ہو گئی تھی۔ فی الحال اسے مہمان کا کردار ہی ادا کرنا تھا۔ بعدازاں موقع ملتے ہی وہ پیدل نکل جائے گی۔ سیدھی ٹرین اسٹیشن۔ وہ اس قابل ہو گئی تھی کہ چند میل طے کر سکے۔ ڈریسر میں سے اس نے پنک سلیپرز کا انتخاب کیا۔ مناسب باتھ روب زیب تن کیا اور کمرے سے نکل گئی۔ گھر کے دیگر افراد پہلے ہی بیدار ہو چکے تھے اور ٹیرس پر جمع تھے۔ سیڑھیاں طے کر کے وہ فرنچ ڈور سے گزری اور ٹیرس پر آ گئی۔ وہاں ناشتے کی میز تیار تھی۔ بیرل، رچرڈ اور جورڈن میز کے گرد موجود تھے۔ وہ ہمیشہ کے مانند وجیہہ نظر آ رہا تھا۔ سورج کی کرنیں جورڈن کے چمک دار بالوں سے کھیل رہی تھیں...... وہ ان نجیب الطرفین افراد سے مختلف تھا۔ یہ خون کی بات تھی۔ اس کی رگوں میں انکل والٹر جیسوں کا خون گردش کر رہا تھا۔ احساس کمتری کے زیر اثر وہ واپسی کے لیے مڑی۔ تاہم جورڈن کی آواز نے اس کے قدم پکڑ لیے۔ وہ بے بس ہو گئی۔ مڑی اور دھیرے دھیرے چلتی ہوئی ان میں شامل ہو گئی۔ جورڈن نے اٹھ کر اس کے لیے کرسی کھینچی۔

"میں چیک کرنے والا تھا۔ کیسا محسوس ہو رہا ہے؟"

"بہتر ہوں۔" وہ بیٹھ گئی۔

جورڈن نے کافی، انڈے اور طعام کی دیگر اشیا اس کے آگے کیں۔ ''انڈوں سے پرہیز تو نہیں ہے؟''
ڈیانا نے پلکیں جھکائیں اور کانٹا لے کر انڈوں پر جھک گئی۔ اسے احساس ہوا کہ تینوں افراد کی نظریں اس پر ہیں۔
''صبح میں نے کپڑے پہنچانے کے لیے تمہارے کمرے میں جانا چاہا لیکن ناکام رہی۔'' بیرل نے کہا۔
''وہ...... وہ میں نے ڈور کے ساتھ کرسی پھنسا دی تھی۔'' ڈیانا نے شرمندگی سے کہا۔
''اوہ۔'' بیرل خوامخواہ مسکرائی۔ کوئی نہیں سمجھا، کیا ردِعمل پیش کیا جائے۔ لہٰذا وہ خاموشی سے اسے شکم سیر ہوتا دیکھتے رہے۔ ان کی نگاہ غیر دوستانہ نہیں تھی...... محض الجھن تھی نظروں میں۔ جورڈن نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ سکڑ کر رہ گئی۔ ''ڈیانا، میں نے ان کو بتا دیا ہے۔''
ڈیانا نے جورڈن کو دیکھا۔ ''بتا دیا؟ تمہارا مطلب ہے......''
''ہر چیز، شروع سے اب تک۔'' وہ بولا۔
''یقین کرو، ہم تمہاری مدد کریں گے۔'' بیرل نے کہا۔ ''تم ہم پر اس طرح اعتماد کر سکتی ہو...... جیسے جورڈن پر کرتی ہو۔''
ڈیانا کے ہاتھ کانپے، اس نے دونوں ہاتھ گود میں رکھ لیے۔
''یہ لوگ ٹرسٹ کی بات کر رہے ہیں۔'' اس نے اذیت کے ساتھ سوچا۔ ''اور میں جھوٹ بولتی چلی جا رہی ہوں۔''
''ہمارے مفید ذرائع ہیں۔'' جورڈن نے کہا۔ ''خفیہ کے ساتھ تعلقات ہیں..... رچرڈ کی فرم، سیکیورٹی میں مہارت رکھتی ہے۔''
یہ پیشکش ٹھکرانا بہت دشوار تھا۔ ہفتوں سے وہ خود پر انحصار کرتی آ رہی تھی۔ بھٹکتی پھر رہی تھی۔ یقین سے محروم تھی کہ کس پر اعتماد کرے۔ اگلے قدم کے بارے میں غیر یقینی کا شکار تھی۔ بھاگتے بھاگتے نڈھال ہو گئی تھی۔
اور...... وہ اب بھی اپنی زندگی دوسروں کے ہاتھوں میں دینے کے لیے آمادہ نہیں تھی۔ چاہے وہ جورڈن ہی کیوں نہ ہو۔ شکریہ کے ساتھ اس نے کہا۔ ''میں ایک سہولت مانگوں گی کہ مجھے ٹرین اسٹیشن تک پہنچا دیا جائے اور شاید......'' وہ نظریں جھکا کر ہنسی...... انداز حزنیہ تھا۔ ''اور نیا لباس؟''

بیرل کھڑی ہو گئی۔ ''میں بندوبست کرتی ہوں۔''
رچرڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیانا اور جورڈن تنہا رہ گئے۔ کچھ دیر کے لیے سکوت طاری رہا۔ ''تم یہاں سے جا رہی ہو؟'' جورڈن نے سوال کیا۔
''ہاں۔'' ڈیانا نے نیپکن تہ کر کے میز پر رکھ دیا۔
اسے احساس تھا کہ جورڈن گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے ساتھ بہت جھوٹ بول چکی تھی۔ بار بار کہانیاں بدلی تھیں۔ اس نے ابھی تک بدترین سچ نہیں اُگلا تھا۔ وہ کیا تھی؟ وہ کون تھی؟ بہتر تھا کہ وہ چلی جائے۔ وہ خود اس کے بارے میں بہترین رائے قائم کرلے گا۔ بجائے اس کے کہ بدتر کا انکشاف ہو......
''کیا کرو گی؟''
''کوئی آسان کام...... جس میں دھماکا نہ ہو... جان کا خطرہ نہ ہو۔''
''ڈیانا، اگر تمہیں کہیں، کبھی میری ضرورت پڑے...... کسی بھی چیز...... کے لیے......''
ڈیانا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ مدد کرنا چاہتا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں مدد کے رنگ کے علاوہ بھی ایک رنگ تھا۔ سب سے الگ سب سے گہرا...... ڈیانا کا ارادہ کمزور پڑنے لگا۔ وہ سب کچھ بتا دے اسے...... خطرات کے بھنور میں کھینچ لے۔ نہیں وہ جورڈن کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔ جورڈن پُرامید نظروں سے اسے تک رہا تھا۔ ڈیانا نے نظر جھکالی۔ ''نہیں، جورڈن...... لیکن تمہاری پُرخلوص پیشکش کا میں دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔''
اس نے بدقت تمام سرکونفی میں جنبش دی۔ وہ یہ نہ دیکھ سکی کہ جورڈن کا چہرہ پھیکا پڑ گیا تھا۔ اس کا مان ریزہ ریزہ ہو گیا تھا۔ دل کی بات دل میں پنہاں رہ گئی۔ وہ کھڑا ہو گیا۔

☆☆☆

پلیٹ فارم کی بینچ پر گرے سوٹ میں ایک آدمی بظاہر اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا۔ تاہم اس کی نظریں مسافروں پر تھیں۔ لندن جانے کے لیے بارہ پندرہ کی ٹرین کے لیے مسافر جمع ہو رہے تھے۔ یہ اس دن کی چوتھی ٹرین تھی اور وہ اب تک کیلی رائس کو نہیں دیکھ پایا تھا۔ اس کا شک بڑھنے لگا کہ کیلی نے باہر نکلنے کے لیے ٹرین کے بجائے کوئی اور راہ اختیار کی ہے۔ وہ بہت تیز تھی، اسی لیے اب تک بچتی چلی آ رہی تھی۔ وہ ابھی تک نہیں سمجھ پایا تھا کہ کیلی اسپتال سے کیسے غائب ہوئی تھی۔ اسٹیشن پر وہ ایک بار پھر آزمائش بننے جا رہی تھی۔

وہ نئے امکانات کا جائزہ لینے لگا۔ تب دفعتاً کیلی اسے دکھائی دی۔ اس نے اپنا حلیہ تبدیل کیا ہوا تھا۔ وہ اسے گھورتا رہا...... گزشتہ تجربے کی بنیاد پر اسے یقین ہوگیا کہ وہ کیلی ہی ہے۔ وہ پلیٹ فارم کے کنارے کے ساتھ چل رہی تھی۔

مرد نے فیصلہ کیا کہ اسے ٹرین پر چڑھنے دیا جائے۔ شولڈر ہولسٹر میں اس نے اپنا آٹومیٹک سہلایا۔

☆☆☆

لندن کے لیے بارہ پندرہ کا انتخاب چارلس کی نظر میں اچھا نہیں تھا۔ چیٹ ونڈ سے وہ جورڈن کی جیگوار کے پیچھے بہ آسانی وہاں آیا تھا۔ اگر وہ یہ کام کرسکتا تھا تو کوئی اور بھی کرسکتا تھا۔ کیا وہ تنہا ہے...... کیلی کو نظر میں رکھتے ہوئے وہ دوسرے چہروں کو بھی جانچ رہا تھا پھر اسے جورڈن دکھائی دیا جو کیلی سے قریب تر ہوتا جارہا تھا۔ جو کچھ ہوگا، جلد ہوگا۔ چارلس نے سوچا اور ٹرین پر ہوگا۔ وہ کھڑا ہوگیا۔ کیا ہونے والا ہے۔ کیلی بے خبر تھی۔ چارلس نے کوٹ سامنے سے کھول دیا۔ شولڈر ہولسٹر میں گن محفوظ تھی۔ اس کی نگاہ جورڈن پر تھی جو کیلی کی واحد لائف لائن تھا۔ چارلس یہ لائن کاٹنے کے لیے تیار تھا۔ اس کے بعد کیلی کے لیے دوسری لائف لائن نہیں تھی۔

☆☆☆

قریب......اور قریب۔ کیلی ٹرین پر سوار ہونے والی تھی۔ بس چند قدم اور...... اس کی تمام تر توجہ ٹرین پر تھی۔ ایک پیر پہلے پائیدان پر...... عقب میں کیا گڑبڑ تھی۔ وہ لاعلم تھی۔ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس پلیٹ فارم پر کھینچ لیا۔ وہ تیزی سے گھومی...... مزاحمت کے لیے تیار تھی۔ معاً جیسے بجلی چمکی۔ وہ جم کے رہ گئی۔

''جورڈن؟'' اس کے حلق سے تحیر زدہ آواز برآمد ہوئی۔ جورڈن نے اس کی کلائی پکڑی ہوئی تھی۔ ''نکلو یہاں سے۔''

''تم کیا کررہے ہو؟''

''بعد میں بتاؤں گا، چلو۔''

''لیکن میں جارہی......''

''کوئی چیٹ ونڈ سے ہمارا تعاقب کررہا ہے...... نکلو یہاں سے۔''

ڈیانا کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ دونوں ساتھ پسپا ہوئے۔ جورڈن حد درجے چوکس تھا۔ اچانک ایک آدمی غیر متوقع طور پر نمودار ہوا۔ وہ دونوں کے راستے میں تھا۔

گرے سوٹ۔ اس کے چہرے کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ بات اس کے ہاتھ میں موجود گن کی تھی جس پر ڈیانا (کیلی) کی نگاہ جم کے رہ گئی تھی۔ تاہم وہ پھرتی سے بائیں جانب گھوم گئی...... دھماکا ہوا۔ اس کے شانے پر دھکا لگا۔ جورڈن کی جیکٹ کی جھلک نظر آئی۔ جو اس سے ٹکرایا تھا۔ وہ پلیٹ فارم پر زمین بوس ہوگئی۔ اس کی کمر میں چوٹ آئی اور آنکھوں میں اندھیرا اتر گیا۔

اطراف میں شور شرابا بلند ہوا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی کھڑی ہوئی اور حملہ آور کو تلاش کیا۔ خوف زدہ افراد کی بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ جورڈن، اس کے لیے آڑ بن گیا تھا جس کے کاندھے پر سے اس نے گن مین کو دیکھا...... دوسرا دھماکا۔ وہ اضطراری طور پر سکڑ گئی۔ تاہم حیرت کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ وہ ابھی تک زندہ تھی۔ گن مین کے چہرے پر بھی یکساں حیرت نمودار ہوئی۔ وہ سر جھکا کر اپنے سینے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں سرخ دھبا نمودار ہوکر پھیلتا جارہا تھا۔ وہ ڈولتا ہوا گھٹنوں کے بل گرا۔ کیلی نے مڑ کر دوسرے آدمی کو دیکھا۔

''بھاگ جاؤ۔'' وہ دہاڑا۔ اس کے ہاتھ میں بھی گن تھی۔ دوسرا فائر اسی نے کیا تھا۔ گرے سوٹ والا ہاتھ پیروں کے بل رینگ رہا تھا۔ گن ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔ جورڈن نے پھر ڈیانا کو دھکیلا...... وہ بے اختیار دوڑ پڑی۔ جورڈن اس کے عقب میں تھا۔ وہ ٹرین کے عقبی کونے کے قریب سے پٹریوں پر کودے اور مخالف سمت پلیٹ فارم کی طرف بھاگے۔ ڈیانا نے جسمانی اذیت کو نظرانداز کردیا تھا۔ ڈیانا پہلے پلیٹ فارم پر چڑھی اور جورڈن کا ہاتھ پکڑ کر اسے اوپر کھینچا۔

''میرا انتظار مت کرو۔'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''پارکنگ لاٹ میں جاؤ...... جیگوار، اسٹیشن گیٹ کے قریب ڈبل پارکنگ میں ہے۔'' اس نے چابیاں اس کی جانب اچھالیں۔

ڈیانا ریس کے گھوڑے کے مانند بھاگی۔ ''تم کہاں ہو؟''

''میں ساتھ آرہا ہوں۔'' جورڈن نے رفتار بڑھائی۔

جلد ہی ڈیانا جیگوار تک پہنچ گئی۔ اندر بیٹھ کر وہ مڑی۔ جورڈن قریب تھا۔ اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور پسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر گیئر بدلا۔ جورڈن کے کار میں گھستے ہی پہیے چیخے اور جیگوار اچھل کر پارکنگ سے نکلی۔ وہ بات کیے بغیر توجہ سے ڈرائیونگ کررہی تھی۔ سڑک پر آتے ہی ہمائرن کی

آواز سنائی دی۔ پولیس جیگوار کے قریب سے گزر کر اسٹیشن کی طرف چلی گئی۔ اس نے ایر ویو میں دیکھا۔ کوئی تعاقب میں نہیں تھا۔

''وی آر کلیئر۔'' اس نے کہا۔

''فی الحال۔'' جورڈن بولا۔

''کون چیٹ ونڈ سے پیچھا کر رہا تھا؟'' کیلی عرف ڈیانا نے سوال کیا۔

''پہلے مجھے شک تھا۔ وہ سیاہ رنگ کی MG تھی۔ پھر وہ غائب ہوگئی۔ دوسری بار اسے میں نے اسٹیشن گیٹ کے نزدیک دیکھا۔ اس وقت مجھے خطرے کا احساس ہوا۔'' جورڈن نے وضاحت کی۔

''لیکن تم میری خاطر... آئے تھے؟'' وہ بولی۔

''تم بتاؤ گی، یہ سب کچھ کیا ہے؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

''کوئی ہمیں مارنا چاہتا ہے۔''

''ہمیں...... مطلب ہم ایک ہی کشتی میں سوار ہوگئے ہیں۔'' جورڈن مسکرایا۔ وہ خاموش رہی۔

''وہ دوسرا آدمی کہاں سے ٹپکا تھا، کون تھا؟ جس نے ہمیں بچایا؟''

''مجھے اس کا نام نہیں معلوم۔ لیکن......'' وہ رکی۔

''میرا خیال ہے کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔ لندن میں...... زیرِ زمین اسٹیشن۔''

''او تمہارا حفاظتی فرشتہ۔ لیکن اس مرتبہ تم نے اسے دیکھ لیا۔ لہٰذا وہ فرشتہ نہیں کوئی آدمی ہے۔ باڈی گارڈ؟''

''پتا نہیں ہے...... کہاں جانا ہے چیٹ ونڈ؟''

''وہاں نہیں جاسکتے۔''

''کون لوگ ہیں وہ؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

''وہی، جنہوں نے گائے کی کار اُڑائی تھی۔''

''کیا ان کا تعلق بیلجیئن سے ہے؟ یا کوئی نئی کہانی۔''

''کہہ سکتے ہیں۔''

''کیا مطلب؟'' جورڈن نے کہا۔ اس کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ جورڈن بھی اس کے مانند ہراساں ہے۔

''میرے خیال میں مکمل سچائی کا علم میرا حق بنتا ہے۔'' وہ بولا۔

''کچھ انتظار کرو، کسی مناسب جگہ پہنچ جائیں۔'' اس نے ایکسلیریٹر دبایا۔ ''اس وقت میری ترجیح لندن پہنچنا ہے۔''

''تمہارے خیال میں یہ اتنا آسان ہے۔ اگر وہ اتنے ہی خطرناک ہیں تو ہائی وے پر ان کی نظر ہوگی اور میری جیگوار ان کی نظر سے بچ نہیں سکتی۔''

ڈیانا سوچ رہی تھی کہ مصائب کے فولادی ذرات کے لیے وہ مقناطیس کی حیثیت اختیار کرگئی ہے جو متواتر اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اسے چاہیے کہ جیگوار سے چھٹکارا حاصل کرے اور جورڈن سے بھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ جورڈن خوامخواہ کراس فائر کی زد میں آجائے۔

''اگلا موڑ کہاں جا رہا ہے؟''

''گیسٹ ہاؤس۔'' جورڈن نے کہا۔ ''اس کے مالک کو میں جانتا ہوں۔ ہمیں کچھ دیر وہاں رکنا چاہیے۔ وہاں باڑے میں کار بھی چھپائی جاسکتی ہے۔'' جورڈن نے جواب دیا۔

''میں لندن کیسے جاؤں گی؟''

''وہیں رک کر سوچیں گے۔''

''میں زیادہ دیر یہاں نہیں ٹھہر سکتی۔''

''لیکن مجھے خدشہ ہے کہ ہمیں رکنا چاہیے۔'' جورڈن نے سرگوشی کی۔ ڈیانا نے چونک کر اسے دیکھا اور دہشت کے باعث گاڑی سڑک سے اترتے اترتے رہ گئی۔ جورڈن نے جیکٹ واپس اپنی جگہ پر کرلی۔ اس کی نفیس لینن شرٹ پر خون کے دھبے تھے۔

☆☆☆

''مائی گاڈ، تم نے بتایا کیوں نہیں؟''

''یہ سیریس نہیں ہے۔''

''وہ کیسے؟'' ڈیانا نے جورڈن پر آنکھیں نکالیں۔

''کھانے کا ارادہ ہے کیا؟''

''تم پاگل ہو۔''

''دیکھو میں سانس لے رہا ہوں۔''

''اوہ بڑا کمال ہے۔'' اس نے گاڑی گھمائی۔

''تمہیں اسپتال لے جا رہی ہوں۔''

''نہیں۔'' جورڈن نے اس کی کلائی پکڑ لی۔ ''وہ تمہیں پکڑ لیں گے۔''

''کیا میں جریانِ خون کے باعث تمہیں مرتا دیکھتی رہوں؟''

''مجھے خوشی ہوگی، اگر تم اتنی دیر تک مجھے دیکھتی رہو۔''

''تمہارے دماغ کا کوئی اسکرو تو ڈھیلا نہیں ہے۔''

''پہلی مرتبہ تمہیں دیکھا تھا تو ڈھیلا ہوگیا تھا۔ اب تو

نکل کر گر پڑا ہے۔‘‘
’’جورڈن، پلیز۔‘‘
’’میں ٹھیک ہوں۔ خون رک چکا ہے۔‘‘ اس نے شرٹ کی طرف دیکھا۔ ’’معمولی زخم ہے۔‘‘
’’اگر یہ اندر بلیڈ کر رہا ہوا تو؟‘‘ ڈیانا نے تشویش ظاہر کی۔
’’تمہیں کیا فرق پڑتا ہے...... بار بار چھوڑ کے بھاگ جاتی ہو۔‘‘ وہ تکلیف سے مسکرایا۔ ’’یقین کرو میں خاصا بزدل ہوں۔ خطرہ ہوتا تو سیدھا اسپتال بھاگتا۔‘‘
ڈیانا سمجھ گئی کہ جورڈن نے خود ڈرائیونگ کیوں نہیں کی۔ وہ یہ بھی سمجھ گئی کہ وہ بزدل نہیں ہے۔ جب تمام بزدل گر جائیں گے جورڈن تب بھی کھڑا رہنے کی کوشش کرے گا۔
’’کہاں ہے گیسٹ ہاؤس؟‘‘ بالآخر اس نے استفسار کیا۔

☆☆☆

گیسٹ ہاؤس، کاٹیج گارڈن کی طرح تھا۔ ڈیانا نے اسے گاڑی سے اترنے کے لیے سہارا دینے کی کوشش کی۔
’’میں چل سکتا ہوں۔‘‘ جورڈن نے قوتِ برداشت کا مظاہرہ کیا۔
’’خود پر ظلم مت کرو۔‘‘
’’اوہ...... سہارا دینے کے بہانے قربت کی متلاشی ہو۔‘‘ جورڈن کی رگ پھڑکی۔ ’’یہ کیف اضطراری ہے یا غیر اختیاری۔‘‘
اس مرتبہ ڈیانا نے اس کی شوخیِ گفتار کو نظر انداز کیا اور بغلوں میں ہاتھ دے کر سہارا دیا۔
’’یہ شیوۂ ناز ہے یا ادائے دلبری۔‘‘ وہ باز کہاں آنے والا تھا۔
’’ہمدردی ہے اور کچھ نہیں۔‘‘
’’پندارِ خودی اتنی نہ بڑھاؤ...... اپنے دل کی دھڑکن سنو...... اور ذرا ٹھیک طرح سہارا دو...... گولی کھائی ہے تمہارے لیے۔‘‘
’’جورڈن تمہیں ڈر نہیں لگتا؟‘‘ دونوں آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔
’’تم ساتھ رہو تو نہیں لگتا۔‘‘
’’تم آگ سے کھیل رہے ہو۔‘‘
’’کتنی نرم آگ ہے۔‘‘
ڈیانا نے خاموشی اختیار کر لی۔ حقیقتاً جورڈن کا قرب نشے کی طرح اثر کر رہا تھا۔
دستک کے جواب میں گیسٹ ہاؤس کا دروازہ ایک عمر رسیدہ معقول آدمی نے کھولا تھا۔ اس دوران جورڈن نے ڈیانا کو خود سے الگ کر کے جیکٹ بند کر لی تھی۔ گیسٹ ہاؤس والا دبلے پتلے بدن کا مالک تھا۔ اس نے آنکھیں سکیڑ کر خوش کن انداز میں کہا۔
’’مسٹر ٹاوسٹوک، اتنے عرصے بعد...... شادی کر لی کیا؟‘‘ اس نے ڈیانا کو دیکھا۔ وہ خجل سی ہو گئی۔
’’کمال ہے...... عجیب آدمی ہو، شادی شدہ جوڑا اس حال میں ہوتا ہے...... بہر حال تمہارا حسنِ ظن اچھا ہے۔ کر لوں گا۔‘‘
ڈیانا نے جورڈن کے کولہے میں چٹکی بھری۔ جورڈن کی سسکی نکل گئی۔
’’کیا ہوا؟‘‘ بڑے میاں نے پوچھا۔
’’یہاں شہد کی مکھیاں ہیں غالباً...... ایلون، باہر ہی کھڑا رکھو گے؟‘‘
’’آجاؤ...... آجاؤ...... بہت خوشی ہوئی۔‘‘ وہ ایک طرف ہٹ گیا۔ ’’چیٹ ونڈ، ہاؤس فل جا رہا ہے کیا...... تم اپنے مہمان کو یہاں لے آئے؟‘‘
’’دراصل یہ جگہ صرف ہم دونوں کے لیے ہے؟‘‘ جورڈن نے معنی خیز انداز میں کہا۔
’’تم اور...... اوہ اچھا...... سمجھ گیا۔‘‘ ایلون مسکرایا۔
وہ سیڑھیوں کے ذریعے انہیں دوسری منزل پر لے آیا۔ جورڈن حال احوال معلوم کرتا رہا، خصوصاً مسز ایلون کی صحت کے بارے میں۔ ڈیانا کو یہ جگہ اندر اور باہر سے بڑی رومینٹک لگ رہی تھی۔ لیکن اس وقت اس کی توجہ جورڈن کی جانب تھی۔ ایلون چلا گیا تھا اور جورڈن بیڈ پر بیٹھا تھا۔ ڈیانا نے اسے بستر پر لٹانے سے پہلے جیکٹ اتاری۔ بعد ازاں احتیاط سے شرٹ کے بٹن کھولے۔ بالوں بھرا چوڑا سینہ عریاں ہو گیا۔ زخم دائیں بغل کے قریب تھا۔ سینے کے بال بعض جگہ سے سرخ ہو گئے تھے۔ وہ حیران تھی زخم گولی کے بجائے چھری کا شاخسانہ معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے اطمینان کی سانس لی۔ ’’شاید گولی چھو کر گزر گئی۔ ورنہ بہ آسانی سینے کے پار جاتی۔ یو آر لکی۔‘‘ وہ بولی۔
’’غالباً تمہیں دھکا دیتے وقت میرا توازن بگڑا تھا لیکن یہ لک سے زیادہ کچھ اور ہے۔‘‘ جورڈن نے گردن موڑ کر زخم کی طرف دیکھا۔
’’مطلب؟‘‘

''میری جیکٹ دو۔''

ڈیانا اُلجھ گئی۔ تاہم جیکٹ اس نے جورڈن کو پکڑا دی۔ جیکٹ میں بغل کے قریب گولی کا سوراخ تھا۔ جورڈن نے جیب میں ہاتھ ڈال کر چین والی فولادی گھڑی نکالی۔ گھڑی پرانی لیکن قیمتی تھی۔ ڈیانا نے گھڑی کی پشت پر ایک بدنما ڈینٹ دیکھا۔

''یہ امدادی ہاتھ قبر سے آیا تھا۔ ڈیڈی اب بھی مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔'' جورڈن نے گھڑی کھولی۔ اندرونی سمت برنارڈ ٹاوسٹوک کھدا ہوا تھا۔ ''مائی فادر۔''

''بہتر ہے، اسے ساتھ رکھا کرو...... دوسری گولی روکنے کے کام آئے گی۔''

''امید ہے اب ایسا نہیں ہوگا۔'' جورڈن نے کہا۔

ڈیانا ہاتھ روم سے تولیا بھگو کر لائی اور جھک کر زخم صاف کرنے لگی۔ دونوں کے سر بہت قریب تھے۔

خون، پسینا اور آفٹر شیو کی خوشبو آپس میں مل گئی تھی۔ یہ عجیب خوشبو نتھنوں کے ذریعے ڈیانا کے پورے بدن میں پھیل رہی تھی۔ مخالف جنس کے ازلی جذبات میں ہلچل تھی۔ ڈیانا نے بمشکل جورڈن کی طرف دیکھنے سے خود کو باز رکھا۔

''حیرت ہے مجھے پتا ہی نہیں چلا کہ تم زخمی ہو۔''

''تمہیں کیا پتا چلتا...... تم اپنی فکر میں رہتی ہو۔''

ڈیانا نے شکوہ کناں نظروں سے جورڈن کو دیکھا۔ دفعتاً اس نے دونوں ہاتھ جورڈن کے سر کے اردگرد رکھے۔ جھکی...... آشفتگی دل سے نڈھال...... ضبط کا حصار ٹوٹ گیا...... سازِ رگِ جاں کے تار بج اٹھے۔ بمشکل تاروں کی جھنکار ختم ہوئی۔ ڈیانا کے چہرے پر قوسِ قزح کے رنگ بکھرے تھے۔

''میرا دم گھٹ رہا تھا۔'' جورڈن نے کیف آگیں لہجے میں کہا۔

''تمہاری وجہ سے بھاگتی ہوں۔ میری وجہ سے مارے جاؤ گے۔''

''ایک دن تو مرنا ہے۔ تمہارے لیے جان دی تو زیادہ اچھا رہے گا......'' دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو تکتے رہے۔

''میں اس کی ڈریسنگ کیسے کروں؟'' اس نے سکوت کا پردہ چاک کیا۔

''گاڑی میں فرسٹ ایڈ کٹ ہے۔''

''میں لاتی ہوں۔''

وہ واپس آئی تو جورڈن کھڑکی کے پاس خاموش کھڑا تھا۔

''کیا بات ہے؟''

وہ مڑا۔ ''میں نے چیٹ ونڈ کال کی ہے...... انہیں بتانا ضروری تھا۔ ہمیں مدد درکار ہے۔''

''بہتر ہوتا، اگر وہ نہ جانتے...... اس طرح ہم زیادہ محفوظ رہتے۔''

''محفوظ...... کس سے؟''

''ہر کسی سے۔ وہ غلط لوگوں سے تفتیش کریں گے۔ غلط چیزیں سامنے آئیں گی۔''

جورڈن کی پشت اب بھی اس کی جانب تھی۔ وہ اس کے تاثرات نہ دیکھ سکی۔ تاہم اس کی آواز میں جھلکتا ہوا غصہ اس نے محسوس کرلیا۔

''اگر میں اپنی فیملی پر ہی بھروسا نہیں کرسکتا تو پھر کس پر کروں گا؟''

جورڈن کی آواز کسی بچھو کے ڈنک کے مانند لگی۔ وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ ''یہاں آجاؤ۔'' اس نے کٹ کھولی۔ جورڈن بیڈ پر بیٹھ گیا۔ ڈیانا نے بینڈیج شروع کی۔ جراثیم کش کے استعمال پر اس نے اپنی کراہ دبالی۔ اس کی خاموشی ڈیانا کو ڈرا رہی تھی۔ ذرا سی دیر میں کچھ تبدیل ہوگیا تھا اور معلوم کرتے ہوئے خوف زدہ تھی۔ طویل آنکھ مچولی کے بعد اب اسے چند دھاگے کاٹنے تھے جو اُن دونوں کے درمیان باقی رہ گئے تھے لیکن وہ سوال نہ کرسکی۔ کیا وہ اسے کھو چکی ہے یا اس سے بھی بدتر...... کیا وہ اس کے خلاف ہوگیا ہے۔ کال پر کیا بات ہوئی ہے۔

بینڈیج ختم ہوئی تو اس کے بدترین خدشات کی تصدیق ہوگئی۔

''رچرڈ آرہا ہے۔'' اس نے بتایا۔

''تم نے بتایا کہ ہم کہاں ہیں؟''

''بتانا ہی تھا۔''

''یہ کافی نہیں تھا کہ تم خیریت کی اطلاع دے دیتے؟''

''وہ کچھ بتانا چاہتا ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

''وہ فون پر بتا سکتا تھا۔''

''یہ رُوبرو کرنے والی بات ہے۔'' جورڈن وقفہ دے کر سنجیدگی سے بولا۔ ''یہ تمہارے متعلق ہے۔''

ڈیانا کی نگاہ اس کے چہرے پر جم گئی۔ دل نے کہا کہ اسے معلوم ہوگیا ہے۔ وہ خود کو بیمار محسوس کر رہی تھی۔ اس کا آلودہ ماضی سامنے آنے والا تھا۔ جورڈن کی محبت یقینا

ختم ہوگئی ہوگی۔ ڈیانا نے تھوک نگلا۔ ''رچرڈ نے کیا بتایا ہے؟''

''یہی کہ تم نے ایمانداری کا مظاہرہ نہیں کیا۔''

''کیسے؟''

''تمہاری انگلیوں کے نشانات جو تم پولوگراؤنڈ میں گلاس پر چھوڑ گئی تھیں۔''

''تو...... تم نے۔'' وہ یک دم کھڑی ہوگئی۔ ''میں نے تم پر اعتبار کیا تھا۔''

''میں نے کبھی تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ تمہاری کہانیاں میری سمجھ سے بالاتر تھیں۔ مجھے سچائی کی تلاش تھی۔''

''کیوں؟ کیا فرق پڑتا؟'' وہ چیخی۔

''میں تم پر یقین کرنا چاہتا تھا۔ مکمل یقین۔''

''کہ میں فراڈ نہیں ہوں۔ یا ثابت کرنا چاہتے تھے کہ میں فراڈ ہوں۔''

''مجھے نہیں پتا۔''

''تمہارے لیے میں شہزادی تھی جبکہ شہزادی کے روپ میں تمہیں کچھ اور نظر آیا...... تم مایوس ہوگئے۔ میرے لیے بھی یہ مایوس کن ہے کہ میں اپنے ماضی سے پیچھا نہیں چھڑا سکتی۔ میں کتنی ہی جدوجہد کروں، ماضی میرا تعاقب کرتا رہے گا۔'' وہ خاموش ہوگئی۔ ''لیکن میں تمہاری مدد کا شکریہ پوری طرح ادا نہیں کرسکتی۔ میرے لیے تم دنیا کے سب سے بہتر جنٹلمین ہو...... کاش...... کاش ہم نہ ملے ہوتے۔'' وہ مرجھائے ہوئے چہرے کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھی۔

''کہاں جارہی ہو؟''

''لندن تک پیدل جانا...... لمبا سفر ہے۔ مجھے شروع کرنا چاہیے۔''

وہ فوراً ہی کھڑا ہوکر اس کی طرف بڑھا۔ ''تم نہیں جا سکتیں۔''

''کچھ تو کرنا ہے۔''

''کتنا وقت لگے گا اور اگلے اسٹیشن پر کیا ہوگا؟''

''کیا تم رضاکارانہ طور پر ایک اور گولی کھانے کے لیے تیار ہو؟''

جورڈن نے اس کا بازو پکڑا...... معاً اپنی طرف گھما کر سینے سے لگالیا۔ ہونٹوں کے نیچے وہ موم کی طرح پگھلنے لگی

ہوچکا ہوں۔'' اس نے ڈیانا کو بانہوں میں لے لیا۔ زینے پر آہٹ ہوئی پھر دروازے پر دستک نے دونوں کو الگ ہونے پر مجبور کردیا۔

''کون ہے؟'' جورڈن نے کہا۔

''یہ میں ہوں۔''

جورڈن نے دروازہ کھول دیا...... رچرڈ نے ڈیانا کے سرخ چہرے کو دیکھا پھر جورڈن کے عریاں سینے پر نظر ڈالی۔ کوئی تبصرہ کیے بغیر وہ اندر آیا اور دروازہ لاک کردیا۔ کیلی نے اس کے ہاتھ میں ایک فائل فولڈر دیکھا۔

امید و بیم کی کیفیت میں وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ وہ دونوں میں سے کسی کی طرف بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔ احساسِ شکست نے اسے نیم مردہ کردیا تھا۔ اس کا اصل نام سامنے آنے والا تھا۔ ساتھ میں اور بھی بہت کچھ۔ دفاع کے لیے اس کی تحویل میں کچھ نہ تھا پھر وہ چلی جائے گی۔ اس مرتبہ جورڈن اسے .... روکے گا بھی نہیں۔

وہ خاموشی سے سنتی رہی، آغاز ہی اس کے نام سے ہوا۔ کیلی رائس۔

جورڈن نے کیلی کی طرف دیکھا کہ کوئی تردید۔ جواب یا احتجاج آئے گا۔ اس کی نظر میں مثبت توقعات کا عنصر کم تھا۔ لیکن کیلی مہر بہ لب تھی۔ اس کے شانے ڈھلک گئے۔ جورڈن کی نظروں نے اس کا سر جھکا دیا۔ وہ یک لخت تھکن سے چور ہوگئی۔

رچرڈ نے فولڈر جورڈن کے حوالے کردیا۔ ''مجھ تک ایک گھنٹے قبل واشنگٹن سے پہنچا ہے۔''

''نکی؟''

رچرڈ نے اثبات میں سر ہلایا۔ نکولائی ساکاروف اس کا پارٹنر تھا۔ سیکیورٹی کنسلٹنٹ۔ کے جی بی کا سابقہ کرنل۔ جورڈن نے فولڈر کھولا۔ پہلے صفحے پر دھندلی تصویر تھی۔ گرفتار شدہ کیلی کا پورٹریٹ۔ سامنے اور سائڈ سے۔ وہ پہچان گیا کہ وہ کیلی کی نوعمری کی تصویریں تھیں۔ جورڈن نے دوبارہ کیلی کی طرف دیکھا۔ وہ ساکت اور خاموش بیٹھی تھی۔

اس نے اگلا صفحہ دیکھا۔ تین سال کی سزا، دس مہینے میساچوسٹس کی جیل میں جہاں بہتر رویّے کے باعث سزا میں کمی۔

''یہ سب سچ ہے؟''

''ہاں سچ ہے۔'' کیلی نے سرگوشی کی۔

''رضاکارانہ کا تو نہیں معلوم لیکن میں پہلے ہی وابستہ [illegible] جورڈن نے رچرڈ سے سوال کیا۔ ''کس مجرم کی کیلی

نے مدد کی تھی؟''
''اس کا نام والٹر ہے۔ وہ ابھی تک جیل میں ہے۔''
''جرم؟''
''چوری، فراڈ، ٹریفکنگ، ڈاکا...... اس کا معاملہ طویل ہے۔'' رچرڈ نے جواب دیا۔
''رائس، وہ تمہارا رشتے دار ہے؟''
''انکل۔''
''کیلی بھی ان جرائم میں شریک تھی؟''
کیلی نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ پہلی مرتبہ اس کے چہرے پر غصہ نظر آیا۔ ''یہ جھوٹ ہے۔ کم عمری کی وجہ سے میں بچہ جیل میں تھی۔ گھناؤنے جرائم میں، میں عملی طور پر شریک نہیں ہوسکتی تھی۔''
''بارہ سال کی عمر میں تم نے زیور چرانے کی کوشش کی تھی۔ چودہ سال کی عمر میں اپنے کزن کے ہمراہ بیکن ہل میں تم نے چوری کی چھ وارداتیں کی تھیں۔''
''میں بچی تھی۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ میں کیا کررہی ہوں۔''
''اس دوران تم کیا سمجھتی تھیں؟''
''وہی جو انکل والٹر بتاتے تھے۔''
''کیا ان کا تم دونوں پر اتنا اثر تھا کہ تم انکار نہ کر سکو؟''
کیلی نے دوسری طرف دیکھا۔ ''انکل والٹر...... میں ان کے گھر میں پلی بڑھی تھی۔ ہم تین تھے۔ انکل، میں اور ٹونی۔ میں جانتی تھی کہ انکل ہمیں غلط استعمال کررہے ہیں لیکن چوری...... یہ مجھے کھیل کی طرح لگتا تھا۔ وہ چالاکی سے کام لیتے تھے۔ ہم دونوں کو چیلنج کرتے تھے کہ کون فلاں گھر میں گھس کے دکھائے گا۔ یہ رقم کا معاملہ نہیں تھا...... ہمیں لگتا کہ اگر کامیاب نہیں ہوں گے تو بزدل کہلائیں گے...... ہو سکتا ہے کہ آگے چل کر انکل ہمیں باقاعدہ چور بنا دیتے۔''
''رائٹ یا رانگ کے معاملے کا کیا ہوا؟''
''میں نے فیصلہ کرلیا تھا۔ میں اٹھارہ سال کی تھی جب میں نے انکل والٹر کا گھر چھوڑ دیا تھا۔ آٹھ سال تک میں سیدھے راستے پر چلتی رہی۔ میں قسم کھا سکتی ہوں۔''
جورڈن سوچ رہا تھا کہ وہ کیسے اپنی آنکھوں اور چھٹی حس پر بھروسا کرے۔ کیلی کامیابی سے فریب دیتی آئی تھی۔ وہ پھر سے بغور فائل کا جائزہ لینے لگا۔ نکی سا کاروف کے نوٹ میں لکھا تھا۔ بوسٹن ایریا میں والٹر ایک لیجنڈ کے مانند تھا۔ وہ صرف پیسے والوں کو لوٹتا تھا۔ وہ بڑا اسٹائلش چور تھا۔ اس نے کبھی کسی کو جسمانی طور پر نقصان نہیں پہنچایا۔ وہ ''ریڈ روز تھیف'' کے نام سے مشہور تھا۔ اس کی عادت تھی کہ اپنے پیچھے سرخ گلاب چھوڑ جاتا تھا...... نیز معذرت نامہ بھی۔ مہارت نامہ رکھنے والا چور بھی غلطی کر جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا بُرا دن بھی آیا اور وہ پکڑا گیا۔
جورڈن نے ٹونی کے بارے میں رچرڈ سے سوال کیا۔
''برگلری کی مد میں اس نے چھ سال کی سزا بھگتی تھی۔ نکی کے مطابق وہ اس وقت یورپ میں کہیں ہے اور آرٹ کے قدیم نمونوں کی بلیک مارکیٹنگ سے منسلک ہے۔ مس رائس میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟''
کیلی نے سر اٹھایا۔ ''ٹونی کو چھوڑو۔ وہ اب کسی کالے دھندے میں ملوث نہیں ہے۔''
''تم اس کے ساتھ کام کرتی تھیں؟''
''میں کسی کے لیے کام نہیں کرتی۔''
''پھر لوٹے گئے مال کا کیا ہوتا ہے؟''
''کیسی لوٹ مار؟''
''گائے ڈیلینسی!''
ردِعمل کے طور پر اس کے چہرے پر یاس کے سائے گہرے ہو گئے۔ ''مجھے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے...... تم دونوں پہلے ہی مجھے مجرم بنا چکے ہو۔ اب کہنے کے لیے کیا رہ گیا ہے۔''
''کافی کچھ باقی ہے۔'' جورڈن نے کہا۔ ''کون اور کیوں تمہاری جان لینے کی کوشش کررہا ہے، اب میں بھی نشانے پر ہوں۔''
''میں چلی جاؤں گی تو تمہارے لیے خطرہ ناپید ہو جائے گا۔''
''وہ کون ہے؟''
''میں بتا چکی ہوں۔'' اس نے آہ بھری۔ ''وہ بیلجیئن ہے۔''
''مطلب کہانی کا وہ حصہ حقیقت تھا۔''
''ہاں، سورج کی طرح ہے...... اور ''میکس ہیولر'' بھی۔''
''بیلجیئن کا نام؟'' رچرڈ نے استفسار کیا۔
''وان ویلڈن۔ اس کے ذرائع وسیع ہیں۔ بہت سے لوگ اس کے لیے کام کرتے ہیں۔ گائے حادثاتی طور پر مارا گیا۔ وان ویلڈن میری جان لینا چاہتا ہے۔''
سکوت کا طویل وقفہ آیا پھر رچرڈ نے دھیرے سے

کہا۔ ''وان...... وکٹر وان ویلڈن؟''
کیلی کی آنکھوں میں خوف جاگا۔ ''تم اسے جانتے ہو؟'' اس نے رچرڈ سے سوال کیا۔
''میں نے اس کا نام سنا ہے۔'' رچرڈ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''اسٹیشن پر جس نے حملہ کیا تھا، اس کا نام فریز رہے۔ پتا لندن کا ہے۔ پولیس اس کے رشتے داروں کی تلاش میں ہے۔'' رچرڈ نے نئے زاویے سے کیلی کا چہرہ دیکھا۔ ''لیکن سوائے اس کے آجر کے کوئی نام سامنے نہیں آیا۔ آجر کا نام ہے۔ شپنگ کمپنی کا مالک وان ویلڈن۔''
کمپنی کے نام پر جورڈن نے کیلی کو جھرجھری لیتے دیکھا...... جیسے کسی شیطانی ہاتھ نے اسے چھولیا ہو۔ وہ اٹھ کر کھڑکی کے قریب چلی گئی
''دوسرا گن مین کون تھا؟'' جورڈن نے سوال کیا۔
''کوئی نشان نہیں ملا۔ وہ سلپ کر گیا۔''
''میں جانتی ہوں کہ کون کیوں مجھے ختم کرنا چاہتا ہے لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ وہ کون ہے جو مجھے زندہ دیکھنا چاہتا ہے؟''
''جو تم جانتی ہو، وہ بتا دو۔'' جورڈن نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ ''وکٹر وان ویلڈن تمہیں کیوں مردہ دیکھنا چاہتا ہے؟''
''کیونکہ میں ''میکس ہیولر'' کے راز سے آگاہ ہوں۔''
''وہ کیوں اور کیسے ڈوبا...... یہ مطلب ہے تمہارا؟''
کیلی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''بحری جہاز پر نوادرات نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ انشورنس کلیم جعلی تھا۔ میکس ہیولر کے عملے کو مار دیا گیا تھا۔'' کیلی نے کہا۔
''تم کیونکر یہ سب جانتی ہو؟''
''میں اس بحری جہاز پر تھی۔'' کیلی نے دھماکا کیا۔

☆☆☆

''نیپلز کی جانب، یورپ میں وہ میرا پہلا ٹرپ تھا۔ ماضی کی بُری یادوں کو بھلانے کے لیے میں بے قرار تھی۔ لہٰذا جیسے ہی ٹونی نے مجھے مدعو کیا، میں فوراً تیار ہو گئی۔''
''ٹونی، تمہارا کزن؟''
''ہاں، ایک حادثے کی وجہ سے وہ وہیل چیئر تک محدود ہو گیا تھا۔ کاروبار کی دیکھ بھال کے لیے اسے کسی بااعتماد ساتھی کی ضرورت تھی۔ کوئی ایسا ساتھی جو نوادرات کی فروخت کے لیے خریدار تلاش کر سکے۔ یہ قطعی فیئر اور صاف کاروبار تھا۔ اس نے بلیک مارکیٹ سے اپنا تعلق ختم کر لیا تھا۔''
''اس لیے تم نیپلز میں تھیں...... کزن کی خاطر؟''
''ہاں، اور وہاں میری دو اٹالین ملاحوں سے ملاقات ہوئی جو دوستی میں ڈھل گئی۔ ایک کا نام کارلو اور دوسرے کا گیانی تھا۔ وہ دونوں ٹونی کے اچھے دوست تھے...... ہم تینوں نے جہاز پر سات دن بہت اچھے گزارے۔''
''کیا وہ قابلِ بھروسا تھے؟''
''میں نے انہیں ایسا ہی پایا۔'' کیلی نے جواب دیا۔
''شپ میں کیا تھا؟''
''بطور کارگو محض چند کریٹ...... عملہ آٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ نویں فرد میں تھی۔ میرے خیال میں نوادرات کی صورت میں کریٹ بہت گراں قدر تھے۔''
''کیا مالک کا نام موجود تھا؟''
''ہاں، وان ویلڈن کمپنی...... وہ شپنگ ایجنٹ بھی تھے۔''
''تم نے وہاں کیا کیا تھا؟''
''کچھ نہیں، محض تجسس کے تحت پین لائٹ کے ذریعے میں نے ایک کریٹ کے سوراخ سے جھانکا تھا۔ اندرونی صورتِ حال ناقابلِ یقین تھی۔''
''کیا تھا اندر؟''
''پتھر۔''
''کیا تم نے کریو کو بتایا؟''
''میں نے جہاز کے ڈیک سے ہٹنے کا انتظار کیا۔ بعدازاں گیانی کو آگاہ کیا۔ وہ ہنسنے لگا۔ اس نے کہا کہ جب کریٹ لادے جا رہے تھے تو وہ خود موجود تھا۔''
''کس نے لوڈ کرائے تھے؟''
''وان ویلڈن کمپنی۔ وہ براہِ راست ٹرک میں ان کے گودام سے آئے تھے۔''
''پھر تم نے کیا کیا؟''
''میں مُصر تھی کہ کیپٹن سے بات کرنی چاہیے۔'' میری اس رائے پر وہ پھر ہنسنے لگا اور بولا کہ وہ بعد میں چیک کرے گا۔ بہرحال جلد ہی عملہ کریٹس کھولنے پر آمادہ ہو گیا...... جہاں پتھروں کے سوا کچھ نہ تھا۔ کیپٹن یقین کرنے پر مجبور تھا۔ اس نے نیپلز، ریڈیو کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہم سیڑھیاں طے کر کے برج کی طرف گئے۔ ہمارے وہاں پہنچتے ہی انجن

روم میں خوفناک دھماکا ہوا۔

جورڈن اور رچرڈ خاموشی اور سنجیدگی سے میکس ہیولر کی آبی تدفین کی کہانی سن رہے تھے۔ ''گیانی نے SOS کا اشارہ دیا۔ بچے ہوئے عملے نے لائف بوٹ اتاری۔ بحری جہاز تیرتا ہوا آتش فشاں بن چکا تھا۔ انہوں نے تاریکی میں سرد پانی میں چھلانگ لگائی۔ گیانی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے لائف بوٹ پر چڑھانے کی کوشش کی اور عین اسی وقت ''کوسیما'' نے فائر کھول دیا۔ ابتدا میں مجھے احساس نہیں ہوا کہ کیا ہو رہا ہے۔ گن فائر کی شناخت بھی میں نے تاخیر سے کی۔'' کیلی کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔ ''پھر کیپٹن نیم مردہ حالت میں بوٹ سے باہر گرا۔ میرا ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔''

''تم فرار کیسے ہوئیں؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

کیلی کے چہرے پر اذیت کے آثار تھے۔ ''میں نے غوطہ لگایا۔'' وہ بولی۔ ''جب تک میرے پھیپھڑوں نے ساتھ دیا، میں زیرِ آب تیرتی رہی۔ ساحل تک پہنچنے کے لیے مجھے دو میل تیرنا پڑا۔ کوسیما کو شک نہیں ہوا تھا، لہٰذا کچھ دیر بعد میں سطحِ آب پر آگئی تھی۔''

جورڈن اور رچرڈ نے شاک کی حالت میں روح فرسا کہانی سنی۔ انسانی ہوس کی کوئی حد نہیں۔

''صبح کے قریب میں پولیس تک پہنچ گئی۔'' کیلی نے بات آگے بڑھائی اور نفی میں سر ہلایا۔ ''وہ میری خوفناک غلطی تھی۔''

''ہوں؟''

''میں نے واردات کی وضاحت کی۔ انہوں نے سچائی جاننے کے لیے مجھے عقبی کمرے میں ٹھہرایا۔ مجھے کوئی شک نہیں ہوا۔ اس طرح حالتِ انتظار میں تین گھنٹے گزر گئے۔ شاید پولیس کا قصور نہیں تھا۔ وان ویلڈن کی رسائی دور تک تھی۔ اس کا کوئی بندہ وہاں پہنچا۔ اس کی آواز میں نے پہچان لی۔ وہ آواز میں نے کوسیما پر سنی تھی۔

''تمہارا مطلب ہے کہ قاتل بھی، وان ویلڈن کے لیے کام کرتے ہیں؟''

کیلی نے سر ہلایا۔ ''میں کھڑکی سے نکل کر بھاگی اور آج تک بھاگ رہی ہوں۔ اصل نوادرات کہیں اور ہیں۔ جنہیں مناسب وقت پر ایک ایک کر کے بلیک مارکیٹ میں فروخت کیا جائے گا۔''

''پالیسی کس کی تھی؟''

''لائیڈز آف لندن نے [illegible]

''کیا تم نے ان سے رابطہ کیا؟''

''ہاں، تاہم انہوں نے یقین نہیں کیا۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ میری کیا دلچسپی ہے۔ ماضی کا کرمنل ریکارڈ علم میں آنے کے بعد انہوں نے مجھے نظر انداز کر دیا۔'' کیلی نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔ ''میں نے ٹونی کو روپوش رہنے کے لیے کہہ دیا، معذوری کے باعث اس کے لیے زیادہ دشواری تھی۔ نیز اس کے ذریعے مجھ تک پہنچنا آسان تھا۔ اب میں خود پر انحصار کر رہی ہوں۔''

خاموشی کا طویل وقفہ آیا۔ بالآخر اس نے ہمت کر کے نظریں اٹھائیں...... دیکھا کہ جورڈن دیوار کو تک رہا تھا جبکہ رچرڈ واضح طور پر غیر مطمئن نظر آ رہا تھا۔

''مسٹر رچرڈ، شاید تمہیں اعتبار نہیں آیا۔''

''ابھی میں کسی نتیجے پر نہیں پہنچا ہوں۔ مجھے تھوڑی بہت تفتیش کرنی پڑے گی۔'' وہ جورڈن کی طرف مڑا۔ ''کیا ہم باہر بات کر سکتے ہیں؟''

جورڈن نے سر ہلایا اور دونوں کمرے سے نکل گئے۔ کیلی کھڑکی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ وہ سن نہیں سکتی تھی۔ البتہ باڈی لینگویج نظر آ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد رچرڈ اپنی کار میں روانہ ہو گیا۔ کیلی، جورڈن کا انتظار کرتے ہوئے گھبرا رہی تھی۔ وہ کیوں اس پر اعتبار کرے گا؟ اس نے سچ کہنے میں بہت دیر لگا دی تھی۔ دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ اس نے چند لمحے کیلی کے چہرے کا جائزہ لیا جیسے سوچ رہا ہو کہ کیا کرنا چاہیے۔ پھر اس نے ایک طویل سانس خارج کی اور کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔

تاہم کیلی سبقت لے گئی۔ ''آئی ایم سوری۔''

''سوری؟''

''میں تمہیں اور تمہاری فیملی کو ان معاملات سے دور رکھنا چاہتی تھی۔ تم چلے جاؤ۔ میں کسی طرح لندن پہنچ جاؤں گی۔''

''دیر ہو گئی ہے...... اب ہم علیحدہ نہیں رہ سکتے۔''

''وان ویلڈن کو مجھ سے غرض ہے...... تم میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔'' کیلی نے کہا۔

''اب ایسا نہیں ہے۔'' جورڈن نے تردید کی۔

''کیا؟''

''یہی بات رچرڈ مجھے بتانا چاہتا تھا۔ وہ یہاں آیا تھا تو اس کا تعاقب کیا گیا۔ تعاقب چیٹ ونڈ سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ وہ لوگ ہر ایک پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ تاہم رچرڈ

پر قابو پانا ان کے بس کی بات نہیں۔ وہ اُن کو غچا دے کر یہاں آیا تھا۔''

کیلی کا جسم اکڑ گیا۔ قلب کی رفتار بڑھنے لگی۔ وہ اٹھ کر ٹہلنے لگی۔ وہ ایک مہینے سے اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہی تھی۔ وان ویلڈن کے بارے میں جاننا اس نے.... اپنا مشن بنا لیا تھا اور وہ وان ویلڈن کے بارے میں کسی سے بھی بہتر معلومات حاصل کر چکی تھی۔ وان ویلڈن کا جال خوفناک حد تک وسیع تھا۔ وہ کیلی اور جورڈن کے تعلق سے آگاہ تھا۔ وہ وقت زیادہ دور نہیں تھا جب وہ کیلی کو دبوچ لیتا۔ وہ رک گئی۔ ''اب کیا ہوگا؟ رچرڈ کے ذہن میں کیا ہے؟''

''معلومات، تفتیش اور لائیٹڑ آف لندن سے رابطہ......''

''اس دوران میں ہم کیا کریں؟''

''یہیں جم کر بیٹھیں۔ وہ صبح کال کرے گا۔''

کیلی سر ہلا کر گھوم گئی...... 'صبح تک میں جا چکی ہوں گی۔' اس نے سوچا۔

☆☆☆

وان ویلڈن پھر تکلیف میں تھا۔ چہرہ زرد اور ہونٹوں پر نیلاہٹ تھی۔ دنیا میں اس کے لیے زیادہ گنجائش باقی نہیں رہ گئی تھی۔ زیادہ سے زیادہ چند ماہ، سائمن ٹروٹ نے سوچا، پھر سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اگرچہ تازہ خبر کے بعد امکانات پیدا ہو چکے تھے کہ وان ویلڈن، سائمن کا نام بطور جانشین حذف کر دے۔

''یہ کیسے ہوا؟'' وان ویلڈن نے کھانستے ہوئے کہا۔ ''تم نے کہا تھا کہ سب کچھ انڈر کنٹرول ہے؟''

''عین وقت پر تیسری پارٹی سامنے آ گئی اور ہم نہ صرف ناکام ہو گئے بلکہ ہم نے اپنا ایک آدمی بھی کھو دیا۔''

''تم نے ٹاوسٹوک فیملی کا ذکر کیا تھا...... کیا ہوا؟''

''ان کی وجہ سے محض توجہ بٹ گئی تھی۔ میں ان کی طرف سے متفکر نہیں ہوں۔'' سائمن نے کہا۔

''پھر پریشانی کس کی جانب سے ہے؟''

سائمن نے جواب دینے سے پہلے وقفہ لیا۔ ''انٹرپول۔'' بالآخر وہ بولا۔ ''یوں لگتا ہے کہ اس نے انٹرپول کو متوجہ کر لیا ہے۔''

ردِعمل کے طور پر وان ویلڈن پر کھانسی کے دورے نے حملہ کیا۔ سانس بحال ہونے پر اس نے بددلی سے سائمن پر نظر ڈالی ''تم نے بربادی کا در کھول دیا ہے...... ذمے داری نااہل افراد کو دی...... پولیس بھی کام نہ آ سکی۔ ایک آدمی مارا گیا۔ کیسے؟ اُدھر وہ چڑیا روز بروز چالاک تر ہوتی جا رہی ہے۔''

''ہمیں بکنگھم شائر میں سراغ ملا تھا۔ وہاں ہمارا ایک مخبر......''

وان ویلڈن نے غرانے کی کوشش کی۔ ''مخبر ایک بوجھ ہے۔ اسے اتار پھینکو...... ختم کر دو، میں مزید کوئی غلطی یا نقصان برداشت نہیں کر سکتا۔''

سائمن نے سر ہلایا۔ اس نے خطرہ محسوس کیا، کسی وقت خود اسی کے خاتمے کا حکم جاری نہ ہو جائے۔

☆☆☆

رچرڈ وولف، چیٹ ونڈ کے گیٹ سے اندر داخل ہو رہا تھا، تاریکی کا پردہ گر گیا تھا۔ سنگی پلرز کے درمیان سے گزرتے ہوئے اس کی نگاہ سامنے سڑک پر تھی۔ اس کی حسیات بتا رہی تھیں کہ جھاڑیوں میں نگرانی ہو رہی ہے۔ اگرچہ اسے پوری طرح کیلی رائس کی کہانی پر یقین نہیں آیا تھا لیکن اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس کی جان کو شدید خطرات لاحق تھے۔ کیلی کے خوف نے رچرڈ کی تمام حسیات کو بیدار کر دیا تھا۔ اسے خوشی تھی کہ بیرل چند روز کے لیے لندن گئی ہوئی تھی۔ وہ کال کر کے کہہ سکتا تھا کہ وہ وزٹ کا دورانیہ بڑھا دے۔

ڈرائیو وے میں ایک کار کھڑی تھی۔ رچرڈ صاب (Saab) کو شناخت نہ کر سکا۔ وہ احتیاط سے باہر آیا۔ صاب کے گرد گھوم کر سیڑھیوں پر قدم رکھ دیا۔ گاڑی والے کو پہچاننا مشکل تھا۔ فرنٹ ڈور پر ڈیوس نے اس کا استقبال کیا اور برساتی اتاری۔ ''مسٹر وولف، کوئی ملاقاتی منتظر ہے۔''

''میں نے دیکھا ہے، کون ہے؟''

''کوئی مسٹر آر چی بالڈ میک لوئڈ۔ وہ لائبریری میں ہیں اور ڈرائیور گاڑی میں۔''

''مقصد؟''

''پولیس بزنس شاید۔''

رچرڈ لائبریری میں چلا گیا۔ وہ براؤن ہیئر، درمیانی قد اور کسرتی بدن کا مالک تھا۔ کسی کتاب کا جائزہ لے رہا تھا۔

''مسٹر میک لوئڈ؟''

''یس، مسٹر رچرڈ۔ کچھ دیر قبل میری تمہارے ایک پرانے ساتھی کلاڈ، فرنچ انٹیلی جنس سے بات ہوئی تھی۔ کچھ سوالات ہیں۔ کلاڈ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ میں تم پر

پورا بھروسا کرسکتا ہوں۔'' اس نے کتاب واپس رکھ دی۔
''میرا تعلق انٹرپول سے ہے۔''
''مجھے خدشہ ہے کہ میں اندھیرے میں ہوں۔'' رچرڈ نے کہا۔
''ہمیں یقین ہے کہ تم اور مسٹر جورڈن اتفاقیہ ایک پیچیدہ مسئلے میں اُلجھ گئے ہو۔ مجھے فکر ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ اسی لیے میں یہاں ہوں...... تمہارا تعاون درکار ہے۔''
''کس سلسلے میں؟'' رچرڈ چہرے کو سپاٹ رکھنے میں کامیاب رہا تھا۔
''کیلی رائس؟'' میک لوئڈ نے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا۔
رچرڈ خاموش رہا۔
''مجھے یقین ہے کہ تم اس نام سے واقف ہو۔ کیونکہ تم نے اس کے فنگر پرنٹس کی آئی ڈی چیک کرائی تھی...... تمہاری درخواست امریکن اتھارٹی نے کرمنل ریکارڈ میں بھجوائی تھی۔ وہیں سے ہمیں معلوم ہوا ہے۔''
رچرڈ نے اندازہ لگایا کہ اسے احتیاط کرنی چاہیے...... رچرڈ فائر پلیس کے قریب بیٹھ گیا۔ ''اس سے پہلے کہ میں کچھ بتاؤں میں حقائق سننا پسند کروں گا۔''
''مطلب، کیلی رائس کے بارے میں؟''
''نہیں۔ وکٹر وان ویلڈن کے بارے میں۔''
''بدلے میں تم کیلی رائس کا پتا بتاؤ گے؟''
''تم اُس کے پیچھے کیوں ہو؟''
''ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اب آگے بڑھا جائے۔''
''گرفتار کرنا ہے؟''
''بالکل نہیں...... ہم اسے کافی استعمال کر چکے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ اسے حفاظتی تحویل میں لے لیا جائے...... ہم پہلے ہی دو مرتبہ اسے بچا چکے ہیں۔''

☆☆☆

آدھی رات بیت گئی تھی۔ ہر طرح سے مطمئن ہونے کے بعد کیلی حرکت میں آئی۔ جورڈن ایک جنٹلمین تھا، ان دونوں کا کوئی جوڑ نہیں بنتا تھا۔ وہ کبھی ایک نہیں ہو سکتے تھے۔ وہ بہ آسانی باہر نکل گئی۔ سڑک پر آنے کے لیے وہ حکمت عملی بنا رہی تھی۔ جیکٹ اس نے مضبوطی سے جسم کے گرد لپیٹی ہوئی تھی۔ دفعتاً وہ برف کے مانند جم کے رہ گئی۔ وہ کسی آدمی کا سایہ تھا۔ عین اس کے سامنے، کچھ فاصلے پر......
''تم مجھے بتا کر بھی نکل سکتی تھیں۔'' جورڈن نے کہا۔
اس کی آواز نے کیلی کو پُرسکون کر دیا۔ ''ہاں، میں ایسا کر سکتی تھی۔''
''پھر؟''
''پھر یہ کہ تم مجھے روک لیتے۔'' اس نے جواب دیا۔
''تنہائی کے بجائے تم میرے ساتھ زیادہ محفوظ ہو...... کب تک اکیلی بھاگتی رہو گی...... ایک دن وہ تمہیں ختم کر دے گا۔''
وہ چل پڑی۔ ''مجھے جانے دو۔''
''کیا واقعی خنجر کی حقیقت ہے اور تم اس کے پیچھے تھیں؟''
''ہاں۔ وہ مل جاتا تو میں وان ویلڈن کا فراڈ ثابت کر سکتی تھی۔'' وہ پھر چل دی۔
''تم بھاگ نہیں سکتیں۔ بحری جہاز پر جو کچھ ہوا، تم اس کی واحد گواہ ہو۔ تم وان ویلڈن کو کورٹ میں گھسیٹ سکتی ہو۔''
''اگر وہ پہلے مجھ تک پہنچ گیا؟''
''نہیں، وہ سو وکیل کر سکتا ہے۔ سیکڑوں پولیس والے اس کی جیب میں ہیں۔ درجنوں جہاز اس کی ملکیت میں ہیں...... چودہ ہوٹل اور موناکو میں تین کیسینو......''
''میں تمہارے لیے امداد مہیا کروں گا۔''
''تمہارے پاس اچھا مینشن اور ایک بااثر بہنوئی ہے۔ یہ کافی نہیں ہے۔''
''میرے انکل نے M16 کے لیے کام کیا ہے۔''
کیلی نے نفی میں سر ہلایا۔
جورڈن نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ ''تم ان آٹھ بے گناہ مقتولین کو بھول گئیں۔''
''تم سمجھتے ہو یہ آسان ہے۔'' وہ آبدیدہ ہو گئی...... ''مجھے سونے کے لیے کاوش کرنی پڑتی ہے۔ لائف بوٹ پر مرتا ہوا غریب گیانی میری آنکھوں میں گھوم جاتا ہے۔ گن فائر کی آواز مجھے سوتے سے اٹھا دیتی ہے اور کوسیما کے آدمی کی آواز جو قتل کا حکم جاری کرتا ہے۔'' آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔
معاً دور سے کار کی روشنی نظر آئی۔ جورڈن نے کیلی کو باڑھ میں دھکا دیا اور بروقت خود بھی جست لگائی۔ چند سیکنڈ میں وہ دوسری طرف گھاس کے بستر پر پڑے تھے۔ جورڈن نے اسے آڑ میں رکھتے ہوئے جھاڑیوں کے سوراخ سے جھانکا۔ کچھ دیر بعد کار سامنے سے گزری۔ اس کا رخ گیسٹ ہاؤس کی طرف تھا۔

''کیا وہ چلے گئے؟'' کیلی نے سرگوشی کی۔
''نہیں، یہ ڈیڈ اینڈ ہے۔ وہ گیسٹ ہاؤس سے آگے نہیں جاسکتے۔''
''پھر وہ کیا کررہے ہیں؟''
''نگرانی، انتظار...... کسی کی تلاش۔''
'ہماری تلاش......' کیلی نے سوچا۔

کوئی آواز نہیں تھی۔ کار کے دروازے بھی نہیں کھلے تھے۔ کیلی پر دہشت طاری تھی۔ وہ فرار کے لیے تیار تھی۔ روڈ وہ استعمال نہیں کرسکتی تھی۔ اس نے میدان کو کراس کرنے کا فیصلہ کیا۔ ابھی وہ پوری طرح اٹھی نہیں تھی کہ جورڈن نے کلائی پکڑ کر اسے زمین بوس رہنے پر مجبور کیا۔

''پاگل ہوگئی ہو۔'' وہ بولا۔ ''یہاں باڑھ کی اونچائی کم ہے، کھڑی ہوئیں تو نظروں میں آجاؤ گی۔ اس طرف کھسکو جہاں باڑھ اونچی ہے...... وہاں زاویہ بھی بدل جائے گا۔ ہم اٹھ کر دوڑے تو کار والے دیکھ نہیں سکیں گے۔''

خوف زدہ ذہن نے جورڈن کی بات کا مطلب سمجھ لیا۔ محفوظ مقام پر پہنچ کر وہ اٹھے اور بھاگ پڑے۔ زمین نرم تھی۔ گھاس اور کیچڑ کے باعث قدموں کی آواز بھی ناپید تھی۔ کہیں کہیں علاقہ زیادہ نرم اور دلدل جیسا تھا جہاں قدم دھنس جاتے...... نہ صرف سانس پھول جاتی بلکہ ایسی جگہ پر بھاگنا بھی دشوار تھا۔ تاہم جورڈن سہارا بنا ہوا تھا۔ ورنہ کیلی کو اتنی خبر بھی نہیں تھی کہ وہ کس طرف جارہی ہے۔ ذہن میں صرف ایک ہی بات تھی کہ زیادہ سے زیادہ دور نکل جائے۔

''ہمارے پیچھے کوئی نہیں آرہا۔'' جورڈن نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔ وہ خود بھی ہانپ رہا تھا۔ ٹھنڈ تھی، بادل بھی پر تول رہے تھے۔ خوف اور سردی نے کیلی کو کپکپانے پر مجبور کردیا۔

''آگے ایک جگہ ہے، خشک اور گرم...... محفوظ بھی۔ مجھ پر بھروسا کرو۔'' جورڈن نے کہا۔ ''اگرچہ فاصلہ ہے۔ ہمیں خاصا چلنا پڑے گا۔'' کیلی کے پاس کوئی چوائس نہیں تھی۔ جورڈن نے اس کی کلائی پکڑی اور ایک سمت روانہ ہوگیا۔ ''میدان سے نکل کر ہم سڑک کے ساتھ فٹ پاتھ پر آجائیں گے۔ اگر تعاقب ہوا تو وہ میدان تک محدود رہے گا جہاں وہ ہمارے قدموں کے نشانات دیکھ سکتے ہیں۔''

بادلوں نے منہ کھول دیا۔

☆☆☆

تین چار میل کا سفر تھا۔ ٹھنڈ کے باعث کیلی کی حالت خاصی ابتر ہوگئی تھی۔ تاہم وہ منزل تک پہنچ گئے۔ وہ ایک پرانا کاٹیج تھا۔ جورڈن نے پتھر برسا کر کھڑکی کا شیشہ توڑا اور اندر گھس کر سامنے کا دروازہ کھولا۔ کیلی اندر چلی گئی۔ بدن کی لرزش تشویشناک حد تک بڑھ گئی تھی۔ جورڈن اسے جس کمرے میں لایا، وہ برائے نام سرد تھا۔ اس نے کھڑکیوں کے شٹر بند کیے۔ کیلی کا جیسے دماغ بھی لرز رہا تھا۔ کمرے میں آنے کے بعد بھی اس کے دانت بج رہے تھے۔ اس نے اپنے گیلے کپڑے فوراً اتارنے تھے۔ لیکن اس کے اعضا سن ہوگئے تھے۔ جورڈن نے لیمپ جلایا۔

''اُف خدایا۔'' اس نے کیلی کے چہرے کو چھو کر دیکھا۔ ''تم برف کی ڈلی بن گئی ہو۔''

''آگ...... گ......'' کیلی نے سرسراتی آواز میں کہا۔

''لیمپ سے کام نہیں چلے گا۔ تمہیں فوری تپش کی ضرورت ہے۔'' وہ اسے کھینچتا ہوا ہال میں اور وہاں سے باتھ روم میں لایا۔ گرم پانی کا شاور کھول کر اس نے کیلی کی جیکٹ اتاری۔ ''بس ایک منٹ کی بات ہے۔ الیکٹرک کوائل ہیٹر زیادہ وقت نہیں لے گا۔'' اس نے اسکرٹ بھی اتار دیا۔ ہاتھ سے پانی چیک کیا اور کیلی کو شاور کے نیچے دھکیل دیا۔ گرم پانی گویا برفانی بت پر گر رہا تھا۔ باوجود اس کے، کیلی کو لگ رہا تھا کہ اسے نارمل ہونے میں مدت لگے گی۔ بالآخر گرم پانی نے برفیلے بت میں کریک ڈالنے شروع کیے۔ اس کی حسیات واپس آنے لگیں۔ خون گویا جم گیا تھا۔ گردش کرنے لگا۔

''کیلی؟'' پردے کی دوسری جانب سے جورڈن کی آواز آئی۔

وہ اتنی مگن تھی کہ کچھ نہ سن سکی۔
''تم ٹھیک ہو؟''

اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتی، پردہ ہٹ گیا۔ جورڈن اسے اور وہ جورڈن کو تک رہی تھی۔ پانی گرنے کے سوا کوئی آواز نہ تھی۔ کیلی نے ہاتھ بڑھا کر اس کے رخسار کو چھوا۔ کیلی کے بھیگے بدن پر برائے نام لباس تھا...... کائنات پھر سمٹنے لگی۔ خواب کے عالم میں بیڈ تک گئے۔ بےخودی و مدہوشی نے حصار میں لے لیا۔ راز، راز نہ رہا اور حائل اسرار نہاں، ایک دوسرے کی تلاش میں نکلے اور کھو گئے۔ اندیشہ و اعتدال سب ساتھ بہہ گئے۔

☆☆☆

''یہ لڑکی کتنی زندگیاں لے کر آئی ہے۔'' وکٹر وان ویلڈن نے کڑواہٹ سے کہا اور کھانسنے لگا۔ اس کے

پھیپھڑوں کی کارکردگی مایوس کن حد تک محدود ہو چکی تھی۔
''بہت جلد۔'' سائمن نے سوچا۔ ''وکٹر مر جائے گا اس وقت تک اسے وکٹر کی گڈ بکس میں شامل رہنا چاہیے پھر کمپنی پر اس کی حکومت ہوگی۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ کیلی رائس کا مسئلہ حل کرے۔
''تم اُسے خود دیکھو۔ اس سے پہلے کہ ہم...... '' وہ پھر کھانسنے لگا۔
''ہم جانتے ہیں کہ وہ جورڈن کے ساتھ ہے۔ ہم جلد اس تک پہنچ جائیں گے۔''
''تم ہر ذمے داری اپنے ہاتھ میں لو۔''
سائمن نے اثبات میں سر ہلایا۔

☆☆☆

وہ دونوں ایک بار پھر گائے ڈیلنسی کے یارڈ میں موجود تھے۔ وہ گھر کی روشنیاں بند ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ وائٹ مور کی روٹین میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ نو بجے دروازے، کھڑکیاں چیک کر کے وہ چائے کے لیے کچن میں گیا۔ کچھ دیر بعد وہ سیڑھیاں طے کر کے سرونٹ ونگ کی طرف چلا گیا۔ گھر کے اندر تاریکی چھا گئی۔
''تیس منٹ اسے دینے چاہئیں۔'' جورڈن نے کہا۔
آدھ گھنٹے بعد وہ ایک بار پھر سابقہ جائے واردات پر دھاوا بولنے کے لیے تیار تھے۔ ''کس رخ سے جانا چاہیے؟''
کیلی نے گزشتہ واردات کو ذہن میں دہرایا۔ ''نئے راستے سے جائیں گے۔'' وہ بولی۔ ''دوسری منزل کی بالکونی سے ماسٹر بیڈروم میں۔''
''کیلی اگر کچھ غلط ہوا تو وعدہ کرو کہ تم میرا انتظار کیے بغیر فرار ہو جاؤ گی۔ پیچھے مڑ کر بھی مت دیکھنا۔''
''کچھ نہیں ہوگا۔''
''ہر مرتبہ خوش قسمتی ساتھ نہیں دیتی۔ ایک چیز ہوتی ہے بیڈ لک۔'' جورڈن نے اسے گلے لگا لیا۔ وہ الگ ہوئے تو ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔
کیلی کو یوں محسوس ہوا کہ یہ الوداعی ملاقات ہے...... ایسا ہوا تو کیا وہ اسے بھول پائے گی...... کیا وہ اسے یاد کرے گا...... میری طرح اسے مس کرے گا۔ بالآخر وہ ٹارگٹ کی طرف متوجہ ہوئے۔ سائے میں رہتے ہوئے وہ نرم گھاس میں آگے بڑھے اور قطعہ پار کر گئے۔ دیوار کے ساتھ رک کر انہوں نے سن گن لی۔ ہوا اور پتوں کی سرسراہٹ کے علاوہ کوئی آواز نہیں تھی۔
''میں پہلے جاؤں گا۔'' جورڈن نے کہا۔ کیلی کو موقع دیے بغیر اس نے بل کھائی مضبوط بیل پر چڑھنا شروع کیا۔ شاخوں کی آواز نے کیلی کو بے چین کر دیا۔ قسمت اب بھی ساتھ تھی۔ وائٹ مور خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔ جورڈن بلا کسی رکاوٹ کے بالکونی میں پہنچ گیا۔ ذرا دیر بعد کیلی بھی اس کے ہمراہ تھی۔
''لاکڈ۔'' جورڈن نے ڈورناب پر ہاتھ رکھا۔
''توقع تھی۔'' کیلی نے سرگوشی کی۔ ''ذرا ہٹو۔''
کیلی نے مخصوص لاک اوپنر نکالا اور احتیاط سے کارروائی شروع کی۔ ''زنگ ہوا تو یہ چابی سے ہی کھلے گا۔'' وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔
''ڈن۔'' اس نے جورڈن کی طرف دیکھا۔ دونوں آہستگی سے اندر داخل ہو گئے۔ کمرا ویسا ہی تھا، جیسا کیلی نے پہلی بار دیکھا تھا۔ گزشتہ مرتبہ وہ ڈیسک اور ڈریسر دیکھ چکی تھی۔
''تم وارڈروب کی تلاشی لو۔ میں نائٹ اسٹینڈ دیکھتی ہوں۔'' وہ پین لائٹ کی مدد سے اپنے کام میں مصروف تھی۔ کچھ دیر بعد وہ دوسرے نائٹ اسٹینڈ کو کھنگال رہی تھی اور پوشیدہ درازوں کی جستجو میں اتنی مگن تھی کہ ہال وے کے چوبی فلور کی خفیف سی آواز نہ سن سکی۔ واحد تنبیہ جورڈن کی جانب سے تھی۔ مدھم سسکی نما آواز اور اس کے بعد کمرے کا دروازہ کھل گیا۔ بتیاں روشن ہو گئیں۔ کیلی کو ردِعمل کا موقع ہی نہیں ملا۔ شاٹ گن بیرل اس کے سر سے آن لگی تھی۔ وہ نائٹ اسٹینڈ کی طرف سے مایوس ہو کر بیڈ پر آ گئی تھی۔

☆☆☆

گن عمر رسیدہ وائٹ مور کی غیر متوازن گرفت میں خوفناک ہتھیار کے مانند تھی۔ ''ایک مردہ شخص کے گھر میں برگلری کا خیال...... بہت بُری بات ہے۔ تم نے سوچا ہوگا کہ بہ آسانی نکل جاؤ گے۔ احمق بوڑھا کیا کر لے گا۔''
''بظاہر تم احمق نہیں دکھائی دیتے۔'' کیلی نے کہا۔ اس نے جورڈن کی طرف دیکھنے کی حماقت نہیں کی تھی جو ہاتھ پیروں کے بل وارڈروب کے قریب موجود تھا۔ بوڑھے بٹلر کو ابھی تک ادراک نہیں تھا کہ کمرے میں ایک نہیں دو چور موجود ہیں۔
''چلو اب اٹھ جاؤ۔'' وائٹ مور نے حکم جاری کیا۔
کیلی دھیرے سے قدموں پر کھڑی ہوئی۔ وہ دعا کر رہی تھی کہ گن پر وائٹ مور کی لرزاں گرفت کے مانند لبلبی پر انگلی بھی نہ لرز اٹھے۔ جیسے ہی وہ پورے قد سے ایستادہ ہوئی۔ وائٹ مور کی آنکھیں چوڑی ہو گئیں۔

"تم صرف ایک عورت ہو۔" وہ حیرت سے بولا۔

"ہاں، صرف ایک عورت...... کتنے شرم کی بات ہے، تم شاٹ گن تانے کھڑے ہو۔"

آواز سن کر وائٹ مور کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اس نے کیلی کے گریس لگے سیاہ چہرے کو دیکھا۔ "میں نے تمہاری آواز سنی ہے۔ کیا میں تمہیں جانتا ہوں؟"

کیلی نے انکار میں سر ہلایا۔

"تم ماسٹر گائے کے ساتھ آئی تھیں۔" گن پر اس کی گرفت سخت ہوگئی۔ "بیڈ سے دور ہٹو...... نیچے اترو۔"

"تم مجھ پر گولی چلاؤ گے؟"

"ہم پولیس کا انتظار کریں گے...... وہ پہنچنے والی ہے۔"

پولیس...... کاؤنٹ ڈاؤن...... کسی بھی طرح بڑے میاں سے شاٹ گن ہتھیانی پڑے گی۔ بیڈ سے پرے ہٹتے وقت اس کی نظر جورڈن پر پڑی، وہ اشارہ کر رہا تھا کہ بٹلر کی توجہ بائیں جانب رکھے۔

"کم آن...... بیڈ کے پیچھے سے ہٹو۔" وائٹ مور نے پھر کہا۔ "تاکہ ضرورت پڑنے پر میں ٹھیک نشانہ لے سکوں۔"

کیلی میٹرس سے اترتے وقت بائیں طرف گئی۔ وائٹ مور نے بھی رخ بدلا۔ اس کی پشت مکمل طور پر جورڈن کی طرف ہوگئی۔

"میں چور نہیں ہوں، تم غلط سمجھ رہے ہو۔"

"چور یہی کہتا ہے...... یعنی تم نے چور ہونے کی تصدیق کردی ہے۔"

کیلی اسے باتوں میں لگا رہی تھی اور عقب سے جورڈن گائے کا شارٹس ہاتھ میں لیے بٹلر کے سر پر آگیا تھا۔ حملہ کرنے کی صورت میں بڑے میاں کی جان جانے کا خطرہ تھا۔ جورڈن نے پھرتی سے شارٹس کا ایک حصہ ہڈ کی طرح بٹلر کے سر پر ڈال دیا۔ عین اسی وقت کیلی نے گن بیرل کا رخ چھت کی طرف کردیا۔ وہ گھبرا کر فائر کرسکتا تھا۔ وہ بری طرح بوکھلا گیا تھا۔ کیلی دائیں طرف ہٹ کر اکڑوں بیٹھ گئی۔ اسی وقت دھماکا ہوا۔ یہ اندھا فائر تھا۔ وزنی گائے کے شارٹس کا ایک حصہ بہ آسانی بٹلر کے چھوٹے سے سر پر چڑھا کر جورڈن نے لپیٹ دیا تھا۔ ایک ہاتھ سے اس نے وائٹ مور کا بازو مروڑا اور شاٹ گن نیچے گر گئی۔ غیر متوقع یلغار بٹلر کے سان وگمان میں نہیں تھی۔

کیلی اچھل کر کھڑی ہوگئی اور جورڈن کی مدد سے اسے وارڈروب میں ٹھونس دیا۔

"پلیز، مجھے چھوڑ دو۔" بٹلر کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کیلی نے پھرتی کے ساتھ اس کے ہاتھ پاؤں ٹائیوں سے جکڑ دیے۔

"ہوسکتا ہے، ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں۔ میں نے ٹھیک کہا تھا۔ میں چور نہیں قاتل ہوں۔" وہ بولی۔

"کک...... کیا مطلب؟" اس نے خوف زدہ انداز میں سوال کیا۔

"اگر تم بتا دو کہ گائے نوادرات میں شامل قدیم ہتھیار کہاں رکھتا تھا...... تو تمہاری جان بچ سکتی ہے۔" کیلی نے نوادرات کی وضاحت کی۔

"وقت کم ہے۔" جورڈن نے سرگوشی کی جسے کیلی نے نظر انداز کردیا اور اپنا سوال دہرایا۔ بٹلر کی گویا جان پر بنی تھی۔

"بیڈ کے نیچے۔" اس نے جواب دیا۔

کیلی بلاتوقف بیڈ کے نیچے گھس گئی۔ وہاں قالین کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ غور کرنے پر اسے قالین کے درمیان ایک لکیر نظر آئی۔ جلدی ہی اس نے وہاں سے قالین کو اطراف میں ہٹا کر خفیہ دراز دریافت کرلی...... دور سے سائرن کی آواز ابھری۔

"کیلی، نکلو......"

"ایک منٹ۔" دراز کے نوادرات دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا۔ تاہم اس نے آئی آف کشمیر پر اکتفا کیا۔ وہاں ایک جیسے چھ خنجر رکھے تھے لیکن وہ اصل کی شناخت سے واقف تھی...... جس کے دستے کے سر پر یاقوت جڑا تھا۔

"بھاگو۔" جورڈن نے وارننگ دی۔ سائرن کی آواز قریب آگئی تھی۔ کیلی نے خنجر لیا اور دونوں بالکونی کی طرف بھاگے۔

☆☆☆

"لارین مین پب" میں سائمن ٹروٹ بار کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کا موڈ بہتر نہیں تھا اور یہ خطرے کی علامت تھی۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ نصف شب کا وقت تھا۔ پب کا مالک رخصت ہونے کے لیے بے چین تھا۔

ایک جوان پولیس مین اندر داخل ہوا۔ اطراف میں نظر دوڑا کر وہ بار کے قریب آگیا۔ "دلچسپ خبر ہے، آج کے لیے۔" اس نے بارٹینڈر کو مخاطب کیا۔

"کیسی خبر؟"

"گائے کی ناگہانی موت یاد ہے، اس کے گھر میں

پھر چوری کی واردات ہوئی ہے۔''

''کیا ہو رہا ہے یہاں...... وہاں ایسا کیا رکھا ہے؟''

''پتا نہیں......'' کچھ دیر بات کر کے وہ پب سے نکل گیا۔

سائمن نے بھی جگہ چھوڑ دی۔ ذرا دیر میں اس نے پولیس مین کو جا لیا۔

''ہاں، کوئی چوری ہوئی ہے وہاں پر۔'' اس نے پولیس مین سے پوچھا۔ جو بار میں بظاہر بارٹینڈر سے بات کر رہا تھا لیکن مقصد سائمن کو پیغام ارسال کرنا تھا۔

''بٹلر کے بیان کے مطابق ایک نوادر چوری ہوا ہے۔''

سائمن کی آنکھیں چمکیں اور تجسس میں اضافہ ہو گیا۔

''کوئی خنجر؟''

''ہاں، عجیب بات ہے کہ ذخیرے کی کسی اور چیز کو ہاتھ نہیں لگایا گیا۔''

''چور کون تھا؟''

''تھے...... وہ دو تھے لیکن بٹلر صرف ایک کو دیکھ سکا اور وہ کوئی لڑکی تھی۔''

''دیکھنے میں کیسی تھی؟''

''پتا نہیں...... چہرے پر سیاہ گریس لگائی ہوئی تھی۔''

''آخری بار کہاں دیکھے گئے؟'' سائمن نے سوال کیا۔

''فرار ہو گئے...... کچھ یقین سے نہیں کہا جا سکتا۔''

بہت ممکن ہے کہ کیلی رائس اب بھی بکنگھم شائر میں موجود ہو۔ سائمن نے سوچا۔

''کوئی خبر ملی تو مطلع کروں گا۔'' پولیس مین نے کہا۔

سائمن نے جیکٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکالا جس میں پانچ پانچ پاؤنڈز کے نوٹ جھلک رہے تھے، پولیس مین نے لفافہ وصول کیا پھر دونوں جدا ہو گئے۔ بعدازاں اپنے ٹھکانے پر پہنچ کر سائمن نے فی الفور اپنی کارکردگی کی رپورٹ وان ویلڈن تک پہنچائی۔

''چند گھنٹے قبل وہ دونوں اسی علاقے میں تھے اور گائے کے گھر میں جا گھسے تھے۔'' اس نے وان ویلڈن کو اطلاع فراہم کی۔

''کیا وہ خنجر لے گئے؟''

''ہاں، لہٰذا اب ان کے یہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ان کی اگلی منزل لندن ہونی چاہیے......''

سائمن کے خیال میں وہ لندن پہنچنے کے لیے ذیلی سڑکوں کا انتخاب کرے گی۔ وہ فتح مندی کے جذبے سے سرشار ہو گی...... امید اور کامیابی، دونوں ہی اس کے ذہن میں سر اٹھائے ہوں گے...... اس کا سبب خنجر تھا جسے وہ آئی آف کشمیر کہتی تھی۔

کتنا غلط سوچ رہی تھی وہ......

☆☆☆

وہ خوب سمجھ رہے تھے کہ متعاقبین کے خیال میں وہ اس مرتبہ اسٹیشن کا رخ کرنے کی حماقت نہیں کریں گے۔ انہوں نے الٹی چال چلی اور ٹرین کے ذریعے لندن پہنچ گئے۔ وہ صبح چھ بجے ہوٹل پہنچے تھے اور بستر پر گر کے غافل ہو گئے۔ وہ بہت دیر تک سوتے رہے۔ پہلے کیلی کی آنکھ کھلی، جورڈن کا چہرہ اس کی طرف تھا۔ اس کا بالائی بدن عریاں تھا۔ کیلی مسکراتے ہوئے دھیرے دھیرے اس کے بالوں کو سہلاتی رہی۔

مائی ڈارلنگ جنٹلمین، اُسے خیال آیا...... میں کتنی خوش قسمت ہوں کہ تم سے ملاقات ہوئی۔ ایک دن آئے جب تم اپنے معیار کی اور ہم پلہ لڑکی سے بیاہ کرو گے۔ تم اور تمہارے گھر والے سب شاداں ہوں گے...... ایک شاندار اور ہموار زندگی تمہاری منتظر ہو گی۔ اس وقت تم کیلی رائس کو یاد رکھو گے؟

وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ دفعتاً ڈپریشن کا حملہ ہوا۔ وہ باتھ روم میں چلی گئی۔ باہر آئی تو اس کے بال کوئی چھٹی بار رنگ بدل چکے تھے۔ اس نے خوابیدہ جورڈن کو دیکھا۔ ذہانت، صلاحیت، حسن، خود انحصاری، کیلی کے پاس سب کچھ تھا لیکن اس کا مجرمانہ ماضی اور خاندانی پس منظر۔ دونوں چیزیں جورڈن کی فیملی کے برعکس تھیں۔ وہ ان کی دنیا میں کیسے فٹ ہو سکتی تھی۔ لیکن یہاں اس کمرے میں، اس کاٹیج کے مانند وہ عارضی طور پر اپنی دنیا بسا سکتے تھے...... وہ بیڈ پر جورڈن کے قریب لیٹ گئی۔ ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھا۔ اس نے کسمسا کے آنکھیں کھول دیں۔ کروٹ بدلی۔ دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں۔ کچھ نیند کا نشہ، کچھ قربت کا خمار...... کائنات سمٹنے لگی۔ عالم خود فراموشی۔ احساس سود و زیاں مٹتا چلا گیا۔ اگر کچھ تھا تو بس اِک بے خودی تھی۔

☆☆☆

''مس رائس آپ یہ بات ذہن میں رکھیں......'' ویگزال نے کہا۔ ''وان ویلڈن شپنگ ہمارے چند اہم اور معتبر کلائنٹس میں سے ایک ہیں۔ نیز ان کے ساتھ ہمارا تعلق

خاصا پرانا اور بے داغ ہے۔ یہ تعلق تین نسلوں پر محیط ہے۔ مسٹر وان ویلڈن کے لیے فراڈ کا لفظ...... ویل میں......'' اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔

''شاید تم نے مس رائس کی کہانی پر غور نہیں کیا۔ وہ غرقاب بحری جہاز پر موجود تھی اور واحد گواہ ہے۔ وہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ سبوتاژ کا واقعہ تھا۔'' جورڈن نے کہا۔

''اگر اسے حقیقت تسلیم کرلیا جائے، پھر بھی ہم کیونکر وان ویلڈن کو اس کا ذمّے دار سمجھ سکتے ہیں۔ کسی تیسری پارٹی کا کام بھی ہوسکتا ہے......''

''کیا ملٹی ملین ڈالرز کلیم (Claim) کو فرم کوئی اہمیت نہیں دیتی؟''

''یقیناً......اہمیت ہے۔''

''پھر بھاری نقصان کی اہمیت کے پیشِ نظر ذمّے داران نے تفتیش بھی کی ہوگی؟''

''بالکل، لیکن......''

''پھر تو مس رائس کی کہانی کو سنجیدگی سے لینا چاہیے...... کیوں؟''

ویگزال نے گہری سانس لی۔ ''میں نے کولن ہیمر اسمتھ سے معاملے پر بات کی تھی۔ وہ انویسٹی گیشن برانچ کا انچارج ہے۔ اس نے چند ہفتے قبل افواہیں سنی تھیں۔'' ویگزال نے پہلو بدلا۔ ''اس کا مشورہ تھا کہ ''گواہ'' کی حیثیت کو اہمیت دو۔''

گواہ یا سورس، کیلی رائس کے ماضی کی طرف اشارہ تھا۔ جورڈن نے بمشکل اپنے اشتعال کو دبایا۔ وہ اشتعال کی وجہ سے آگاہ تھا۔ وہ بہت پہلے اس کی محبت میں گرفتار ہوچکا تھا۔ کیلی نے ہیمر اسمتھ کا مشورہ سن کر کتنی اذیت محسوس کی ہوگی، یہ دیکھنے کے لیے جورڈن نے اس کا چہرہ دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

''تم مس رائس کی اسٹوری کو چیلنج کررہے ہو یا اس کی شخصیت کو؟'' جورڈن کے لہجے میں تلخی عود کر آئی۔

''نہیں...... میرا ایسا کوئی......''

''پھر کیا سوال ہے؟''

ویگزال نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ ''مسٹر ٹاوسٹوک، سمندر میں قتلِ عام...... اپنے ہی جہاز کو تباہ کرنا...... یہ بہت شاکنگ ہے۔''

''شاکنگ یا ناقابلِ اعتبار۔''

''ہاں...... وہی...... مستزاد یہ کہ وان ویلڈن کا نام آجائے تو اسٹوری بہت کمزور ہوجاتی ہے۔''

''میں وہاں تھی، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔'' کیلی نے پُرزور لہجے میں کہا۔

''ہیمر اسمتھ کے ڈپارٹمنٹ نے اپنا کام کیا ہے...... انہوں نے اسپینش پولیس سے بھی بات کی تھی۔ انہوں نے بھی اسے انجن پھٹنے کے باعث ایک حادثہ قرار دیا۔ نہ قتل کے شواہد اور کوئی لاش بھی دریافت نہیں ہوئی۔''

''ایسا امکان بھی نہیں تھا۔'' کیلی نے کہا۔ ''وان ویلڈن کے آدمی چالاک اور اثرورسوخ کے حامل ہیں۔''

''غرقاب جہاز گہرائی میں بیٹھ گیا تھا۔ لہٰذا سبوتاژ کے شواہد حاصل کرنا ناممکن تھا۔''

کیلی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ موٹی ناک والے افسر کا منہ نوچ لے۔ وقت آگیا تھا کہ ترپ کا پتّا نکالا جائے۔ اس نے پرس کھول کر کپڑے میں لپٹا ہوا خنجر نکالا۔ ''میرے الفاظ تمہاری سمجھ میں نہیں آرہے......لیکن یہ تمہارا ذہن بدل دے گا۔''

ویگزال کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ ''یہ کیا ہے؟''

''ثبوت۔'' کیلی نے کپڑے میں لپٹا خنجر باہر نکالا۔

بے اختیار ویگزال کا منہ کھل گیا۔ خنجر کے دستے پر جڑے جواہر طویل مدت کے باوجود جگمگا رہے تھے۔

''سترھویں صدی کا آئی آف کشمیر۔ تمہاری فائلوں میں اس کی تفصیل دیگر نوادرات کے ساتھ موجود ہوگی۔ یہ وان ویلڈن کے ذخیرے کا حصہ تھا۔ ذخیرہ تمہاری کمپنی میں انشورڈ تھا......ایک ماہ قبل اسے نیپلز سے برسلز، میکس ہیولر کے ذریعے ٹرانسپورٹ کیا جارہا تھا۔ اتفاقاً یہ غرقاب ہوگیا اور اتفاقاً یہ بھی تمہاری کمپنی میں انشورڈ تھا۔''

ویگزال کی نگاہ جورڈن پر گئی اور پلٹ کر واپس کیلی کی طرف آئی۔ ''میں سمجھا نہیں۔''

''یہ خنجر غرقاب جہاز کے ساتھ تہِ آب میں ہونا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ کبھی جہاز پر تھا ہی نہیں۔ اسے کہیں اور محفوظ مقام پر رکھا گیا تھا...... بعدازاں بلیک مارکیٹ میں اسے ایک انگریز نے خرید لیا۔''

''تمہیں کیسے ملا؟''

''مجھے چرانا پڑا۔''

چند لمحوں تک ویگزال کی سمجھ میں ہی نہ آیا کہ کیلی نے جواب میں کیا کہا...... پھر اس کا ہاتھ سلوموشن میں انٹرکام کی طرف گیا۔ وہ کسی مسٹر جیکب کو بلوا رہا تھا۔ ساتھ چند ہدایات بھی دیں۔ کیلی سمجھ گئی کہ وہ جواہر کو پرکھنے کا سامان بھی منگوا رہا ہے۔ اس نے آئی آف کشمیر کی فائل بھی منگوائی۔ بات کر

ے وہ نشست سے ٹک گیا۔ چہرے کے تاثرات میں تفکر جھلک رہا تھا۔

جورڈن نے کیلی کی طرف دیکھا۔ وہ مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے صاف ظاہر تھا کہ کھیل بالآخر ختم ہو رہا ہے۔ بھیانک خواب کے آسیبی سائے چھٹ رہے ہیں۔ اس نے کیلی کا ہاتھ تھام لیا اور مستقبل کے سہانے سپنے دیکھنے لگا۔ آفس میں سکوت طاری تھا۔ تینوں اذہان الگ الگ انداز میں سوچ رہے تھے۔

پہلے سیکریٹری فائل کے ساتھ داخل ہوئی۔ کچھ دیر بعد مسٹر جیکب نمودار ہوئے۔ جیکب کے تمام بال سفید تھے۔ اس کی چال ڈھال اور بشرے سے نفاست اور وقار نمایاں تھا۔ رسمی گفتگو اور تعارف کے بعد وہ آئی آف کشمیر کی جانب متوجہ ہو گیا۔ اس کا ارتکاز اور محویت قابلِ قدر تھی۔ کافی دیر بعد اس نے سر اٹھایا اور ویگزال سے ”پالیسی“ کی درخواست کی...... کاغذات میں بغور اس نے خنجر کا جائزہ لیا اور دوبارہ توجہ خنجر کی طرف مبذول کی۔ اس مرتبہ اس کی توجہ کا مرکز دستے کے سر پر لگا یاقوت تھا۔ ”لاجواب“ وہ بڑبڑایا۔ ”کاریگری ہے۔“

”کیا اتھارٹی کو کال کرنے کا وقت نہیں ہے؟“ جورڈن نے ویگزال سے کہا۔

ویگزال نے سر ہلایا۔ ”وان ویلڈن خود بھی تردید نہیں کر سکتا۔“

جیکب نے سر اٹھایا۔ ”لیکن یہ آئی آف کشمیر نہیں ہے۔“ کمرے میں گویا بے آواز دھماکا ہوا۔ چھ آنکھیں جیکب کو گھور رہی تھیں۔

”کیا مطلب؟“ ویگزال نے سوال اٹھایا۔

”ری پروڈکشن۔ سنتھیٹک کورنڈم۔ لاجواب نقل۔“ جیکب نے اعتماد کے ساتھ جواب دیا۔ ”ورنیل فارمولا استعمال کیا گیا ہے۔“

کسی نے کیلی کے چہرے سے خون نچوڑ لیا۔

”تم غلطی تو نہیں کر رہے؟“ جورڈن نے جیکب سے سوال کیا۔

”نہیں، مجھے پورا یقین ہے۔“

”میں دوسری رائے کا مطالبہ کروں گا۔“ جورڈن نے کہا۔

”کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں دوسرے ایکسپرٹ کو......“

”نہیں، ایکسپرٹ ہم خود ارینج کریں گے۔“

جیکب کے چہرے پر خفت کا عنصر ابھر کر غائب ہو گیا۔ اس نے کرسی چھوڑ دی۔ ”جہاں چاہو لے جاؤ۔“ اس نے کہا۔

”مسٹر جیکب!“ ویگزال نے آواز لگائی۔ ”مسئلہ حل ہونے تک ہمیں خنجر اپنی تحویل میں رکھنا چاہیے؟“

”کوئی جواز نہیں ہے۔ جانے دو۔ بہرحال وہ جعلی ہے۔“

☆☆☆

جعلی ہے...... جعلی ہے...... کاریگری ہے...... کیلی نے کپڑے میں لپٹا ہوا خنجر اتنی سختی سے پکڑا ہوا تھا کہ انگلیوں کے جوڑ سفید پڑ گئے تھے۔

جعلی ہے...... نقلی...... کیلی رائس اور اتنی بڑی غلطی۔ اس نے جواز تلاش کرنے کی کوشش کی تاہم ذہن نے کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جسم سن ہو گیا تھا۔ وہ ایسی مشین کی طرح تھی جو آٹو پائلٹ پر چل رہی ہو۔ سب خاک ہو گیا تھا جبکہ وان ویلڈن اب بھی اس کے تعاقب میں تھا۔ وہ سو مرتبہ نام بدل لے...... بالوں کے شیڈز سو مرتبہ بدل ڈالے...... لاحاصل تھا۔ وکٹر وان ویلڈن جیت گیا تھا۔

کیلی کو کچھ خبر نہیں تھی کہ جورڈن اس کا ہاتھ پکڑے کہاں جا رہا ہے۔ پھر وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔ دونوں خاموش تھے۔ جورڈن نے ڈرائیور کو بروک اسٹریٹ کا پتا بتایا۔ ٹیکسی نے انہیں جس دکان پر چھوڑا، وہ ایک عام سی دکان تھی۔ گھڑیاں، کراکری، عام جیولری وغیرہ۔ کیلی سمجھ نہیں سکی۔ تاہم خاموش رہی۔ دونوں اندر چلے گئے۔ اندر جا کر جورڈن نے بتایا کہ وہ وہاں کیوں آیا ہے...... کس سے ملنا ہے...... مقصد کیا ہے...... عقبی کمرے سے درمیانی عمر کا ایک شخص برآمد ہوا جس کا شیو بڑھا ہوا تھا۔

دونوں ایک دوسرے سے ملے۔ اجنبی شکوہ کناں تھا۔ غالباً جورڈن وہاں طویل عرصے بعد آیا تھا۔ جورڈن نے کیلی کا تعارف کرایا۔ مختصر گفتگو کے بعد جورڈن نے مدعا بیان کیا...... کیلی نے کپڑا ہٹا کر خنجر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

جورڈن نے براہِ راست سوال کیا۔ ”یہ یاقوت قدرتی ہے یا انسانی ہاتھوں کی فنکاری؟“

اجنبی نے خنجر ہاتھ میں لیا۔ ”وقت لگے گا۔“

”ہم انتظار کریں گے۔“ جورڈن نے کہا۔

وہ آدمی عقبی کمرے میں غائب ہو گیا اور دروازہ بند کر لیا۔

”کیا ہم اس پر بھروسا کر سکتے ہیں؟“ کیلی نے

سوال کیا۔

"ایک سو ایک فیصد۔"

کیلی کھڑکی کے قریب چلی گئی۔ "اگر یہ نقلی ہے۔" وہ بولی۔ "جورڈن، کیا پھر بھی تم مجھ پر اعتبار کرو گے؟" شام کا وقت ہو چلا تھا۔ دکانوں پر کام کرنے والی خواتین گھروں کا رخ کر رہی تھیں، ایک آدمی اسٹاپ پر بس کے انتظار میں کھڑا تھا۔

جورڈن نے فوراً جواب نہیں دیا۔ یہ معمولی وقفہ کیلی کا دل چیر گیا۔

"اتنا کچھ ہو چکا ہے، جس کے بعد مجھے اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔"

"شکوک؟"

"نہیں...... سوالات...... گائے مال دار تھا۔ اُسے نقلی خریدنے کی ضرورت نہیں تھی۔"

"شاید اُسے دھوکا دیا گیا ہو۔" کیلی نے کہا۔

"نہیں، وہ شوقین تھا۔ وہ ایکسپرٹ ایڈوائس کے بغیر یہ ڈیل نہیں کر سکتا تھا۔ تم نے دیکھا نہیں کہ جیکب نے بہ آسانی فرق کو تاڑ لیا تھا۔"

کیلی نے آہ بھری۔ "تم ٹھیک کہہ رہے ہو، وہ نقل کیوں خریدے گا۔ دفعتاً وہ پلٹی۔ "نہیں، نہیں...... اس نے دھوکا نہیں کھایا تھا۔"

"میں بھی سمجھ رہا ہوں...... پھر ہوا کیا؟"

کیلی نے کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ "گائے نے اصل آئٹم خریدا تھا۔ کسی نے اسے بدل دیا۔ جورڈن سوچو، تم ایک نادر پینٹنگ خرید کر گھر لاتے ہو اور کمرے کی دیوار پر ٹانگ دیتے ہو۔ خریدنے سے پہلے تم نہایت محتاط ہوتے ہو لیکن جب پینٹنگ تمہارے کمرے میں آجاتی ہے تو تم بے فکر ہو جاتے ہو۔ اب تمہیں تصدیق کی ضرورت نہیں ہے؟"

"قدرتی بات ہے...... سمجھ گیا۔"

"کیا سمجھے؟"

"کسی نے اصل آئی آف کشمیر کی جگہ اس کی نقل رکھ دی تھی۔ اسے احساس نہیں ہوا...... اس کی ملکیت میں پہلے ہی کافی نوادرات تھے۔"

"ٹھیک۔ نامعلوم چور کو نقل تیار کرنے کے لیے اصل آئٹم لازمی درکار تھا۔ اس کے بعد ہی وہ گائے کی لاعلمی میں نقلی خنجر تیار کروا کر اصل کی جگہ رکھ سکتا تھا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ گھر کے اندرون و بیرون سے گہری واقفیت رکھتا ہو...... ہمیں کتنی دشواری پیش آئی تھی...... اتفاقاً ہم وائٹ مور کے ذریعے آئی آف کشمیر تک پہنچ گئے۔ نامعلوم چور جانتا تھا کہ خنجر کہاں پوشیدہ ہے۔ صاف عیاں ہے کہ وہ جو بھی ہے، گائے سے بہت قریب رہا تھا۔"

"اور یہ نظریہ اس بات کی نفی کرتا ہے کہ اس منصوبے میں کوئی بیرونی ہاتھ ملوث تھا۔" جورڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں کہنا نہیں چاہتا کہ یہ بٹلر کا کام تھا لیکن مشکوک افراد کی فہرست زیادہ طویل نہیں ہے۔"

"گائے کی فیملی؟"

"ناقابلِ قیاس...... ان میں سے کوئی بھی گائے کے اریب قریب نہیں ہے۔" جورڈن نے کہا۔

"اس کی کوئی محبوبہ؟"

"چند ہیں۔" جواب دیتے وقت جورڈن نے سوالیہ نگاہ کیلی پر ڈالی۔

"میں نہیں ہوں۔" کیلی چیخی۔ "مجھے ہٹا کر دیکھو کہ گزشتہ ماہ وہ کس کے ساتھ عشق لڑا رہا تھا۔"

جورڈن کا بایاں ابرو پیشانی پر چڑھ گیا۔ "ویرونیکا۔" اس کی آواز میں سنسنی تھی۔ نظریاتی تجزیے میں طویل وقفہ در آیا۔

"جورڈن، تم دونوں دوست تھے۔"

جورڈن اُلجھ گیا۔ "ہاں، لیکن میں نے اسے کبھی ایک احمق اور رنگین مزاج عورت سے زیادہ اہمیت نہیں دی۔ تاہم یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مشکوک افراد میں وہ ٹاپ پر ہے اور میں خود کو ایک احمق محسوس کر رہا ہوں۔ پہلی مرتبہ ہم دونوں اس کی خوابگاہ میں تھے۔ بٹلر...... وائٹ مور...... وہ نہ ہوتا تو ہم بغیر افراتفری کے نکل جاتے...... وائٹ، وہی تالے کی چابی ہے۔" جورڈن بڑبڑایا۔ "وہ اس رات گھر پر تھا جبکہ ویرونیکا نے مجھے یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ اس کا آف ڈے ہے...... گھر خالی ملے گا۔ لیکن اس کے برعکس ہوا۔ میں اب تک اسے ویرونیکا کی لاعلمی سمجھ رہا تھا لیکن اگر یہ غلطی نہیں تھی؟ اگر وہ جانتی تھی کہ بٹلر گھر پر ملے گا؟"

"وجہ؟"

"وجہ...... تاکہ وہ پولیس کو اطلاع دے سکے۔"

"مقصد؟" کیلی نے کہا۔

"اس دن چوری کا سرکاری ریکارڈ بنتا اور اگر گائے کو کبھی پتا چلتا کہ اصل آئی آف کشمیر کی جگہ اس کی نقل رکھی ہے...... تو لازمی وہ یہی سمجھتا کہ مذکورہ کارروائی اسی رات کی گئی تھی۔ مزید یہ کہ ویرونیکا اس رات تمہارے گھر پر پارٹی

میں شریک تھی۔ اس پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا۔''

''گائے کبھی نہ سمجھتا کہ خنجر اس رات سے پہلے تبدیل کیا گیا تھا اور وہ بھی اسی کی محبوبہ کے ذریعے جس کا بیڈ روم میں آنا جانا تھا۔'' کیلی نے بات آگے بڑھائی۔

جورڈن نے مایوسی کے عالم میں ہونٹ چبائے۔

''میں اسے ایک بے وقوف عورت گردانتا رہا۔ جو اپنے عمر رسیدہ شوہر سے چھپ کر غیر مردوں کے ساتھ گلچھرے اُڑاتی پھر رہی تھی۔ احمق میں تھا، گاؤدی، چغد، کم عقل...... کیا تھا؟''

''ایک ہی بات ہے۔ گاؤدی، احمق یا کچھ اور۔''

کیلی اس کی حالت پر ہنس پڑی۔ ''لیکن ذرا یہ سوچو کہ ویرونیکا نے نقل بنوانے کے لیے اصل کیسے حاصل کیا۔ یہ ناممکن ہے کہ گائے نے چھ سات دن کے لیے اسے عاریتاً دے دیا ہو کہ جاؤ نقل بنوالاؤ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر نقل کیسے اور کہاں سے آئی؟''

''تقریباً ہر شے کا کوئی نہ کوئی سابقہ مالک ہوتا ہے۔ جیسے ایک کار کئی بار فروخت ہوتی ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

جورڈن کی بات کا مطلب سمجھ کر کیلی کا حلق خشک ہو گیا۔ وان ویلڈن، سابقہ مالک وان ویلڈن کے علاوہ کون ہو سکتا ہے۔ وہ جورڈن کے قریب ہوگئی اور رخسار اس کی جیکٹ کے ساتھ ٹکا دیا۔ وہ ساکت کھڑا رہا۔ وہ خود کو تنہا محسوس کر رہی تھی۔ شام ڈھلنے لگی تھی۔

''کیلی۔'' اس نے نرمی سے کہا۔ ''تم عقبی کمرے سے اس آدمی کو بلاؤ۔ معلوم کرو کہ باہر جانے کا پچھلا راستہ ہے یا نہیں، اس کا نام شٹر ہے۔''

''وہاٹ؟''

''باہر بس اسٹاپ پر ایک آدمی دکان کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس کے پاس سیاہ رنگ کی چھتری ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً اپنی گھڑی دیکھتا ہے...... خطرہ آس پاس ہے۔ ہمیں نکلنا ہو گا۔'' کیلی نے سرسری انداز میں جورڈن کی ہدایت پر عمل کیا۔

شٹر نے دروازہ کھولا۔ وہ یاقوت کے بارے میں بتانے ہی جا رہا تھا کہ کیلی نے جورڈن کا سوال دہرایا۔

''ایگزٹ؟'' کیلی نے سوال کیا۔ اس اثنا میں جورڈن بھی آگیا۔

''ایک آدمی ہمارے پیچھے ہے۔'' جورڈن نے بتایا۔

شٹر انہیں ورک شاپ سے نکال کر عقبی دروازے تک لایا۔

دروازہ گلی میں کھل رہا تھا۔

''خنجر کا کیا کروں؟''

''اصل ہے؟''

''نہیں۔''

''رکھ لو، لیکن کسی کو بتانا مت۔'' جورڈن نے کہا۔

اچانک گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔

''گو۔'' شٹر نے جورڈن کو دھکیلا۔ وہ دونوں ساؤتھ مولٹن اسٹریٹ کے کونے پر نکلے اور اس وقت تک دوڑتے رہے جب تک بانڈ اسٹریٹ انڈر گراؤنڈ تک نہیں پہنچ گئے۔ ٹرین میں کیلی سکتے کے عالم مہر بہ لب بیٹھی تھی۔ اس کا سرد ہاتھ جورڈن کے ہاتھ میں تھا۔

''شٹر کا کیا ہوگا؟''

''وہ سنبھال لے گا۔ شٹر وہ نہیں ہے جو نظر آتا ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

''وہ چھوڑے گا نہیں۔ وہ پسپا نہیں ہوگا۔'' کیلی نے سرگوشی کی۔

''ہم ایک قدم آگے رہیں گے۔'' جورڈن نے کہا۔

''نہیں۔ ''ہم'' نہیں۔ اُسے میری ضرورت ہے۔ وہ مجھے ختم کرنا چاہتا ہے۔'' کیلی نے سر جھکا کر اپنے ہاتھ پر جورڈن کی گرفت دیکھی۔ گرفت تحفظ اور مضبوطی کا مظہر تھی۔ کسی بھی عورت کی اولین خواہش اور ضرورت۔ کتنی جلدی وہ جورڈن پر اعتبار کرنے لگی تھی، ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ خطرات سے ڈر کر اپنی محبت سے دستبردار ہونے والوں میں سے نہیں ہے۔ لہٰذا یہ کام اسی کو کرنا تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے الفاظ چنے...... نہایت اذیت کے ساتھ۔

''میرے خیال میں......'' الفاظ حلق میں اٹک گئے۔ وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔ جورڈن کی طرف نگاہ کرنے سے اس کا ارادہ متزلزل ہو جاتا۔

''میرے خیال میں، مجھے خود پر انحصار کرنا چاہیے۔ اس طرح میں زیادہ تیزی سے حرکت کر سکوں گی۔''

''مطلب، میرے بغیر؟''

''ہاں۔''

''کہاں جاؤ گی؟''

''شاید جنوبی فرانس یا سسلی...... کہیں بھی......''

ٹرین اگلے اسٹاپ پر رکی۔ جورڈن نے اس کا ہاتھ پکڑا اور غصے میں نیچے اتر گیا۔ ''کیا تم میرے بارے میں

سوچتی نہیں رہیں؟''

''ہاں۔'' وہ بولی۔

''میں چلا جاؤں گا تو تم خوش ہو جاؤ گی؟''

''نہیں۔''

''پھر کیا چاہتی ہو؟''

وہ بے اختیار اس کے سینے سے جا لگی۔ کیا کہوں تیری الفت کی قسم۔ دل و جاں پہ محیط تو ہی تو ہے۔

''کیا چاہتی ہو؟'' اس کی آواز بلند ہو گئی۔

''تمہیں مرتا نہیں دیکھ سکتی۔'' وہ رو پڑی۔

''ہم دونوں زندہ رہیں گے۔ میرا بھروسا کرو۔''

جورڈن نے بھیگی آنکھوں میں دیکھا۔ جلوے سے گزر رہے تھے، یہاں سے وہاں تک۔ مقام چشم ترا ایسا بھی ہوتا ہے۔ اظہارِ غمِ عشق ہے لیکن مشکل ہے۔ اس نے کیلی کو گلے لگا لیا۔

☆☆☆

''جورڈن آئی آف کشمیر آخری امید تھی۔ اب کیا ہے، کچھ بھی نہیں۔''

''ایک چانس باقی ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

''کیسا چانس؟''

''ویرونیکا۔'' وہ مسکرایا۔ ''ہم اسی کی مدد لیں گے۔ وہ جواری ہے۔ بے تحاشا لٹاتی ہے...... قرضوں میں ڈوب گئی ہے۔ اگر وہ ویلڈن سے ملی ہوئی ہے تو اس کی کھال بچ سکتی ہے۔''

''جورڈن، تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کیا چاہتے ہو؟''

''میں تمہیں چاہتا ہوں۔ وان ویلڈن ہو یا اس کا باپ......''

''ہم بچ بھی گئے تو تمہاری فیملی مجھے قبول نہیں کرے گی۔''

''میں اپنی فیملی کو زیادہ جانتا ہوں۔''

''اور مجھے؟''

''تمہیں بھی...... موقع ملتے ہی تم پھر پاگل ہونے کی کوشش کرو گی۔'' جورڈن نے اس کی ناک کو چھوا۔ ''اگر نہیں بھی جانتا تو اتنا ضرور جانتا ہوں کہ تمہارے لیے کیا بہتر ہے۔''

کیلی خاموش ہو گئی۔ ''لیکن ویرونیکا نے اصل خنجر کیونکر حاصل کیا۔ وہ وان ویلڈن کی ملکیت تھی کیا اس نے ویلڈن سے خریدا یا عارضی طور پر لیا؟''

''یا چوری کیا؟'' جورڈن بولا۔

''ناممکن، وان ویلڈن کو کراس کرنا ممکن نہیں۔''

''تم شروع سے وان ویلڈن کو بھوت سمجھتی چلی آ رہی ہو۔''

''ایسا ہی ہے وہ، جناتی آکٹوپس۔''

''وان ویلڈن اور ویرونیکا کا لنک ہے اور ہمیں اسے ڈھونڈنا ہے...... وہ اور اولیور ویک ڈیز لندن کے ٹاؤن ہاؤس میں گزارتے ہیں۔ یعنی اس وقت وہ اسی گھر میں ہوں گے۔''

کیلی اس نئے موڑ پر پریشان تھی۔ ''کیا سوچ رہے ہو؟''

''یہی کہ تم کوئی وگ خرید لو۔'' جورڈن نے اس کے بالوں کی طرف اشارہ کیا۔

☆☆☆

آرچی میک لوئڈ نے فون رکھ دیا۔ وہ رچرڈ وولف اور ہیوٹا وسٹوک کو دیکھ رہا تھا۔ ''وہ دونوں لندن میں ہیں۔ میرے آدمی نے لائیڈ کے افسر سے بات کی ہے۔ وہ وہاں گئے تھے۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ وہاں سے نکل گئے تھے۔''

''اس کا مطلب وہ زندہ ہیں۔'' انکل ہیو نے کہا۔ وہ لوگ چیٹ ونڈ کی لائبریری میں بیٹھے تھے۔ روم، کرائسس ہیڈ کوارٹر بن چکا تھا۔ رچرڈ اور ہیو کے لیے یہ آخری خبر خوش کن تھی۔ رچرڈ پر اپنے ہونے والے سالے کی صلاحیتوں کا اظہار ہوا تھا کہ خطرات میں کیسے زندہ رہا جاتا ہے۔ البتہ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ گیسٹ ہاؤس سے دونوں قبل از وقت کیسے نکل گئے تھے۔ کیلی نے بھی مخالفین کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔

''کیلی رائس کے سر کی قیمت یورپ کے ہر ہٹ مین کی توجہ کھینچ لے گی۔'' رچرڈ نے کہا۔ وہ انکل ہیو کے چہرے پر تشویش دیکھ رہا تھا۔

میک لوئڈ نے اتفاق کرتے ہوئے لارڈ لیوٹ کی جانب دیکھا۔ ''آپ اپنے رابطے استعمال کریں، قبل اس کے کہ دیر ہو جائے۔''

''جورڈن بالواسطہ طور پر انٹیلی جنس سے سیکھا ہوا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ پلا بڑھا ہے۔ اسے ٹریک کرنا اتنا سہل نہیں۔ چاہے وان ویلڈن ہی کیوں نہ ہو۔'' انکل ہیو نے کہا۔

''آپ وان ویلڈن کو نہیں جانتے۔ اس موقع پر وہ

بھاری رقم خرچ کرنے کے لیے تیار ہے۔ پیسا دنیا کا بہترین محرک ہے۔''
''پیسا نہیں، خوف......'' رچرڈ نے کہا۔ ''خوف آدمی کو بچاتا ہے۔''
''ختم کرو یہ بحث۔'' انکل ہیو نے کہا۔ ''آخر ہم وان ویلڈن کے بارے میں اتنا کم کیوں جانتے ہیں؟ کیا اُسے چھونا ممکن نہیں؟''
''کچھ ایسا ہی ہے۔'' میک لوئڈ نے کہا۔ ''وان ویلڈن ازحد مکار ہے۔ بین الاقوامی قوانین کا خیال رکھتا ہے۔ قانون شکنی میں نہایت احتیاط کا مظاہرہ کرتا ہے، کوئی ثبوت نہیں چھوڑتا۔ وکلا کی رجمنٹ اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ کب، کہاں ہوتا ہے، صرف اس کے قریبی رفقا کے علم میں ہوتا ہے۔''
''جرائم کی نوعیت؟''
''بین الاقوامی آرمز ڈیلنگ، ڈرگ ٹریڈ...... لیکن جب بھی ہمارے ہاتھ کوئی مضبوط شہادت آتی ہے، ہمارے ہاتھوں میں ہی بکھر جاتی ہے یا گواہ مارا جاتا ہے یا پھر دستاویز غائب ہو جاتی ہے۔ اونچی پوسٹس پر اس نے جابجا دوست بنائے ہوئے ہیں۔ گزشتہ چھ مہینے سے میں اپنی ٹیم کے ساتھ معلومات اکٹھی کررہا ہوں...... اس کی زندگی کے دن گنے جاچکے ہیں۔ وہ پھیپھڑوں کا جان لیوا مرض اور دل کا مریض ہے۔ مرنے سے پہلے ہم اسے کورٹ میں گھسیٹنا چاہتے ہیں۔'' میک نے بات ختم کی۔
''چھ ماہ میں کتنی کامیابی حاصل کی ہے تم نے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔
''ہم یہ بھی جان گئے ہیں کہ گزشتہ برس وان ویلڈن نے کئی جگہ بھاری نقصان برداشت کیا ہے اور اس کی ایمپائر لڑکھڑا گئی ہے۔ بوکھلاہٹ میں اسے اپنا ہی بحری جہاز غرقاب کرنا پڑا۔ انشورنس کلیم بھی لیا اور نوادرات بھی بچا لیے۔ آٹھ افراد بھی مارے گئے تھے۔ ہم اسپینش اتھارٹی کو قائل نہیں کرسکے۔ وہ پھر بچ نکلا۔ اسی دوران کیلی رائس کا نام سامنے آیا۔'' میک نے آہ بھری۔ ''بدقسمتی سے کیلی رائس اور اس کے رشتے داروں کا مجرمانہ ماضی گواہ کی حیثیت میں رکاوٹ بن گیا۔''
''کوئی نئی راہ؟''
''جہاز کے ساتھ کچھ بھی غرقاب نہیں ہوا۔ تمام نادر ذخیرہ کہیں اور محفوظ ہے۔ ان میں بعض آئل پینٹنگ اتنی بڑی ہیں کہ ذخیرہ پوشیدہ رکھنے کے لیے گودام کی ضرورت ہے۔ وہ جگہ ہمیں تلاش کرنی ہے۔''
''انٹرپول تنہا یہ پزل حل نہیں کرسکتی۔'' انکل ہیو نے کہا اور کچھ سوچ کر فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ یہ عمل قواعد سے ہٹ کر تھا لیکن دوسری طرف جورڈن کی زندگی داؤ پر لگی تھی۔
ہیو نے اسکاٹ لینڈیارڈ کی اسپیشل برانچ میں پرانے دوستوں کو آواز دی، نیز مقامی انٹیلی جنس اور M15 سے بھی رابطہ کیا۔
''میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ جورڈن رابطہ کیوں نہیں کررہا؟'' میک نے کہا۔
''وہ محتاط ہے۔'' رچرڈ نے جواب دیا۔ ''وہ جانتا ہے کہ وان ویلڈن کو توقع ہے کہ وہ رابطہ کرے گا جبکہ جورڈن اس کی توقع کے برخلاف غیر متوقع کام کررہا ہے۔''
''کیلی رائس بھی ایسا ہی کررہی ہے۔'' میک نے کہا۔

☆☆☆

وان ویلڈن نے فون اٹھایا...... وہ کال کا منتظر تھا۔
''وہ یہاں ہیں۔'' سائمن کی آواز آئی۔ ''جیسے آپ نے کہا تھا...... وہ لائیڈ آف لندن آئے تھے۔''
''ایشو ختم ہوا؟''
وقفے کے بعد آواز آئی۔ ''بدقسمتی...... وہ وہاں سے نکل کر بروک اسٹریٹ پر ایک جیولری اسٹور میں گئے اور وہاں کے عقبی دروازے سے نکل گئے...... دکان دار نے لاعلمی کا اظہار کیا......''
وان ویلڈن کے سینے کی تکلیف میں اضافہ ہوگیا۔ اس نے سانس پکڑنے کے لیے وقفہ لیا۔ اس دوران میں وہ خاموشی سے کیلی رائس کو کوستا رہا۔ وہ جسے معمولی چڑیا سمجھ رہا تھا، وہ لوہے کا چنا ثابت ہورہی تھی۔ ببول کا ایسا کانٹا جو اندر ہی اندر اترتا جارہا تھا۔
''وہ آئی آف کشمیر بھی وہاں لائی ہوگی؟''
''یس۔''
''یعنی وہ جان گئی ہے کہ خنجر نقلی ہے۔''
''یس۔''
''اور اصل......؟''
''وہ اپنی جگہ پر محفوظ ہے۔'' سائمن نے جواب دیا۔
''ویرونیکا نے ہمیں خطرے میں ڈال دیا تھا۔ اُسے سزا ملنی چاہیے۔'' وان ویلڈن نے کہا۔

''جیسے آپ کہیں۔''
''وہ ایک بھوکی کتیا ہے، احمق بھی۔ اس مرتبہ اس کی حرص اسے بہت دور لے گئی تھی۔ اسے بدترین سزا ملنی چاہیے۔''
''کیا یہ کام مجھے کرنا ہے؟'' سائمن نے پوچھا۔
''رکو، پہلے تصدیق کرو کہ ذخیرہ محفوظ ہے۔ اسے ایک مہینے کے اندر مارکیٹ میں ڈالنا ہے۔''
''اتنی جلدی، ابھی ایک مہینا گزرا ہے۔ کوئی غلطی نہ ہوجائے۔''
سائمن کا اعتراض درست تھا لیکن وان ویلڈن نے گزشتہ برس ضرورت سے زیادہ کارٹیلو کے ساتھ متعدد معاہدے کرلیے تھے۔ اب اسے کیش درکار تھا۔ بہت زیادہ کیش۔
''میں انتظار نہیں کرسکتا۔'' وان ویلڈن بولا۔ ''ہانگ کانگ یا ٹوکیو کی مارکیٹ میں فروخت کرو۔ بہترین قیمت ملے گی۔ تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ٹوکیو کے خریدار ہوشیار ہیں، خیال رکھنا۔ ذخیرے کو حرکت میں لاؤ۔''
''کب؟''
''ولافورڈ کل پورٹ ماؤتھ میں لنگرانداز ہوگا۔ مجھے اس پر ہونا چاہیے۔''
''آپ......؟'' سائمن آواز کی معمولی تلخی چھپانے میں ناکام رہا، اسے تلخ ہونا چاہیے تھا۔ دو عورتوں سے شروع ہونے والی معمولی غلطی ایک بڑے بحران میں تبدیل ہونے جارہی تھی۔ دوسری طرف وان ویلڈن اپنی جگہ بدمزہ تھا کہ اس کا جانشین دو چڑیوں کو قابو نہ کرسکا تو کمپنی کیا سنبھالے گا۔
''شپ منٹ کو میں خود دیکھوں گا۔ اس دوران تم ان دونوں سے جان چھڑاؤ۔'' وان ویلڈن کے خیال میں لندن میں اب کیلی رائس کی دلچسپی کا کوئی سامان نہیں تھا۔

☆☆☆

سوا بارہ بجے ویرونیکا اپنے لندن فلیٹ سے نکلی اور ٹیکسی کے ذریعے سیلون اسٹریٹ کے کیفے پہنچی۔ وہاں اس نے لنچ کیا۔ وہاں سے وہ پیدل روانہ ہوئی، رخ ہیروڈز کی جانب تھا۔ درمیان میں اس نے دو دکانوں پر ٹھہر کر شاپنگ کی۔
کیلی حلیہ بدل کر مناسب فاصلے سے تعاقب کررہی تھی۔ کیلی، ویرونیکا کے بے تکے سیر سپاٹے سے اکتا رہی تھی۔ کیلی نے لمبے بالوں والی سیاہ وگ اور چہرے پر چشمہ سجایا ہوا تھا۔ ویرونیکا، برامٹن روڈ پر تھی...... بالآخر وہ ہیروڈز میں داخل ہوئی۔ وہاں بھی اس کی شاپنگ جاری تھی۔ مقروض ویرونیکا کے پاس رقم کہاں سے آئی...... کون دے رہا ہے...... وہاں سے نکل کر اس نے پھر ٹیکسی پکڑی۔
کیلی نے پریشانی سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ ایک ٹیکسی قریب آئی اور کیلی اس میں بیٹھ گئی۔ ڈرائیور ایک سکھ تھا۔ جسے جورڈن نے پورے دن کے لیے ہائر کیا تھا۔ کیلی نے ڈرائیور کو اس کا ٹاسک بتایا۔
''کوئی خبر؟'' جورڈن نے سوال کیا۔
''کچھ نہیں...... شاپنگ کرتی پھر رہی ہے...... اس کے پاس رقم ہے اور وقت بھی۔'' کیلی نے کہا۔
''صبر سے کام لو، میں اسے جانتا ہوں۔ جب نروس ہوتی ہے تو پانی کی طرح پیسا بہاتی ہے۔ یقیناً اس وقت وہ کافی دباؤ کا شکار ہے۔''
ویرونیکا کی ٹیکسی اولیور کمپنی پر رکی۔ جو اس کے شوہر کی تھی۔ ''کہیں اس کا شوہر بھی اس گند میں شامل تو نہیں؟''
''ممکن ہے۔'' جورڈن نے کہا۔
وہاں سے نکلی تو اس کا رخ ریجنٹ پارک کی طرف تھا۔ جہاں اس نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پیدل چیسٹر ٹیرس کی طرف گئی۔ وہاں سے ٹی ہاؤس میں داخل ہوگئی۔
''میرے خیال میں وقت آگیا ہے۔ کچھ ہونے والا ہے۔'' کیلی نے کہا...... دونوں نے ایک دوسرے کو احتیاط برتنے کو کہا۔ کیلی نے ٹیکسی چھوڑ دی۔ چیسٹر ٹیرس کو کراس کیا۔ ویرونیکا نے ٹی ہاؤس میں ایک میز سنبھال لی تھی۔ کیلی اس کے پیچھے دو ٹیبل چھوڑ کر بیٹھی۔ کیلی کا چہرہ مخالف سمت میں تھا۔ ٹی ہاؤس میں نسبتاً خاموشی تھی۔ ویرونیکا آرڈر دے رہی تھی۔ کیلی نے کمبر لینڈ ٹیرس کی سمت دیکھا۔ جورڈن ایک بینچ پر موجود تھا۔ چہرہ اخبار کی آڑ میں تھا۔
ویٹر، ویرونیکا کی میز پر اشیائے طعام رکھ رہا تھا۔ وہ ہٹا ہی تھا کہ ایک آدمی نے ڈائننگ ٹیرس کراس کی، رخ ویرونیکا کی طرف تھا۔ وہ کیلی کی میز کے قریب سے گزرا تھا۔ کیلی آدمی کی جھلک ہی دیکھ سکی۔ اس کے بال بھورے، شانے چوڑے اور جسم مضبوط تھا۔
''مسٹر ٹروٹ۔'' ویرونیکا کی آواز آئی۔ ''تم تاخیر سے آئے ہو۔'' ویرونیکا نے چائے تیار کی۔
''میرے پاس چائے کا وقت نہیں ہے۔'' وہ بولا۔ ''میں انتظامات کی تصدیق کے لیے آیا ہوں۔''
اس نے اتنا ہی کہا...... لیکن اس کی آواز، تحکمانہ انداز اور ناقابلِ شناخت لہجہ کیلی کی سانس روک دینے کے

لیے کافی تھا۔ اسے پلٹ کر دیکھنے کی ضرورت تھی نہ ہمت، وہ آواز پہچان گئی تھی۔ اس کا ذہن کہیں اور چلا گیا۔ آگ کے شعلے، انسانی چیخیں، گولیوں کی تڑتڑاہٹ، سمندر کا سرد پانی...... وہ اٹھ کر بھاگنے کے لیے تیار تھی لیکن یہ خودکشی کے مترادف تھا۔ وہ میز کا کنارہ پکڑے ساکت بیٹھی رہی۔ رفتارِ قلب غیر معمولی تھی۔

☆☆☆

سائمن ٹروٹ، ویرونیکا کو سگریٹ سلگاتے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اطمینان سے کش لیا اور دھوئیں کا بادل فضا میں پھینکا۔ احمق ہے، ناسمجھ...... خود کو بہت اہم خیال کرتی ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ ہم نے اس کے شوہر کا متبادل بھی تیار کرلیا ہے۔

''کارگو تیار ہے۔ کچھ بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوا۔ میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔'' وہ پرسکون انداز میں سگریٹ نوشی کررہی تھی۔

''مسٹر وان ویلڈن خوش نہیں ہیں۔''

''کیوں؟ کیا میں نے آئی آف کشمیر والا کام بخوبی کر کے نہیں دکھایا؟''

''یہ جگہ اور وقت گفتگو کے لیے مناسب نہیں ہے۔'' اس نے ایک اخبار ویرونیکا کی طرف بڑھایا۔ ''اطلاع پر دائرہ ہے۔ وہ تیار ہے، اور ہم منتظر۔ جلد ہی روانہ ہوجائیں گے۔''

''کال کردینا۔'' وہ بولی۔

ٹروٹ نے جانے کے لیے کرسی کھسکائی۔

''معاوضے کا کیا ہوگا؟ ہم نے کافی پریشانی اٹھائی ہے۔''

''رقم نہیں ملی؟''

''وہ ٹوکن تھا۔'' ویرونیکا نے کہا۔

''باقی ایک آدھ روز میں مل جائے گا۔''

☆☆☆

کیلی نے اندازہ لگایا کہ وہ اٹھ کے کھڑا ہوگیا ہے۔ اسے پہچاننا مشکل تھا۔ پھر بھی وہ خوف زدہ تھی۔ اس نے زبردستی چائے کا کپ اٹھایا۔ اس کے جاتے ہی کیلی کی سانس میں سانس آئی۔

ویرونیکا ابھی تک میز پر تھی اور اخبار کو گھور رہی تھی۔ پھر اس نے نصف صفحہ پھاڑ کر تہ کیا اور پرس میں رکھ لیا۔ بعدازاں وہ بھی اٹھ کر روانہ ہوگئی۔ چند منٹ میں کیلی کے اعصاب پُرسکون ہوگئے۔ وہ کھڑی ہوگئی۔ ویرونیکا پارک سے نکل چکی تھی۔ کیلی نے تعاقب کے لیے قدم اٹھائے۔ تاہم اس کی چال ہموار نہیں تھی۔ چند قدم چل کر وہ رک گئی۔ اس وقت جورڈن کو گڑبڑ کا احساس ہوا۔ وہ اٹھ کر کیلی کے قریب آیا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا۔

''ہم یہاں نہیں رک سکتے۔'' کیلی نے سرگوشی کی۔

''کیا ہوا؟''

''وہ......وہی تھا۔''

''کون؟''

''کوسیما والا آدمی، جس نے فائرنگ کا آرڈر دیا تھا۔'' کیلی نے اطراف میں دیکھا۔ خوفناک آبی مناظر تصور میں ابھرنے لگے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ رک رک کر اس نے وضاحت کی۔ ''ٹیکسی میں چلو۔'' جورڈن نے کہا۔

''رکو۔'' وہ واپس ویرونیکا کی میز پر گئی اور اخبار اٹھا لیا۔ جس کے ایک صفحے کا آدھا حصہ غائب تھا...... ٹیکسی میں بیٹھتے ہی جورڈن نے ڈرائیور کو چلنے کے لیے کہا۔ سکھ ڈرائیور نے دانت نکالے...... ''کیا خوب دن ملا ہے۔'' اس نے سوچا اور ٹیکسی آگے بڑھائی۔ جورڈن، کیلی کو سنبھالنے کی کوشش کررہا تھا۔

''تم نے اُن کی باتیں سنیں؟''

''وہ آہستہ بول رہے تھے۔ البتہ ویرونیکا نے اسے مسٹر ٹروٹ کے نام سے پکارا تھا۔ کم ازکم ہم اتنا جان گئے ہیں کہ وہ وان ویلڈن کی آلۂ کار تھی جس نے ہیرا، اس نے کما لیا اور ویرونیکا نے اسے واپس چرا کر وہاں نقل رکھ دی۔ خسارے میں صرف گاہے ڈیلنی رہا۔''

''لیکن ذخیرے میں سے ایک دانہ نکال کر بیچنے والا کون ہوسکتا ہے؟''

''مشکل سوال ہے۔ کوئی بھی ہوسکتا ہے۔'' کیلی نے کہا۔

''اور یہ اخبار؟''

''یہ اسی آدمی نے ویرونیکا کو دیا تھا، ویرونیکا نے ایک صفحے کا کچھ حصہ پھاڑ کر رکھ لیا ہے۔''

جورڈن نے اخبار پر نظر ماری پھر ڈرائیور کا کندھا تھپتھپایا۔

''دوست آج کا اخبار ٹائمز ہے؟''

''یس سر، ڈیلی میل بھی ہے۔''

''ٹائمز کافی ہے۔''

ڈرائیور نے گلوو کمپارٹمنٹ میں سے اخبار نکال کر دیا۔

۔ ذ۔ ''صفحہ نمبر پینتیس اور چھتیس کا بالائی حصہ۔'' کیلی نے بتایا۔ جورڈن نے تیزی سے صفحات پلٹنے شروع کیے۔ نمبر پینتیس، بلڈنگ ایکسٹینشن، مانچسٹر...... گھوڑوں کی افزائشِ نسل، آئرلینڈ۔''

''چھتیس دیکھو۔'' کیلی نے کہا۔

''اسکینڈل...... کوئی اشتہاری ادارہ ہے اور......'' وہ چپ ہو گیا۔ ''پورٹ ماؤتھ میں آج کا شپنگ شیڈول۔'' اس نے کیلی کو دیکھا۔

''دیٹس اِٹ...... واؤ...... یہی ہے۔ ان کا کوئی شپ پورٹ پر آ رہا ہے۔'' کیلی نے پُرجوش انداز میں کہا۔

''یا پھر جا رہا ہے۔'' جورڈن نے پُرسوچ انداز میں کہا۔

''ڈیلیوری یا پک اَپ۔'' کیلی نے اختصار کے ساتھ بات مکمل کی۔

''یہ صاف ستھرا کارگو ہو گا لیکن چانس ہے۔'' وہ ہوٹل کے قریب رکے۔ ''پورٹ ماؤتھ کال کر کے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وان ویلڈن کا شپ کون سا ہے۔'' وہ دفعتاً دروازہ کھول کر نکلی۔

''کیلی، رکو۔''

لیکن وہ تو ہوا ہو چکی تھی۔ جورڈن ڈرائیور کو فارغ کر کے ہوٹل میں اپنے کمرے تک پہنچا تو وہ بات ختم کر کے فاتحانہ انداز میں جورڈن کو دیکھ رہی تھی۔ ''وان ویلڈن کمپنی کا شپ ولافورڈ پانچ بجے آئے گا اور آدھی رات کو دوبارہ روانہ ہو جائے گا۔'' چند سیکنڈ وہ کیلی کو گھورتا رہا۔ ''میں پولیس کو فون کر رہا ہوں۔''

کیلی نے اس کی کلائی پکڑ لی۔ ''جورڈن! نہیں۔''

''یہ بہترین موقع ہے۔ ہمیں اتھارٹیز کو الرٹ کرنا چاہیے۔''

''اگر کچھ نہ نکلا تو کیا ہو گا؟'' کیلی نے کہا۔ ''اس مرتبہ ہم ''ایڈیٹس'' کی چھاپ نہیں لگوائیں گے...... پہلے ہم اطمینان کریں گے، اس کے بعد......''

''لیکن اس کا تو ایک ہی طریقہ ہے......'' وہ تھم گیا۔

''کیا تم ہمت کرو گی جہاز پر جانے کی؟''

''تھوڑی سی تانک جھانک کرنی پڑے گی۔''

''نہیں، یہ وقت رچرڈ کو بلانے کا ہے یا کوئی اور۔''

''نہیں، میں کسی پر بھروسا نہیں کر سکتی۔ راز کھل سکتا ہے۔''

''تمہیں کون آزادی سے وہاں گھومنے پھرنے دے گا؟'' جورڈن نے مخالفت کی۔

''انکل والٹر سے میں نے کچھ سیکھا ہے۔''

''لیکن وہ بھی پکڑے گئے تھے۔''

''میرے ساتھ ایسا نہیں ہو گا۔'' کیلی نے کہا اور فون کی طرف بڑھتا ہوا جورڈن کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جورڈن نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ اگلے چند منٹ تکرار کی نذر ہو گئے۔ کافی ردّوکد کے بعد سمجھوتا ہوا کہ جورڈن نجی طور پر کوئی ذریعہ استعمال کرے گا اور کیلی کمرے میں اس کی واپسی کا انتظار کرے گی۔ مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوا اور وہ کمرے سے نکل گیا۔ کیلی کھڑکی تک گئی۔ چہرہ مسکراہٹ سے عاری تھا۔ جورڈن کے عمارت سے نکل جانے کے بعد وہ مڑی اور اس کی چھوڑی ہوئی جیکٹ میں سے برنارڈ ٹاوسٹوک کی گھڑی نکالی۔ سونے کی گھڑی کا پچھلا حصہ فولادی تھا۔ چین والی جیبی گھڑی کا سائز نسبتاً بڑا تھا۔ بناوٹ پرانی طرز کی تھی۔ تاہم وہ ایک خوب صورت گھڑی تھی۔ فولادی حصے پر گولی کا ڈینٹ موجود تھا...... یہاں اور ابھی یہی اختتام ہے۔ یہ تو ہونا تھا۔ بندھن ٹوٹنا چاہیے، حتمی انداز میں۔ وہ ایک چور تھی اور جورڈن رئیس زادہ...... جنٹلمین۔ اسے اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔ میرے جانے سے اُسے سکون ملے گا۔

کیلی نے گھڑی اپنی جیب میں رکھ لی۔ ایک دن آئے گا جب وہ ذہنی اذیت کے بغیر گھڑی واپس بھیج دے گی۔ اس نے کھڑکی سے دیکھا۔ جورڈن کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ گڈبائی گڈبائی...... مائی ڈارلنگ جنٹلمین۔ اور پھر وہ کمرے سے نکل گئی۔ سینے میں دھواں تھا۔ رست وخیز ہے دل کیا ہے...... ملن اضداد کا کیونکر ہو...... حاصل کیا ہے...... عذابِ جان سہی...... اے دوست ترے قربان۔

☆☆☆

رچرڈ وولف، فون پر برسلز بات کر رہا تھا۔ جب ڈیوس کی شائستہ دستک نے اس کی گفتگو میں دخل اندازی کی۔ عموماً بٹلر اور ملازم دستک کے بعد انتظار کرتے تھے۔ تاہم خلافِ معمول ڈیوس نے دروازہ کھول دیا۔ رچرڈ نے اندازہ لگایا کہ کوئی غیر معمولی بات ہے۔ بٹلر دروازے میں کھڑا تھا۔ ''میں معذرت خواہ ہوں، مسٹر وولف۔'' وہ بولا۔ ''کوئی غیر معمولی شخص آپ سے فوراً ملنا چاہتا ہے۔''

''غیر ملکی؟''

''پگڑی سے سکھ لگتا ہے۔''

''کیا چاہتا ہے؟''

''وہ صرف آپ کو بتائے گا۔''

رچرڈ نے فون پر گفتگو مختصر کر دی اور رابطہ منقطع کر کے ڈیوس کی رہنمائی میں باہر آیا...... وہ کوئی سکھ ہی تھا۔ اس کا ایک دانت سونے کا تھا۔

''میرا نام رچرڈ وولف ہے۔''

''آپ نے ٹیکسی منگوائی تھی۔''

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔''

سکھ نے خاموشی سے ایک لفافہ رچرڈ کی طرف بڑھایا۔ رچرڈ نے لفافے میں جھانکا جہاں ایک طلائی کف لنک پڑا تھا۔ کف لنک پر J.C.T کے حروف کندہ تھے۔

جورڈن، رچرڈ کے ذہن میں خیال آیا۔ اس نے عام سے انداز میں سر ہلایا اور کہا۔ ''اوہ، یاد آیا۔'' ''میں بریف کیس لاتا ہوں۔'' وہ واپس لائبریری میں آگیا۔ نوایم ایم کا آٹومیٹک شولڈر ہولسٹر میں فٹ کیا اور خالی بریف کیس اٹھا کر چل پڑا۔

سکھ کے ہمراہ وہ ٹیکسی تک آیا۔ دونوں خاموش تھے۔ سکھ تیز رفتاری لیکن سکون سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

''کہاں جانا ہے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''ہیروڈز۔ آپ وہاں تیس منٹ گزاریں گے۔ تمام فلورز کا وزٹ کریں۔ چاہیں تو کچھ خرید بھی لیں۔ پھر واپس آجائیں...... میرا نمبر تیئس ہے۔'' سکھ نے بتایا کہ وہ کہاں ملے گا۔

''مجھے کیا کرنا ہے؟''

''نہیں معلوم...... میں صرف ڈرائیور ہوں۔'' اس نے وقفہ لیا۔ ''ہمارا تعاقب ہوا ہے۔'' سکھ نے مرر میں دیکھا۔

''میں جانتا ہوں۔'' رچرڈ نے کہا۔

ہیروڈز میں اس نے وقت گزاری کی...... ایک ریشمی اسکارف اور ایک ٹائی خریدی۔ وہ غافل نہیں تھا۔ دو آدمی اس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔

تیس منٹ بعد وہ تیئس نمبر ٹیکسی میں بیٹھ رہا تھا۔

''اندر بھی میری نگرانی ہو رہی تھی۔ کوئی بیک اپ پلان ہے؟''

''یہ ہے پلان۔'' ایک شناسا آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

رچرڈ نے مڑے بغیر حیرت سے مرر ویو میں جھانکا۔

''کیا چکر چل رہا ہے؟''

''کیسا جا رہا ہوں۔'' جورڈن نے آنکھ ماری۔ ٹیکسی حرکت میں آکر ٹریفک کے دھارے میں شریک ہو چکی تھی۔

''بریلینٹ۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''جھکے رہو، تعاقب ہو رہا ہے...... کیلی رائس کہاں ہے؟''

''محفوظ ہے لیکن ہمیں مدد درکار ہے۔''

''جورڈن انٹرپول فعال ہے۔ انہیں وان ویلڈن کا سر درکار ہے اور کیلی کے تحفظ کی بھی فکر ہے۔''

''میں کیسے ان پر بھروسا کروں؟''

''وہ ہفتوں سے نگرانی کر رہے تھے...... پھر تم نے انہیں پشت سے جھٹک دیا۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ویرونیکا، وان ویلڈن کے لیے کام کر رہی ہے اور غالباً اولیور بھی۔''

یہ سن کر رچرڈ کو لمحاتی جھٹکا لگا۔

''تم نے اس کی پہنچ دیکھی۔ وہ آکٹوپس کے مانند ہے۔ میں صرف ایک آدمی پر اعتبار کر سکتا ہوں...... اور وہ تم ہو، تمہارے علاوہ بیرل اور انکل ہیو۔'' جورڈن نے کہا۔

''انکل ہیو نے اپنے پرانے دوستوں کو شامل کر لیا ہے۔ میک لوئنڈ بھی گھات میں ہے۔''

''میک لوئنڈ؟'' جورڈن نے سوال کیا۔

''انٹرپول...... جس نے اسٹیشن پر تم دونوں کو بچایا تھا۔ اب بتاؤ، کیا پلان ہے؟''

جورڈن خاموش ہو کر کڑیاں ملانے لگا۔ ''میں تیار ہوں۔''

''اور کیلی؟''

''وہ تھک گئی ہے لیکن تیار ہے۔ انڈرگراؤنڈ سیلون اسکوائر۔ اب سے ایک گھنٹے بعد...... ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے۔'' جورڈن نے کہا۔

''میں انکل ہیو کو مطلع کر دوں۔'' رچرڈ نے سیل فون نکالا۔ جورڈن اسے وان ویلڈن کے شپ ولافورڈ کے بارے میں بتا چکا تھا۔ اس نے رچرڈ سے کہا تھا کہ پولیس کی جانب سے شپ کے کارگو کی غیر متوقع چیکنگ کار گر رہے گی۔

ڈرامائی لمحات سر پر تھے۔ جورڈن فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اس کا ذہنی تناؤ ختم ہو رہا ہے یا جگہ پر ہے۔ وہ لندن والے گھر کی طرف جا رہے تھے۔ رچرڈ وہاں جورڈن سے جدا ہو گیا۔ جورڈن نے ڈرائیور کو واپسی کے لیے کہا۔

☆☆☆

جورڈن نے ٹیکسی ہوٹل سے ایک بلاک دور رکوائی تھی۔ وہ کچھ دیر بیٹھا رہا۔ مطمئن ہونے کے بعد اترا...... رخ ہوٹل کی جانب تھا۔ وہ خیالات میں غلطاں کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ دل کیونکر اِک آن میں پہلو سے نکلا تھا۔

بعدازاں امید وبیم، گریز وکشش، قربت اور فرقت کے لمحات...... کبھی اتفاقیہ، کبھی دانستہ دونوں بچھڑ کے ملتے رہے......ایک دوسرے کو پاتے اور کھوتے رہے۔ کشمکش کا سلسلہ دراز تر ہوتا گیا۔ بالآخر میں اور تم سے ایک ہوئے...... ''ہم'' پر آ گئے۔ خوامخواہ وہ زیرلب مسکرایا۔ 'مجھ پر بھروسا کرو۔'' اس نے خود سے کہا اور کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

کمرا سائیں سائیں کررہا تھا۔ خاموشی کی زبان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ دل دھڑکا، تڑپ کر وہ باتھ روم کی طرف گیا جو خالی پڑا تھا، بیڈروم بھی...... وہاں سے کیلی کا پرس بھی غائب تھا، اذیت کی لہر اٹھی...... شیشۂ دل چھن سے گرا...... فکرو نظر کے زاویے بھی ساتھ گئے۔

جورڈن کی گھومتی نگاہ جیکٹ پر گئی جو کرسی کے بجائے بستر پر پڑی تھی۔ اس نے جیکٹ اٹھائی اور جیبوں کی تلاشی لی۔ اس کے مرحوم باپ کی جیبی گھڑی ندارد تھی۔ اس جیب میں یک سطری نوٹ رکھا تھا۔ ''چور تو پھر چور ہے۔ آخری چوری۔ کیلی۔'' اس کے دماغ میں بگولے چکرانے لگے۔ کاغذ کا ٹکڑا اس نے مٹھی میں بھینچ کر ایک طرف پھینک دیا۔ سرمایۂ زیست، دشمنِ جان نکلا۔ دل نے نفی کی، اس نے دل کی آواز پر کان رکھا۔ جواب خوفناک نکلا۔ آٹھ بج رہے تھے۔ اس کے جانے کے بعد کیلی کو تین گھنٹے میسر تھے۔ اب ساڑھے آٹھ میں تیس منٹ باقی تھے۔ جورڈن تقریباً دوڑتا ہوا ہوٹل سے نکلا۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے دو اہلکار ساتھ لیے، سیلون اسکوائر سے گھوما...... پورٹ ماؤتھ میں کیلی کی موجودگی یقینی تھی۔ وہ گودام میں ہوگی یا جہاز پر؟

اگر وہ زندہ ہے......

☆☆☆

آہنی باڑھ کیلی کی توقع سے زیادہ اونچی تھی۔ وہ تاریکی میں رینگ رہی تھی۔ کوکیز بنانے والی اولیور کمپنی کا کمپلیکس اس کی نظر میں تھا۔ چین کے بندھن بھی تاروں سے منسلک تھے۔ بسکٹ کے گودام کی ایسی حفاظت۔ آخر کیوں؟ کس بات کا خوف ہے ان کو؟ گودام کے چاروں طرف تاروں کا جنگل تھا۔ گیٹ پر وزنی قفل اور فلڈ لائٹس۔ اندر بسکٹ ہیں یا نیوکلیئر ہتھیار؟ کیلی نے احاطے کا جائزہ لیا۔

گودام کے پلیٹ فارم سے ٹرکوں کے ذریعے منتقلی شروع ہوگی، آج رات کی تیرگی میں۔ سب کچھ بظاہر قانونی نظر آرہا تھا۔ ویرونیکا کے شوہر اولیور کی کمپنی کے گودام کو استعمال کیا جارہا تھا۔ کون آنکھ اٹھاتا۔ وان ویلڈن مکار تھا لیکن اس بار کیلی ایک قدم آگے تھی۔ وان ویلڈن اور پولیس دونوں سے۔ جورڈن اور پولیس جب تک پورٹ ماؤتھ کو گھیرتی، کیلی کو ثبوت حاصل کرنا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وان ویلڈن شک میں پڑ کر پلان تبدیل کردے۔ وہ باڑھ سے کچھ فاصلے پر تھی۔ معاً سیٹی کی آواز پر وہ جھاڑیوں میں دبک گئی...... کیلی نے گارڈ کو گزرتے دیکھا جس کی بیلٹ کے ساتھ گن بھی تھی۔ ادھ جلی سگریٹ ہونٹوں میں دبی تھی۔ اس کا انداز سستی کا حامل تھا۔ کیلی نے اس کے سرکٹ کا وقت دیکھا۔ گارڈ سات منٹ بعد پھر نمودار ہوا۔ کیلی نے احتیاطاً دوسری مرتبہ چیک کیا۔ چھ منٹ، یعنی اس کے پاس چھ منٹ تھے۔ اس وقفے میں اسے باڑھ سے گزر کر گودام تک پہنچنا تھا۔ تاروں کی رکاوٹ اس کے لیے مسئلہ نہیں تھی۔ درِ گودام پر نظر آنے والے تالے اس کے لیے پریشان کن تھے۔ انہیں کھولنے میں وقت لگ سکتا تھا۔

لیکن رسک لیے بغیر چارہ نہ تھا۔

مقام منتخب کرنے کے بعد، گارڈ کے گزرتے ہی، وہ اپنی جگہ سے نکلی اور پھرتی سے باڑھ کے قریب زمین سے چپک گئی۔ یہاں تاریکی تھی۔ مزید یہ کہ قریبی درخت کا سایہ اندھیرے پر گر کر تیرگی میں سیاہی گھول رہا تھا۔ اس کا لباس بھی سیاہ تھا۔ کوئی اس طرف نظر ڈالتا، پھر بھی اسے دیکھنا ناممکن تھا۔ وہ ساکت پڑی رہی۔ گارڈ پھر گزر گیا اور کیلی نے لنک پر کٹر چلایا۔ ٹک...... ٹک...... ٹک...... ٹک۔ کٹے تار موڑ کر اس نے خلا پیدا کیا اور اندر رینگ گئی۔ کیلی نے خیال رکھا تھا کہ پشت سے لپٹا بیگ تاروں میں نہ اٹکے۔ فوراً ہی وہ گودام کے سائڈ ڈور کی جانب لپکی۔ تالا دیکھتے ہی اس کی پریشانی بڑھ گئی۔ تالا نیا اور عام نوعیت سے مختلف تھا۔ کیلی نے گھڑی کا سگنل پانچ منٹ پر سیٹ کیا۔ مرکزی دروازے پر کئی تالے تھے۔ وہاں طبع آزمائی خودکشی کے مترادف تھا۔ سائڈ ڈور پر ایک تھا۔ وہ جانتی تھی کہ تالے کے اندر کم از کم سات پن ہوں گی۔ اس نے گارڈ کا تصور ذہن سے جھٹکا اور ''ایل'' کی شکل کا مخصوص قفل شکن نکالا...... کان لگائے اور مشغول ہوگئی۔

مدھم کلک سنائی دی۔ ون ڈاؤن...... پہلی پن گرانے کے بعد کیلی نے سہولت محسوس کی اور اگلی پانچ کے لیے بہت کم وقت لیا۔ لیکن ساتویں پن حلق میں پھنس گئی۔ غالباً اس کا میکنزم مختلف تھا۔ وقت اپنی رفتار سے رینگ رہا تھا۔ کیلی نے محسوس کیا کہ اس کے بالائی لب پر پسینہ آیا تھا۔ اس نے

کوشش جاری تھی۔ اس کی واچ الارم نے ''بپ'' کا سگنل دیا۔ اب جدوجہد ایک جوئے کے مانند تھی۔ وہ جوا کھیل رہی تھی۔ کامیابی سے قریب تھی...... بہت قریب۔

کارِزیاں......سیٹی کی آواز آئی۔ گارڈ گودام کے کونے سے گھومنے والا تھا۔ روپوش ہونے کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔ باڑھ تک واپس جانے کا وقت نہیں تھا۔ نبض ہتھوڑے کے مانند چل رہی تھی۔ فرار کا ایک ہی راستہ تھا۔ سیدھا اوپر۔

بدقت تمام کیلی نے خود کو بدحواسی سے بچایا اور ڈرین پائپ کے ذریعے بلی کے مانند اوپر چڑھی۔ گارڈ نمودار ہوا اور آگے بڑھنے لگا۔ کیلی کے دونوں ہاتھ پائپ کے ساتھ اور دونوں پیر پائپ کے ناکافی جوڑ پر تھے۔ وہ دیوار سے چپک گئی......شامتِ اعمال......گارڈ معاً ٹھیک پائپ کے ساتھ رکا اور تازہ سگریٹ سلگائی۔ کیلی دیوار میں لگی اینٹ کے مانند ساکت تھی۔ سانس تک روکی ہوئی تھی۔ پتھر کہاں سانس لیتے ہیں۔ اسے لگا سینے میں دھڑکن نہیں دھماکے ہو رہے ہیں۔ نہایت نازک صورتِ حال تھی۔ کیا وہ اوپر دیکھے گا؟ اس کے ذہن میں پٹاخا چلا...... کیا پائپ وزن سہارے رکھے گا؟ دوسرا پٹاخا......

گارڈ نے کش لیا اور آگے بڑھا۔ جیسے ہی وہ کونے سے مڑا۔ کیلی ہانپتی ہوئی اوپر چڑھتی چلی گئی۔ نیچے جا کر تالے سے اُلجھنے کا خیال اس نے رد کر دیا تھا۔ چھت پر پہنچ کر وہ لیٹ گئی۔ چند منٹ حواس درست ہونے میں لگے۔ کیلی نے اطراف میں دیکھا۔ چھت میں ایک چوکور دریچہ تھا۔ کیلی قریب گئی، وہ بھی مقفل تھا۔ یہاں قفل شکنی میں اس نے دو منٹ صرف کیے۔ دریچے کا پٹ اوپر کیا۔ نیچے سیڑھیاں اندھیرے میں اتر رہی تھیں۔ کیلی نے آہستگی سے دریچے کا پٹ واپس اپنی جگہ پر کر دیا۔ گھپ اندھیرے میں اس نے پین لائٹ روشن کی اور سیڑھیاں اترنے لگی۔ راہ میں ایک اور دروازہ آیا، یہ مقفل نہیں تھا۔ اس میں سے گزری تو اس نے خود کو کشادہ گودام کے سر پر پایا۔ ذرا دیر میں وہ زمین پر تھی۔ گودام روشن تھا۔ جابجا کریٹ سجے تھے۔ بعض مقام پر کریٹ پر کریٹ چڑھائے گئے تھے۔ ہر کریٹ پر اولیور کمپنی کا لوگو اور نام چسپاں تھا۔ ٹول باکس میں کیلی کے ہاتھ لوہے کی سلاخ لگی جو آگے سے مڑی ہوئی تھی۔ اس کے ذریعے اس نے ایک کریٹ تھوڑا سا کھولا۔ کوکیز کی خوشبو آئی۔ کیلی نے جھانکا اندر بسکٹ ہی تھے۔ اس نے مایوسی محسوس کی۔ اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ تمام کریٹ کھول کر دیکھتی۔ دفعتاً فاصلے پر اسے ڈبل ڈور نظر آیا۔ نئی امید اور ہیجان کے عالم میں وہ آگے بڑھی۔ ڈبل ڈور لاک تھا۔ آس پاس کوئی کھڑکی نہیں تھی۔ بلاشبہ ڈور کے پیچھے دفتر کی جگہ کچھ اور تھا۔ چند منٹ میں اس نے دروازہ کھول لیا۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا۔ ائرکنڈیشنڈ، کیلی کو خیال آیا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے سوئچ آن کیا۔ کمرا روشن ہو گیا۔

یہاں کریٹ مختلف سائز کے تھے۔ کیوں؟ کیلی نے تعجب سے دیکھا۔ چند کریٹ اتنے اونچے تھے کہ ایک آدمی ان میں کھڑا ہو سکتا تھا۔ کیلی نے سنسنی محسوس کی۔ کروبار (Crowbar) اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے ایک کریٹ کھولا۔ اس میں لکڑی کا نرم بھوسا بھرا تھا۔ کیلی نے دونوں ہاتھ بھوسے میں ڈبو دیے۔ ہاتھوں نے کسی ٹھوس چیز کو چھوا۔ کیلی نے ٹٹول کر ہاتھ کچھ اور اندر کیے۔ گول سی چیز کو باہر نکال لیا۔ رنگین ماربل کی سطح شیشے کے مانند ہموار اور چکنی تھی۔ جو روشنی میں چمک رہی تھی۔ یہ کسی نوجوان بت کا سر تھا۔ سنگتراش جو بھی تھا، بلا کا کاریگر تھا۔ سر پر ماربل سے ہی تراشا ہوا زیتون کے پتوں کا تاج تھا۔ کیلی کے ہاتھ شدت جذبات سے لرز اٹھے۔ اس نے بیگ سے کیمرا نکال کر بسرعت تین شاٹ لیے۔ کھوپڑی کو واپس رکھ کر کریٹ بند کر دیا۔ دوسرا کریٹ جو قدرے بڑا تھا......ابھی اوپر سے کھولا ہی تھا کہ دور سے ایک آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ کیلی اپنی جگہ جم گئی اور کان لگا کر سنا۔ وہ ٹرک کی آواز تھی۔ اس نے پھرتی سے سوئچ آف کیا اور دروازہ تقریباً بند کر دیا۔ معمولی جھری چھوڑ دی۔ وہ جھری میں سے دیکھ رہی تھی کہ گودام کا مرکزی دروازہ کھولا جا رہا تھا پھر اس نے ریورس میں ٹرک کو اندر آتے دیکھا۔ ڈرائیور نے اتر کے پیچھے سے ٹرک کے ٹیل گیٹ گرائے۔

معاً ایک طرف سے ویرونیکا ایک مرد کے ساتھ نظر آئی۔ دونوں کا رخ کیلی کی طرف تھا۔ کیلی نے جھٹکا کھایا اور دروازہ بند کر دیا۔ وہ دیوانہ وار پین لائٹ کی مدھم روشنی میں یہاں وہاں چکرا رہی تھی۔ کوئی راہ فرار نہ تھی۔ آوازیں ڈور کے دوسری جانب بہت قریب تھیں۔ کیلی نے کھلے ہوئے کریٹ میں گھس کر کریٹ اوپر سے بند کر لیا۔ وہ بمشکل جگہ بنا کر اکڑوں بیٹھی ہوئی تھی۔

رخنوں میں سے کیلی نے ڈور کھلتے دیکھا پھر کمرا روشن ہو گیا۔

''سب کچھ یہاں ہے، مسٹر ٹروٹ۔ چیک کرو گے یا مجھ پر بھروسا ہے۔'' ویرونیکا کی آواز آئی۔

''وقت نہیں ہے۔ ہمیں حرکت میں آنا ہے۔'' مردانہ آواز آئی۔

کیلی سمجھ گئی کہ مرد کون ہے۔ خون اس کی رگوں میں جمنے لگا۔

''مجھے امید ہے کہ مسٹر وان ویلڈن ہماری کوششوں کی ستائش کریں گے۔'' ویرونیکا نے کہا۔ ''انہوں نے معاوضے کا وعدہ کیا تھا۔''

''وہ تمہیں مل چکا ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''آئی آف کشمیر کی فروخت سے جو منافع حاصل ہوا، اس

میں نا [illegible]ے تم اپنا حصہ وصول کر چکی ہو۔'' ٹروٹ نے کہا۔

''وہ آئیڈیا میرا تھا پھر اصل کی جگہ نقل رکھا میں نے۔ اس کا کیا ہوگا۔ جب خنجر میرے پاس رہا...... اس دوران نقل بھی میں نے بنوائی۔ بلیک مارکیٹ میں مخصوص خریدار کو بیچا جس نے اولیور کے زیرِاثر آئی آف کشمیر کو دبائے رکھا...... تاوقتیکہ میں گائے کو ورغلا کے وہاں لے گئی۔'' اچانک وہ چپ ہوگئی۔

''مسٹر ٹروٹ، گن ایک طرف کرو۔''

''تم کریٹس سے ذرا دور ہو جاؤ۔'' جواب میں ٹروٹ نے حکم دیا۔

''تم ایسا نہیں کر سکتے۔'' وہ ہنسنے لگی...... ہسٹریائی انداز میں۔ ''تمہیں ہماری ضرورت ہے۔''

''اب نہیں ہے، نہ پڑے گی۔''

فائرنگ کی آواز پر کیلی لرز اٹھی۔ اوپر تلے تین فائر۔ کیلی نے چیخ روکنے کے لیے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ خوف زدہ سسکیوں کی آواز کہہ رہی تھی کہ ویرونیکا زندہ ہے۔

''صرف وارننگ تھی۔'' ٹروٹ نے کہا۔ ''اگلی بار ٹارگٹ پر فائر کروں گا۔'' وہی سفاک لہجہ عود کر آیا تھا۔ اسی آواز نے بحری جہاز کو سیما سے فائرنگ کا حکم دیا تھا۔

''اِدھر آؤ تم لوگ۔ کریٹس ٹرک میں پہنچاؤ۔'' اس نے چیخ کر دوسرا حکم جاری کیا۔

کیلی نے عالمِ ہراس میں رخنے سے آنکھ لگائی۔ دو آدمی لوڈنگ کارٹ کے ساتھ آ رہے تھے۔

''یہ بڑا والا پہلے اٹھاؤ۔'' ٹروٹ نے کہا۔ وہ کارٹ لے کر کیلی کی طرف آئے۔ کیلی کے اوسان خطا تھے۔ وہ سکڑ سمٹ رہی تھی۔ اس کی پشت میں کوئی ٹھوس شے چبھ رہی تھی۔ کریٹ میں کیا ہے۔ یہ جاننے کا اسے موقع ہی نہیں ملا تھا۔

''اوہ گاڈ، کتنا وزن ہے۔ کیا ہے اِس میں؟''

''یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ اپنا کام کرو۔'' ٹروٹ غرایا۔

ہچکولوں کا سفر شروع ہوا۔ بالآخر اسے کریٹ سمیت ٹرک میں رکھ دیا گیا۔ کیلی نے گہری سانس لی۔ شومیٔ قسمت دوسرا کریٹ اسی کریٹ پر رکھ دیا گیا۔ وحشت ناک صورتِ حال تھی۔ وہ مقید ہو کے رہ گئی۔ کریٹ منتقل ہوتے رہے...... گھڑی کے روشن ہندسے آٹھ بج کر دس منٹ کا اعلان کر رہے تھے۔ آٹھ پچیس پر ٹرک کا انجن بیدار ہوا۔ کیلی کی پنڈلیوں میں اکڑن بڑھتی جا رہی تھی۔ کیلی نے ہاتھ اوپر کر کے تختہ ہٹانے کی کوشش کی، لیکن بالائی کریٹ وزنی تھا۔ وہ اسیرِ قفس پنچھی کے مانند پھڑپھڑا کے رہ گئی۔

بے خیالی میں اس نے جیب سے جورڈن کی گھڑی نکالی۔ آہ، اسے علم ہو گیا ہوگا۔ وہ خیالات کی رو میں بہنے لگی...... وہ اس کی زندگی سے نکل گئی تھی، جورڈن متنفر ہوگا۔ کیلی یہی چاہتی تھی۔ وہ اس کے قابل نہیں تھی۔ ایک جنٹلمین اور دوسری طرف چور، درمیان میں عمیق کھائی تھی...... یہ ملن کیسے ہوتا...... دونوں ایک دوسرے کی ضد تھے۔

گھڑی اس نے مٹھی میں دبائی ہوئی تھی۔ قفس کی گھٹن میں وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ بے چارگی قلب ونظر سے بے خبر۔ غیر اختیاری طور پر اس کی آنکھیں بھیگتی چلی گئیں۔

دفعتاً ٹرک کی رفتار کم ہوئی اور وہ رک گیا۔ باتوں کی آواز آ رہی تھی۔ کریٹ اتار کے کارٹ پر رکھے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کریٹ بحری جہاز پر پہنچائے جائیں گے، کیلی نے سوچا۔ وہ بری طرح پھنس گئی تھی۔ اس کا نمبر آیا تو وزن کے باعث ایک ہی کریٹ اٹھایا گیا۔ کیا اس کا خدشہ صحیح ہے۔ منطق چلا رہی تھی کہ کچھ دیر میں وہ جہاز پر ہوگی۔ تاہم اس کے سر سے دوسرا کریٹ ہٹ چکا تھا۔ کارٹ پر سفر ٹرک کی مانند رواں نہیں تھا۔ معاً تھمپ کی آواز کے ساتھ کریٹ ساکن ہوگیا۔ کیلی انتظار کرتی رہی۔ آوازیں معدوم ہوتی گئیں اور سناٹا چھا گیا۔ کچھ توقف کے بعد کیلی نے تختہ ذرا سا اٹھا کے باہر جھانکا۔ وہ اسٹوریج میں تھی۔ وہاں کسی ذی نفس کے آثار نہیں تھے۔ ہر طرف کریٹ ہی تھے۔ ٹانگوں کی اکڑن کے باعث اسے باہر آنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم وہ خاموشی برقرار رکھنے میں کامیاب رہی۔ آڑے کر اس نے ٹانگوں کو ہلایا۔ پنڈلیوں میں سوئیاں سی چبھنے لگیں۔ دورانِ خون بحال ہو رہا تھا۔ باہر کا راستہ ایک تنگ کوریڈور میں تھا جس کے سرے پر دو آدمی ہنسی مذاق میں مگن تھے۔ اچانک کیلی لڑکھڑائی، اس کے قدموں تلے جیسے لہر پیدا ہوئی۔ انجن کی آواز بھی سماعت سے ٹکرائی۔ آواز بلند ہوتی گئی۔ اس نے کوریڈور کی دیوار پر نگاہ مرکوز کی۔ وہ ایمرجنسی فائر کٹ تھی جس پر ''ولافورڈ'' کی مہر ثبت تھی۔ وہ وان ویلڈن کے بحری جہاز پر تھی۔ فرش پھر لہرایا۔ کیلی نے دیوار کے سہارے خود کو سنبھالا۔ مخصوص حرکات سے وہ سمجھ گئی کہ بحری جہاز سمندر میں نکل رہا ہے۔

☆☆☆

ہیوٹا وسٹوک کی لیموزین، گلفرڈ کے باہر سڑک کے ساتھ منتظر تھی۔ جورڈن، اسکاٹ لینڈ یارڈ کے دونوں آدمیوں کے ساتھ پہنچا...... لیموزین کا عقبی دروازہ کھلا اور وہ اندر چلا گیا۔

''میں سمجھا تھا کہ میں ریٹائر ہو چکا ہوں۔'' انکل ہیو نے جورڈن کو تنقیدی نظر سے دیکھا۔ ''مجھے نہیں معلوم تھا کہ بعد کی زندگی تمہیں بچاتے ہوئے گزرے گی۔''

''ہیلو، سوئٹ انکل...... رچرڈ کہاں ہے؟''

''حاضر اور تیار۔'' ڈرائیونگ سیٹ کی طرف سے آواز

آئی۔ رچرڈ شوفر کی یونیفارم میں تھا۔ وہ گردن موڑ کے مسکرا رہا تھا۔
''تم اکیلے؟ کیلی کہاں ہے؟''
''نہیں معلوم، صرف اندازہ ہے۔ کیا شپنگ شیڈول کنفرم ہے؟''
''ولافورڈ، آدھی رات میں نکلے گا۔'' رچرڈ نے جواب دیا۔
''تمہاری وہاں کیا دلچسپی ہے؟'' انکل ہیو.... نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔
''جہاز پر نوادرات کا خزانہ ہے۔ اور......ر......ایک چھوٹا سا چور۔''
رچرڈ نے کار ہائی وے پر ڈال دی تھی۔ ''تمہیں اسے روکنا چاہیے تھا۔ وہ سارے آپریشن میں خلل ڈال دے گی۔''
''وہ کسی کی نہیں سنتی۔ کسی پر بھروسا نہیں کرتی۔'' جورڈن بولا۔
''میں نے سنا ہے، مس رائس کا نام۔ وہ تم پر بھروسا نہیں کرتی؟'' انکل ہیو کی آواز میں خفیف سی چبھن تھی۔
جورڈن سامنے سڑک کو گھورتا رہا۔ ''میں سمجھا تھا کہ وہ کرتی ہے۔'' اس نے نرمی سے جواب دیا۔
''خزانے کے پیچھے ہو یا چور کے؟''
جورڈن ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کتنے پیچ وخم، زیروبم تھے۔ تنگ وتاز تھی۔ کتنے موڑ تھے...... وہ یقین کر بیٹھا تھا کہ آواز کی پرواز ایک ہے۔ ساز ایک ہے۔ نغمہ ایک ہے......تب وہ حشر ساماں، آفت جاں...... ماہ جبیں، زہرہ نگاہ...... غم ہجر میں اسے تہی داماں چھوڑ گئی۔ نیرنگئ غم پر مسکراؤں یا تلخئ غم بڑھا لوں؟ حیرانی دائم کا تقاضا کچھ اور تھا، دل کا اور...... پس نغمہ کوئی بات تھی۔ آگ سی سینے میں لگی تھی۔ دل اب بھی دھڑک رہا تھا قربت کے لیے۔
''کہاں کھو گئے؟'' انکل ہیو کی آواز نے جورڈن کو خیالات کے حصار سے نکالا۔
''وہ شپ پر......''
''میں بتاتا ہوں۔'' رچرڈ نے قطع کلامی کرتے ہوئے جورڈن کی مشکل آسان کی۔
''ہونہہ...... کوئی جلدی نہیں ہے۔ آپریشن پر دھیان رکھو۔'' انکل ہیو نے کہا۔
پورٹ ماؤتھ ابھی تیس میل کے فاصلے پر تھا۔ جورڈن پھر تصور کی دنیا میں کھو گیا۔ وہ کیلی کو سمجھنے میں ناکام رہا تھا۔ کیسی چبھن تھی۔ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ دفعتاً شعلہ سا لپکا 'گھڑی!! اس نے گھڑی کیوں نکالی۔ اوہ نو، دل کی بات تھی جو وہ اشارہ پا گیا۔ وہ آدھا جھوٹ تھا، آدھا سچ۔ کچھ سرکشی اور کچھ مایوسی...... وہ اسے خود سے دور دھکیل رہی تھی۔ آخری امتحان کے لیے اسے دیوار سے لگا رہی تھی۔ ''مجھے پہلے جان لینا چاہیے تھا کہ کیا ہونے والا ہے۔'' اگر وہ ناکام ہو گیا تو اس کی کیا حالت ہو گی، وہ مرنے سے پہلے مر جائے گی۔ جورڈن کو خود پر غصہ آیا۔ حالات دونوں کو جدا کر رہے تھے۔ اس کا ماضی! وہ کیسے اس پر بھروسا کرتی۔ اور وہ کیوں اس پر اعتماد کرتا۔ کیلی نے اسے خلجان سے، مدوجزر سے نکال کر فیصلہ کن راستے پر ڈال دیا تھا اور اپنے لیے وہ ایذا طلب تھی۔ عشق کو ناز سکھانے کے لیے خاردار جان لیوا راستہ چنا تھا۔
شاید وہ آغازِ سفر سے ٹھیک ہی کر رہی تھی۔ شاید وہ درمیانی خلیج کو پاٹ نہیں سکتے تھے۔ جورڈن کا اضطراب مزید بڑھ گیا۔

☆☆☆

میک لوئڈ، پولیس کے ساتھ پورٹ پر منتظر تھا۔
''تاخیر ہو گئی۔'' وہ بولا۔ انکل ہیو اور جورڈن نے لیموزین سے باہر قدم رکھا۔
''جہاز وقت سے پہلے نکل گیا۔'' میک نے وضاحت کی۔
''انہوں نے پلان تبدیل کر دیا۔''
وہ وہاں ہو گی...... تنہا۔ جورڈن نے تاریکی میں گھورتے ہوئے سوچا۔
''ہمیں اُسے روکنا ہو گا۔'' جورڈن، میک لوئڈ کی جانب گھوما۔
''تم میجر آپریشن کی بات کر رہے ہو۔ بغیر ثبوت کے مشکل کھڑی ہو جائے گی۔'' میک نے کہا۔
''تمہیں گھڑی چاہیے یا چور...... غیر قانونی خزانہ اگر ہوا تو اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔'' انکل ہیو نے جورڈن کو ایک طرف لے جا کر سوال کیا۔
''دونوں۔'' جواب ملا۔
ہیو نے پُرسوچ انداز میں سر کو جنبش دی۔ پُرسوچ انداز میں جورڈن کو گھورا۔ جورڈن پھر میک لوئڈ کے ساتھ تکرار میں مصروف ہو گیا۔ میک نے بے بسی سے لارڈ ہیو کی طرف دیکھا۔
''ہمیں رائل نیوی کی مدد لینی پڑے گی۔'' انکل نے کہا۔
''لیکن اگر وہاں ٹھوس ثبوت ہاتھ نہ آیا تو خوب دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔''
''میں نے کہا ہے کہ سب کچھ وہیں ہے۔ ثبوت اور کیلی دونوں۔'' جورڈن نے بے قراری سے کہا۔
''لیکن ہم کیلی کا ذکر نہیں کریں گے۔ کوئی اور معقول بہانہ تراشیں گے۔'' انکل نے کہا۔
جورڈن کا اضطراب حدود سے چھلک پڑا۔ ''وہ آپ کی ایجنٹ نہیں تھی۔ اس نے کبھی ملک یا کوئین کی حفاظت کا حلف نہیں اٹھایا۔ وہ سویلین ہے۔ اسے وہاں بے یارومددگار نہیں چھوڑا جا سکتا۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔''

ہیو نے حیرت سے بھتیجے کی آنکھوں میں جھانکا۔ ''اس کی اتنی اہمیت ہے تمہارے لیے؟''

''ہاں۔'' جورڈن نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ''بہت زیادہ اہمیت ہے۔''

انکل ہیو نے آسمان کی طرف دیکھا۔ موسم مشکوک تھا۔ ''وہ انگریزی سمندر کی حدود سے نکل گیا تو صورتِ حال پیچیدگی اختیار کرلے گی۔'' میک لوئڈ نے یاددہانی کرائی۔

''جورڈن، جہاز پر تمہاری موجودگی کا کوئی جواز نہیں پیش کیا جاسکتا۔'' ہیو نے کہا۔

''نیوی میری موجودگی کی تردید کرسکتی ہے۔'' جورڈن نے جواب دیا۔

''یہ لڑکی کوئی غیر معمولی چیز ہے۔'' ہیو نے گہری سانس لی۔ پھر نئے سرے سے مشاورت کا آغاز ہوا۔

☆☆☆

کچھ دیر بعد دونوں آدمیوں کی ٹٹول بازی ختم ہوئی اور آوازیں دور ہوتی ہوئی معدوم ہوگئیں۔ کیلی اسٹوریج میں سے نکلنے کے خطرے کا جائزہ لے رہی تھی۔ قبل اس کے، کوئی اور ظاہر ہوتا اسے روپوش ہونے کے لیے نئی جگہ تلاش کرنی تھی۔ وہ دوبارہ کریٹ میں چھپنے کے لیے تیار نہیں تھی۔ بالآخر وہ کوریڈور میں داخل ہوگئی۔ وہاں سے نکل کر وہ دونوں افراد کی مخالف سمت میں چل پڑی۔

ڈیک پر کوریڈورز کا جال بچھا تھا، کیا کرے؟ سوال کا جواب قدموں کی آہٹ نے دے دیا۔ وہ بے محابا قریبی دروازے میں داخل ہوگئی۔ یہ مقام عملے کے لیے تھا۔ آہٹ قریب تر ہوگئی۔ اس نے لاکرز کی قطار کو دیکھا اور افراتفری میں سکڑ کے ایک لاکر میں دبک گئی۔ وہاں گندے کپڑوں کی بو موجود تھی۔ جوتوں کا جوڑا بھی نظر آرہا تھا۔ کیلی نے محسوس کیا کہ وہ دو آدمی تھے اور لاکرز کی طرف ہی آرہے تھے۔ وہ کیلی کے لاکر سے دور تھے۔ اس نے اطمینان کی سانس لی۔ مطلوبہ شے لے کر دونوں باہر نکل گئے۔ ان کی باتوں سے اندازہ ہوا کہ شپ پچیس ناٹ کی رفتار پکڑ چکا ہے۔ کیلی باہر نکل آئی۔

کیلی لائف بوٹس کی تلاش میں تھی۔ ابھی تک وہ نظر میں نہیں آئی تھی۔ بچتی بچاتی وہ بھٹکتی رہی۔ انجام کار لائف بوٹس اسے اسٹار بورڈ کن ویل کے ساتھ منسلک دکھائی دیں۔

☆☆☆

سائمن ٹروٹ برج پر کھڑا دوربین کے ذریعے کھڑکی کے عقب سے بگڑتے ہوئے موسم کے تیور دیکھ رہا تھا۔ اگرچہ کیپٹن مطمئن تھا۔ تاہم سائمن کی بے چینی کم نہیں ہورہی تھی۔ وان ویلڈن، سائمن کی سوچ سے بے خبر تھا۔ وہ اس کے ساتھ ہی برج پر موجود تھا۔ ناگفتہ بہ صحت اور اس عمر میں کسی قسم کا خوف بے معنی ہوگیا تھا۔ چاہے وہ سمندری طوفان ہی کیوں نہ ہو۔

''آثار اچھے نہیں ہیں۔'' سائمن ٹروٹ نے کیپٹن کو مخاطب کیا۔

''اتنے بُرے بھی نہیں ہیں۔'' کیپٹن نے کہا۔ ''لیکن اگر تم چاہو تو واپس پورٹ ماؤتھ چلتے ہیں؟''

''نہیں۔'' سائمن کی جگہ وان ویلڈن نے جواب دیا۔

سائمن نے دوربین کا رخ تبدیل کیا۔ وہ مین ڈیک پر تین افراد کو مصروف دیکھ رہا تھا۔ معاً اس نے اسٹار بورڈ کے قریب چوتھی شبیہہ دیکھی جو جھلک دکھلا کر غائب ہوگئی۔ اسے علم تھا کہ اس جانب لائف بوٹس ہیں۔ ''وہ کون تھا؟''

کیپٹن کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ ''کیا کہہ سکتا ہوں۔''

سائمن نے فی الفور اپنی جگہ چھوڑ دی۔ اس کا رخ اسٹار بورڈ کی جانب تھا۔ وہاں پہنچ کر اس نے گن نکالی۔ لائف بوٹس پر واٹر پروف کور پڑا تھا۔

''آؤٹ۔'' سائمن غرایا۔ ''باہر نکلو۔'' شیٹ کے نیچے حرکت پیدا ہوئی...... آہستگی سے ایک دہشت زدہ چہرہ نمودار ہوا۔

''ویل...... ویل...... ل...... کیا یہ مس کیلی رائس کا چہرہ ہے۔'' سائمن نے شدید حیرت کے ساتھ کہا۔

☆☆☆

کشادہ کیبن، لیونگ روم کے مانند تھا۔ ویل فرنشڈ اور لگژری۔ چھت میں کرسٹل کا فانوس لٹک رہا تھا۔ کیلی کو مہاگنی کی کرسی پر باندھ دیا گیا۔ کرسی پر سبز ویلوٹ چڑھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ آرم ریسٹ پر جکڑے گئے تھے۔ سائمن نے اس کی جیبیں اور بیگ خالی کردیا۔ قفل شکن اور کیمرا دیکھ کر وہ بولا۔ ''بہت اچھے، پوری تیاری کے ساتھ آئی ہو۔ جہاز پر کیونکر پہنچیں؟''

''ٹریڈ سیکرٹ۔'' وہ بولی۔

''کیا تم تنہا ہو؟'' سائمن نے گھڑی اٹھائی۔

''کیا تم سمجھتے ہو کہ میں بتادوں گی۔'' کیلی نے جواب دیا۔

سائمن نے دو قدم بڑھا کر ہاتھ گھمایا۔ بھرپور تھپڑ تھا۔ کیلی کا سر گھوم گیا۔

''اسے برہم کرو گی تو تم شدید خسارے میں رہو گی۔'' وان ویلڈن کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔ ''مس رائس، اسے غصہ نہ دلاؤ۔''

کیلی نے آنکھیں سکیڑ کے نظر کا زاویہ تبدیل کیا۔ وان ویلڈن اس کی توقع سے زیادہ بوڑھا اور لاغر دکھائی دے رہا تھا۔ آکسیجن کا ٹینک، وہیل چیئر کے عقب میں تھا۔ جہاں سے پلاسٹک

ٹیوبس نکل کر اس کے نتھنوں میں اٹکی ہوئی تھیں۔ اس کی کھال مہین کاغذ کی طرح نظر آ رہی تھی۔ وان ویلڈن موت سے بہت قریب تھا۔

"میں پھر پوچھتا ہوں، کیا تم اکیلی ہو؟"

"نیوی سیل کی ٹیم میرے ساتھ ہے۔" جواب ملا۔

سائمن کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آیا۔ کیلی کے دماغ میں گویا روشن بلب تھا۔ جو ٹوٹ کر بکھر گیا۔ ہونٹوں سے خون رسنے لگا۔

"جورڈن کہاں ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم۔"

سائمن نے گھڑی کھول کر اندر کھودا گیا نام پڑھا۔ "برنارڈ ٹاوسٹوک۔" پھر کیلی پر نگاہ ڈالی۔ "تم نہیں جانتیں وہ کہاں ہے؟"

"میں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔"

"پھر یہ گھڑی کیا کہہ رہی ہے؟" سائمن نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔ کیلی تیسرے تھپڑ کی منتظر تھی۔ ناموسِ محبت پر حرف نہ آنے دوں گی۔ ہر خلش دل سے مٹا دوں گی۔ ہونٹوں کا خون ٹھوڑی سے ہوتا ہوا قالین پر ٹپک رہا تھا۔

"یہ گھڑی میں نے چرائی ہے۔" کیلی نے کہا۔ وہ گردشِ دوراں پر حیران تھی۔ وہ سچ بول رہی تھی اور وہ یقین نہیں کر رہا تھا۔

"وہ اب بھی تمہارے لیے کام کر رہا ہے؟" سائمن نے سوال کیا۔

"میرا اور اس کا تعلق ختم ہو چکا ہے۔ میں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔"

سائمن نے وان ویلڈن کی طرف دیکھا۔ "میرا خیال ہے کہ جورڈن کا خطرہ ابھی باقی ہے۔"

"اس کے خاتمے کا انتظام کرو۔" وان ویلڈن نے حکم دیا۔

کیلی نے سر اٹھایا۔ "نہیں، نہیں۔ اس معاملے سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔"

"گزشتہ ہفتے وہ تمہارے ساتھ تھا۔"

"اس کی بدقسمتی۔" کیلی نے کہا۔ "سیکس، اور کچھ نہیں۔"

"تم سمجھتی ہو کہ میں یقین کر لوں گا۔" سائمن بپھر گیا۔

"وقت ضائع مت کرو۔ اسی طرح اٹھا کر سمندر میں پھینک دو۔" وان ویلڈن نے بے حسی کے ساتھ کہا۔

"میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ اور....." اچانک وہ مڑا۔ انٹرکام کی آواز نے فقرہ مکمل کرنے کی مہلت نہیں دی تھی۔ دیوار کے قریب جا کر اس نے اسپیکر کا بٹن دبایا۔

"سر، یہاں اوپر نئی صورتِ حال ہے۔ شاہی بحریہ کا جہاز ہمارے پیچھے ہے۔ وہ اوپر آنا چاہتے ہیں۔"

"کیوں؟"

"ان کا کہنا ہے کہ پورٹ ماؤتھ سے نکلنے والے جہازوں پر IRA کے شرپسندوں کی موجودگی کا امکان ہے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ لوگ عملے میں گھل مل گئے ہیں۔"

"ان کی درخواست رد کر دو۔" وان ویلڈن نے سکون سے کہا۔

"ان کی مدد کے لیے ہیلی کاپٹرز بھی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک اور شپ بھی آس پاس ہے۔" کیپٹن نے کہا۔

"ہم بارہ میل کی حد سے آگے ہیں۔ انہیں یہاں آنے کا حق نہیں ہے۔" وان ویلڈن نے توجیہہ پیش کی۔

"سر میں تعاون کا مشورہ دوں گا...... روٹین چیک اپ معلوم ہوتا ہے۔" کیپٹن کی آواز آئی۔ وہ عملے کو دیکھیں گے۔ اگر ہم نے انکار کیا تو خوامخواہ شک پیدا ہوگا۔"

وان ویلڈن اور سائمن نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر وان ویلڈن نے سر کی جنبش سے اشارہ دیا۔

"تمام افراد کو ایک جگہ ڈیک پر لاؤ۔" سائمن نے انٹرکام پر کہا۔ "لیکن انہیں وہیں محدود رکھنا۔"

"یس سر۔"

"ہم دونوں کو ڈیک پر ہونا چاہیے۔" سائمن نے وان ویلڈن سے کہا اور اس کی وہیل چیئر کمرے سے نکال کر پرائیویٹ ایلی ویٹر میں لے گیا۔

"میں مس رائس کو محفوظ کر کے برج پر ملتا ہوں۔" سائمن نے ایلی ویٹر کا بٹن دبایا اور واپس کمرے میں آ گیا۔ اس نے کیلی کے بندھن چیک کیے پھر احتیاط اور تیزی سے منہ پر ٹیپ لگا دیا۔ مطمئن ہونے کے بعد وہ باہر نکل گیا۔

دروازہ بند ہوتے ہی کیلی بندشوں کے ساتھ زور آزمائی کرنے لگی۔ جلد ہی اسے احساس ہو گیا کہ بندھن مضبوط ہیں، نجات ممکن نہیں۔ اس نے آنسو روکنے کی کوشش کی، کیا وہ یہاں آئیں گے یا بالا ہی بالا چلے جائیں گے۔ ان کے تو گمان میں نہ ہوگا کہ نیچے ایک پنچھی قفس میں حال سے بے حال ہے۔ آہ، اتنے قریب آ کے بھی کتنی دوری ہے۔ اس نے دانت پر دانت جمائے اور ایک بار پھر جکڑ بندی سے نجات حاصل کرنے کے لیے زور لگانا شروع کیا۔

☆☆☆

جورڈن ہیلی کاپٹر کی کھڑکی سے نیچے دشمن کے علاقے (ڈیک) کو دیکھ رہا تھا۔ معقول امکان تھا کہ اسے پہچانا نہیں جائے گا۔

"تمہیں یقین ہے کہ تم ہمارے ساتھ اترو گے؟"

"یس، شیور۔" اس نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس بیس منٹ ہیں۔" نیول آفیسر نے کہا۔

"اس کے بعد ہم نکل جائیں گے...... تم ساتھ ہو یا نہ ہو۔ ہمیں واپس جانا پڑے گا۔"

"سمجھ گیا۔"

"بیس منٹ، میرے لیے کافی ہیں۔ تم بُرا وقت نہیں دیکھو گے۔ آج کی رات وان ویلڈن کے لیے بدترین ثابت ہوگی۔"

جورڈن کے لہجے میں الاؤ دہک رہا تھا۔ وہ نیوی یونیفارم میں تھا۔ اس کے ساتھ اترنے والے سات دیگر نیول آفیسر کے لیے وہ ایک مشکوک آدمی تھا۔ تاہم جورڈن کو پروا نہیں تھی۔ اس کے دماغ میں ایک سودا سمایا ہوا تھا۔ اسے آخری امتحان پاس کرنا تھا۔ جہاز پر کوئی اس کا منتظر تھا۔ ہر دھڑکن میں کیلی کا نام تھا۔

☆☆☆

"لیوٹیننٹ کمانڈر ٹوبی، رائل نیوی۔"

"سائمن ٹروٹ، وی پی آپریشن، وان ویلڈن کمپنی۔ کمانڈر کیا مدد کرسکتا ہوں؟"

"کریو کو چیک کرنا ہے۔"

"کیوں نہیں۔ ہم نے انہیں یہاں جمع کرلیا ہے۔" سائمن نے برج اسٹیر وے کے قریب مجتمع کریو کی جانب اشارہ کیا۔

"کیا یہی تمام لوگ ہیں؟"

"دو آدمی برج پر ہیں۔ کیپٹن اور خود مسٹر وان ویلڈن۔"

"ڈیک کے نیچے کوئی ہے؟"

"نو سر۔"

کمانڈر نے سر ہلایا۔ دونوں ٹیموں کے ٹاکرے سے چند سیکنڈ پہلے جورڈن کمالِ ہوشیاری سے ادھر سے کھسک گیا تھا۔

"ٹھیک ہے، شروع کرتے ہیں۔" کمانڈر نے کہا۔

جورڈن زیریں کوریڈورز میں چکرا رہا تھا۔ وقت کی قلت اس کے ذہن میں تھی۔ لہٰذا وہ آوازیں لگانے لگا۔ کچھ بھی ہوسکتا تھا، کوئی بھی سن سکتا تھا۔ بوجہ وہ کیلی کے بجائے ڈیانا کو آوازیں دے رہا تھا۔ ڈوروے، کریو کوارٹرز، آفیسرز کوارٹرز، میس ہال، گیلی......

کیلی کہیں نہیں تھی۔ وہ مزید پیچھے کی جانب گیا اور اسٹوریج میں جا پہنچا۔ کمرے میں درجنوں کریٹس تھے۔ ایک کا تختہ کچھ ہٹا ہوا تھا۔ جورڈن نے اس میں جھانکا۔ وہ کسی بت کا پیتل نما سر تھا۔ چہرہ نسوانی۔ جورڈن نے تیزی سے اطراف میں دیکھا اور آواز دی۔ ڈیانا، ڈیانا۔

دس منٹ گزر گئے تھے۔ پریشانی نے سر اٹھایا۔ انجن روم اور کارگو بے ابھی باقی تھے۔ اس کے علاوہ کہاں، کون، کون سی جگہیں تھیں؟ اوپر سے ہیلی کاپٹر کی آواز آئی۔ ایک اور چاپر لینڈ کر رہا تھا۔ کون آیا ہے؟

جورڈن نے مہاگنی سے بنا ڈور دیکھا۔ جس پر پرائیویٹ کا نشان تھا۔ کیپٹن کے لیے؟ اس نے ناب گھمانے کی کوشش کی۔ لاک۔ اس نے کئی بار زوردار دستک دی۔ "ڈیانا؟"

جواب ندارد۔

کیلی نے جورڈن کی آواز سن لی تھی۔ وہ اس کا فرضی نام لے رہا تھا۔ ٹیپ کی وجہ سے وہ جواب دینے میں ناکام رہی۔ وہ نیم پاگل ہوگئی۔ مجھے چھوڑ کے نہ جاؤ۔ اس نے چیخنا چاہا۔ نہ جاؤ۔ کیلی نے محسوس کیا کہ وہ ہٹ رہا ہے۔ میں کتنا ہی بھاگوں، اس کی آس نہیں ٹوٹے گی۔ کیلی نے مایوسی کے ساتھ کرسی جھلانا شروع کی۔ دائیں بائیں...... بائیں سے دائیں۔ کرسی میز سے ٹکراتی ہوئی گری۔ اذیت کے باعث اس کے سر میں شرارے سے چھوٹے۔ آنکھوں کے سامنے سیاہ پردہ گر گیا۔ کھسکنے کے لیے وہ توانائی کا ایک ایک اونس خرچ کر رہی تھی۔ بینائی بحال ہونا شروع ہوئی۔ اس کے بکھرے ہوئے اعصاب و حواس نے شک محسوس کیا کہ کوئی دروازے سے ٹکرایا ہے۔ کوئی چیز دروازے سے بار بار ٹکرا رہی تھی۔ فائر کٹ کی سرخ کلہاڑی نے دروازے کے تختے ادھیڑ دیے تھے پھر ایک ہاتھ نے اندر آکے دروازے کی ناب گھما کر دروازہ کھول دیا...... جورڈن اندر داخل ہوا۔

"مائی گاڈ" کیلی کی حالت دیکھ کر وہ بڑبڑایا۔ فوراً ہی وہ اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ وہ اسے بندھنوں سے آزاد کر رہا تھا۔ بعدازاں، ٹیپ اس کے منہ سے ہٹایا۔ کیلی کے ہاتھ پیر سن ہورہے تھے۔ وہ جورڈن کی بانہوں میں سمٹی سسکیاں لے رہی تھی۔ وہ بار بار کیلی کا نام دہرا رہا تھا۔ ڈیانا نہیں، کیلی کا نام۔ اچانک مدھم سی "بیپ" کی آواز نے اسے الرٹ کردیا۔ اس نے بیلٹ کے ساتھ لگے پیجر کی آواز بند کی۔ "ہمارے پاس ایک منٹ بچا ہے۔ کیا تم چل سکتی ہو؟"

"میرا خیال ہے نہیں۔ اُف میری ٹانگیں۔" وہ کراہی۔

"ٹھیک ہے۔" جورڈن نے اسے گود میں اٹھا لیا۔ وہ کمرے سے نکل کر کوریڈور میں آگیا۔

"ہم شپ سے جان کیسے چھڑائیں گے؟" کیلی نے سوال کیا۔

"جیسے آئے تھے، ویسے جائیں گے۔ ہیلی کاپٹر" وہ کونے سے مڑا اور یک لخت تھم گیا۔

"مسٹر ٹاوسٹوک، مجھے خطرہ ہے کہ تم فلائٹ مس کرنے والے ہو۔" سامنے سائمن ٹروٹ دیوار بن کے کھڑا تھا۔

☆☆☆

کیلی نے محسوس کیا کہ جورڈن کی بانہیں اس کے گرد اور تنگ ہوگئی ہیں۔ اس کی بڑھتی ہوئی دھڑکنیں کیلی کے سینے پر ضربیں لگا رہی تھیں۔

ٹروٹ نے گن سیدھی کی۔ "اِسے نیچے اتار دو۔"

''وہ چلنے کے قابل نہیں ہے۔'' جورڈن نے کہا۔

''ویری ویل، کارگو بے میں چلو۔'' سائمن ٹروٹ نے ایک طرف اشارہ کیا۔ گن کی موجودگی میں جورڈن بے بس تھا۔ وہ کریٹس سے بھرے کارگو بے میں آگئے۔

''میری پارٹی کے علم میں ہے کہ میں بورڈ پر ہوں...... وہ میرے بغیر نہیں جائیں گے۔'' جورڈن نے کہا۔

''اچھا۔'' سائمن نے چھت کی طرف دیکھا۔ ہیلی کاپٹر کے روٹرز گھومنے کی آواز بلند ہو رہی تھی۔ ''کوئی لمحہ جاتا ہے وہ روانہ ہوجائیں گے۔'' ہیلی کاپٹر بلند ہوا اور روٹرز کی آواز دور ہوتی گئی۔ سائمن کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔

''ہم تمہاری موجودگی کی تردید کریں گے۔'' وہ بولا۔ ''البتہ نیوی کو جواب دینا مشکل ہوجائے گا۔'' اس نے گن والا ہاتھ لہرایا۔

''وہ کریٹ اتنا بڑا ہے کہ تم دونوں اس میں سما جاؤ گے۔ اینڈ برا نہیں ہے۔ انجام کار تم دونوں ساتھ ہوگے۔''

یقیناً وہ ان کو کریٹ سمیت سمندر کی نذر کردے گا۔ ان کا ملن سمندر کی گہرائی میں ہوگا۔ درحقیقت یہ دو روحوں کا ملاپ ہوگا...... سمندر سے دور آسمانوں میں۔ کیلی کے لیے سانس لینا دشوار تھا...... دماغ سوچنے کے قابل نہ رہا۔

جورڈن کی پُرسکون آواز آئی۔ ''یہ اتنا سادہ نہیں ہے۔ انٹرپول اور اٹالین پولیس، نیپلز میں تمہاری منتظر ہے۔''

''نیپلز برسوں سے ہمارے لیے مسئلہ نہیں ہے۔''

''وقت بدلنے والا ہے۔''

''بس بہت ہوگیا ہے۔ اسے نیچے اتارو اور کریٹ میں داخل ہوجاؤ......'' جورڈن نے کیلی کو نیچے اتارا۔ وہ کھڑی نہ رہ سکی اور گھٹنوں پر آگئی۔

''اسے یہیں چھوڑ دو اور کریٹ کھولو۔'' سائمن نے حکم دیا۔

جورڈن پلک جھپکائے بغیر کیلی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہ کوئی پیغام دینا چاہ رہا تھا۔ کسی قسم کا اشارہ۔ وہ کیلی کے قریب ہو کے جھکا۔ جیکٹ کا ایک حصہ کھل گیا۔ تب کیلی نے شولڈر ہولسٹر کی جھلک دیکھی۔ جورڈن کی پشت سائمن کی طرف تھی۔ کیلی نے پھرتی سے گن ہولسٹر سے کھینچ لی۔

''اس کے قریب سے ہٹ جاؤ۔'' سائمن پھنکارا۔

''آنسو بہانے دو۔'' جورڈن نے ہونٹ کیلی کی پیشانی پر رکھے۔ پھر ہونٹ پھسل کر کان پر چلے گئے۔ اس نے سرگوشی کی۔ ''مجھے شیلڈ بنا کر تمہیں اس کے دھڑ کا نشانہ لینا ہے۔'' کیلی نے دہشت سے جورڈن کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''نہیں۔''

جورڈن نے اس کا شانہ تھام لیا۔ ''وقت نہیں ہے، جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو۔'' جورڈن کی آواز میں اذیت اور عجلت کا عنصر تھا۔ دونوں کی نظریں لاک ہوگئیں۔ ''تم کو زندہ رہنا ہے۔ ہم دونوں کے لیے۔'' کیلی نے پیغام پڑھ لیا۔ جورڈن نے دوسری مرتبہ اس کا شانہ نرمی سے دبایا۔ وہ ہولے سے مسکرائی۔

''آنسو سمندر میں جا کر بہانا۔ چلو شروع کرو۔'' سائمن کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔

کیلی نے پہلے کبھی گولی نہیں چلائی تھی۔ ڈو اور ڈائی والا معاملہ تھا۔ خطا کی گنجائش نہیں تھی۔ برعکس صورت میں سائمن نے پورا کلپ جورڈن کے جسم میں اتار دینا تھا۔ کیلی نے قریب قریب صحیح نشانہ لینا تھا۔ جورڈن کے لیے۔

''تم ایسے نہیں مانو گے۔'' سائمن بے قابو ہوگیا۔ دھماکا ہوا گولی چلی اور جورڈن لڑکھڑایا۔ گولی اس کی ران میں گھس گئی تھی۔ جورڈن نے دونوں ہاتھوں سے زخم دبایا۔ خون بہہ نکلا۔ کیلی کا چہرہ پہلے سفید پھر سرخ ہوگیا۔ جورڈن کے خون کی جھلک نے اسے مشتعل کردیا۔ ساری ہچکچاہٹ غضب کے تندریلے میں بہہ گئی۔

گن مضبوطی سے دونوں ہاتھوں میں لے کر پے درپے اس نے تین فائر کیے۔ ایک گولی سائمن کے سینے میں، دوسری پیٹ میں...... تیسری کا کیلی اندازہ نہ لگا سکی۔ سائمن پیچھے کی طرف گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور دہشت کے ملے جلے تاثرات تھے۔ ٹانگیں جام لنڈھانے والے کے مانند رقصاں تھیں۔ گن ہاتھ سے پھسل گئی۔ وہ خود بھی گھٹنوں کے بل گرا۔ ناتوانی کے عالم میں وہ گن اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن بے سود۔

''نکلو یہاں سے۔'' جورڈن نے کہا۔

''میں تمہیں چھوڑ کے نہیں جاسکتی۔''

''منہ بند رکھو۔ میری ٹانگ......'' جورڈن نے کربناک لہجے میں کہا۔

''تم چپ رہو۔'' وہ لڑکھڑا کے اٹھی اور سائمن کی گن پر قبضہ کرلیا۔ ''ہم جہاز پر سے کہاں جائیں گے۔ ہمیں ساتھ رہنا چاہیے۔ دھماکوں کی آواز کے بعد عملہ کسی وقت بھی ہلہ بول دے گا۔'' کیلی نے جورڈن کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ ''تم کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑتے؟'' کیلی نے سوال کیا۔

''تم مجھے بھلا کیوں نہیں دیتیں؟'' وہ اپنے ہی خون میں بیٹھا تھا۔

کیلی خاموش رہی۔ جورڈن نے اپنا رومال نکال کر گرہ لگائی۔ یہ ناکافی تھا۔ تاہم اس نے زخم پر کس کر باندھ دیا۔

''بھلا دیا تھا۔'' کیلی نے جواب دیا۔

''اسی لیے گھڑی چرائی تھی؟''

''اوہ جورڈن تم کیوں نہیں سمجھتے؟''

''میں سمجھ گیا ہوں۔ اب تمہاری باری ہے۔'' وہ بولا۔

قدموں کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ کتنی دیر فائٹ کریں گے۔ المناک انجام سر پر تھا۔ کیلی نے اس کا سر گود میں رکھ لیا۔ اور سرگوشی کی۔ ”آئی لو یو۔“

کوئی دروازے پر تھا۔ کیلی نے گن اٹھا کر نشانہ لیا......اور فائر کرتے کرتے رک گئی۔ رائل نیوی کا ایک آدمی حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پیچھے تین اور تھے۔ ان میں ایک رچرڈ وولف تھا۔ رچرڈ سب کو ہٹا کر کمرے میں آیا۔ جورڈن کی حالت دیکھی اور مڑ کر چلایا۔

”یس سر۔“ ایک آفیسر نے انٹرکام کا رخ کیا۔ کیلی کی گرفت پسٹل پر ڈھیلی پڑ گئی۔ وہ ابھی تک خوف زدہ تھی۔ رچرڈ نے ہاتھ بڑھایا اور نرمی سے مسکرایا۔ کیلی نے کچھ کہے بغیر گن اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔

”گڈ گرل۔“ رچرڈ نے کہا۔

ہیلی کاپٹر، میڈیکل ٹیم کے ساتھ پہنچ رہا تھا۔ وہ قریبی بحری جہاز سے اڑ کر آ رہا تھا۔

☆☆☆

کیلی طبّی عملے کی کارروائی دیکھتی رہی۔ وہ اسٹریچر کے قریب تھی۔ بعدازاں اسٹریچر کو ہیلی کاپٹر کی طرف لے جایا گیا۔ اسے لگا کہ جورڈن جدا ہو رہا ہے۔ وہ دوڑ پڑی۔ جو راستے میں آیا اسے ہٹا دیا۔ خدشات دہلا رہے تھے کہ وہ آج کے بعد اسے کبھی نہ دیکھ سکے گی۔ رچرڈ نے اسے بازوؤں سے تھام لیا۔ ”اسے اسپتال لے جا رہے ہیں۔“

”اسے میری ضرورت ہے۔ میں اس کے ساتھ رہوں گی۔“

”میرا وعدہ ہے، تم جلد اسے دیکھو گی۔ اس وقت ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔“ رچرڈ کی آواز اس نے سنی ہی نہیں۔ وہ بلند ہوتے ہیلی کاپٹر کو تک رہی تھی۔ زیرلب دعا گو تھی۔

☆☆☆

جورڈن کو دیکھے ہوئے دو روز بیت گئے تھے۔ کیلی کو بتایا گیا تھا کہ جورڈن کا خون زیادہ بہہ گیا تھا لیکن سرجری کامیاب رہی۔ اس کے سوا اسے کچھ علم نہیں تھا۔

رچرڈ نے اسے M16 کے ذریعے لندن سے باہر ایک سیف ہاؤس میں منتقل کرا دیا تھا۔ کیلی کے لیے یہ بھی قید خانے سے کم نہیں تھا۔ یہ تاثر اسے تین آدمیوں کی وجہ سے ملا تھا جو سیف ہاؤس کی حفاظت کر رہے تھے۔ رچرڈ نے کہا تھا کہ یہ انتظام صرف اس کے تحفظ کے لیے تھا۔ وہ کچھ اور سمجھ رہی تھی اور اسے اپنے نظریے پر حیرت بھی نہیں تھی۔ لارڈ فیلی انجام کار کسی نقصان سے بچ گئی تھی۔ کیلی اتنی اہم نہیں تھی۔ اگرچہ جورڈن اس کے لیے آخری حد تک گیا تھا۔ لیکن ان دونوں کے درمیان ایک ناقابلِ عبور کھائی تھی۔ فیلی کیا کرے گی۔ ان کے نزدیک جورڈن زیادہ اہم تھا۔ وہ ان کی سوچ کو الزام نہیں دے سکتی تھی لیکن اس کی آزادی سلب ہو گئی تھی جو اس کی افتادِ طبع کے خلاف تھی۔ دو دن بعد اس کا صبر جواب دے گیا۔ بیگ اٹھا کر اس نے باہر کا رخ کیا۔ گارڈ راہ میں حائل تھا۔

”میں جانا چاہتی ہوں۔“

”یہ ممکن نہیں۔“ اس نے شائستگی سے کہا۔

”ممکن ہے، تم دیکھو یا شوٹ کرو۔“ کیلی نے اسے ایک طرف کیا۔ اس وقت لیموزین ڈرائیو وے میں داخل ہوئی۔ کار اس کے سامنے رکی۔ وہ تعجب سے دیکھ رہی تھی۔ شوفر اترا اور گھوم کر عقبی گیٹ کھولا۔ قیمتی سوٹ میں ملبوس ایک عمر رسیدہ شخص اترا۔ چند لمحے خاموش رہ کر وہ بولا۔ ”یعنی تم ہو مس کیلی رائس۔“

کیلی نے اسے سرتاپا دیکھا۔ ”اور آپ؟“

اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ”میں ہیوٹاوسٹوک، جورڈن کا انکل۔“

کیلی سٹپٹا گئی۔ بنا الفاظ کے اس نے ہاتھ ملایا۔

”مس رائس تم سے چند باتیں کرنی ہیں۔“ انکل نے کہا۔ ”پلیز، تم کار میں بیٹھو گی؟“

”دراصل میں رخصت ہو رہی تھی۔“

”مطلب تم جورڈن کو دیکھنا نہیں چاہتیں؟“

کیلی کا دل دھڑکا۔ اس نے انکل کو پڑھنے کی کوشش کی۔ تاہم انکل کے تاثرات سپاٹ تھے۔ وہ اندر بیٹھ گئی۔

وہ کچھ فاصلے سے ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔ ہم کیا بات کر سکتے ہیں۔ وہ پریشان تھی۔ میں اس دنیا کے لیے اجنبی ہوں...... جیسے وہ ہمارے لیے......

”یوں معلوم ہوتا ہے کہ میرا بھتیجا تم سے کوئی انجانا رشتہ قائم کر چکا ہے۔“ انکل ہیو نے آغاز کیا۔

”آپ کا بھتیجا ایک اچھا انسان ہے۔“ وہ بولی۔ وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ دوبارہ نرمی سے گویا ہوئی۔ ”بہت نفیس آدمی ہے۔“

”اس کے بارے میں میرے خیالات بھی ہمیشہ ایسے ہی رہے ہیں۔“

'اس کا حق بنتا......' وہ بات پوری نہ کر سکی کہ آنسوؤں کو روک رہی تھی۔ ”وہ بہترین کا حق دار ہے۔“

”تم نے سچ کہا۔“ انکل ہیو نے تائید کی۔

”نو......“ کیلی نے نظر اٹھا کے دیکھا۔ ”لارڈ.... آپ کو سمجھنا چاہیے کہ میری وجہ سے کوئی الجھن پیدا نہیں ہوگی۔ میرا کوئی مطالبہ ہے نہ توقعات۔ میں صرف یہ چاہتی ہوں......“ وہ دوسری

طرف دیکھنے لگی۔ ”میں اسے خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔ میں کچھ بھی کرجاؤں گی۔ ممکن ہے غائب ہوجاؤں۔“

”تم اس سے محبت کرتی ہو۔“ یہ سوال نہیں بیان تھا۔

اور اس مرتبہ وہ اشک پر قابو رکھنے میں ناکام رہی...... وہ بہہ نکلے۔ دھیرے سے...... خاموشی سے۔

”نہیں۔ حفظِ مراتب کے بغیر نہیں۔“

”کیا مطلب؟“ انکل ہیو نے استفسار کیا۔

”بہت سی لڑکیاں تیار ہیں اس کے لیے۔“

”میں جانتا ہوں۔“

”وجہ بھی جانتے ہوں گے آپ؟“ کیلی نے کہا۔

”ہاں، لیکن ان میں سے کوئی بھی تمہاری طرح نہیں ہے۔ تم نے تن تنہا وکٹر وان ویلڈن سے ٹکر لی اور اس کی ایمپائر کے خاتمے کا آغاز ہوا۔“

کیلی نے شانے اچکائے۔ جیسے اس کے نزدیک اس کارنامے کی کوئی اہمیت نہیں۔ وہ بے دھیانی سے سن رہی تھی کہ ولا فورڈ پر کیا کیا لدا تھا۔ ویرونیکا اور اولیور کو کیسے گرفتار کیا گیا۔ میکس ہیولر کے غرقاب ہونے کی تفتیش دوبارہ شروع ہوئی۔ زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل اولیور کمپنی کے گودام سے برآمد ہوئے...... وغیرہ...... وغیرہ......

”تمہاری خدمات ہم سب کے لیے ناقابلِ فراموش ہیں۔ مس رائس میں تمہیں مبارک باد دیتا ہوں۔“

وہ خاموش رہی۔ تاہم اسے حیرت ہوئی جب انکل نے کہا۔

”میں زندگی میں بہت سے ہیروز سے مل چکا ہوں لیکن تعریف کے مقابلے میں تمہارے جیسا ردِعمل مجھے کہیں نہیں ملا۔“

کیلی نے نفی میں سر ہلایا۔ ”لارڈ لیموٹ میں تھک چکی ہوں۔ میں گھر جانا چاہتی ہوں۔“

”امریکا؟“

”وہی میرا گھر ہے۔ اس سے زیادہ میں نہیں جانتی۔“

”جورڈن کا کیا ہوگا۔ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔“

”آپ خود سمجھ گئے ہیں کہ حفظِ مراتب کسے کہتے ہیں......“

”جن لڑکیوں کی تم بات کرتی ہو، جورڈن ان میں دلچسپی نہیں رکھتا۔“

کیلی کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئیں۔

”دو دن سے......“ انکل ہیو نے کہا۔ ”اچھی فطرت کا حامل میرا نارمل بھتیجا بے قرار ہے، قابو سے باہر ہے۔ دو مرتبہ اس نے اسپتال سے نکلنے کی کوشش کی۔ ہم اسے سمجھا رہے ہیں کہ اس کی حالت اجازت نہیں دیتی کہ وہ کہیں جائے۔ وان ویلڈن کی موت کے ساتھ تمہارے قتل کے کنٹریکٹ ختم ہوچکے ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ ہم تمہیں اس کے پاس لے جائیں۔ تم اسے سنبھال سکتی ہو۔“

”یہ آپ کا خیال ہے؟“

”نہیں، رچرڈ کا بھی۔“

”اور جورڈن؟“

”وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔“

کیلی ہنس پڑی...... ہنسی میں تلخی گھلی ہوئی تھی۔ ”آپ کے لیے کس قدر مایوس کن امر ہوگا کہ جورڈن اور میں...... کیا مجھ جیسی لڑکی کو فیملی کلوزٹ میں بند رکھا جائے گا۔“

”اگر میں نے ایسا کیا تو بھی، تمہیں تنہائی نہیں ستائے گی...... ہمارے آباؤاجداد میں سے نصف کلوز اور فولڈ فریمز میں رہتے ہیں۔ مطلب، دلہن کے انتخاب میں ہمارا انداز غیر روایتی ہے۔“ انکل ہیو مسکرائے۔

”اپنی فیملی میں مجھے شامل کرنا آپ کے لیے کیسا ہوگا؟“

”سوال جورڈن کا ہے۔ یہ اس کا انتخاب ہے۔ اس کی خوشی میں ہم خوش ہیں۔“ انکل ہیو نے جواب دیا۔

کیا پیش گوئی کی جاسکتی ہے؟ کیلی نے سوچا...... ایک مہینے یا سال بعد اس پر انکشاف ہوسکتا ہے کہ دراصل میں کون ہوں......

لیکن وہ جہاز کے قفس سے بچ نکلنے کو کیسے بھول سکتی ہے اور موجودہ مڈبھیڑ نے فرار کا راستہ بند کردیا تھا۔

☆☆☆

اسپتال پہنچنے تک وہ خود سے ہم کلام رہی۔ ایلی ویٹر میں بھی خاموش رہی۔ وہ خود کو کمپوز کررہی تھی۔ بہتر انداز میں گڈبائے کے لیے خود کو تیار کررہی تھی۔ وہ ساتویں منزل پر جورڈن کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پُرسکون تھی...... ملنے آئی تھی یا بچھڑنے۔ جورڈن پر نظر پڑی تو یکسو خیالات بکھر گئے۔ وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ سفید قمیص بغیر ٹائی کے اور گرے ٹراؤزر۔ بغلوں میں بیساکھیاں تھیں۔ ڈور کی آواز پر وہ بے ڈھنگے انداز میں گھوما۔ وہ توازن برقرار رکھنے کی کوشش کررہا تھا۔ تاہم نظر کیلی کے چہرے پر تھی۔ کیلی کے ساتھ دینے والے واپس چلے گئے۔ دونوں تنہا رہ گئے۔ دل آگے بڑھ رہا تھا اور ذہن روک رہا تھا۔ وہ اب بھی خوف زدہ تھی۔ ”میں جانتی تھی کہ تم صحت یاب ہوجاؤ گے۔“ وہ اتنا ہی کہہ سکی۔

جورڈن اس کے چہرے پر کچھ ڈھونڈ رہا تھا جو اسے دکھائی نہیں دیا۔ ”میں تم تک پہنچنے کی کوشش کرتا رہا۔“

”انکل نے بتایا تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہم دونوں میں سے کوئی بھی حرکت پذیر ہو۔“ وہ مسکرائی۔ ”لیکن اب وان ویلڈن کا قصہ پاک ہوچکا ہے تو ہم دونوں کو چاہیے کہ اپنے اپنے راستے پر واپس لوٹ جائیں۔“

”کیا تم ایسا کرو گی؟“

''اور کیا کروں گی؟''

''میرے ساتھ رہو۔'' وہ بہت ساکن کھڑا تھا۔ سنگی مجسمے کے مانند...... کیلی کو تک رہا تھا۔ جواب کا منتظر تھا۔

کیلی نے پہل کی اور نظر ہٹا لی۔ ''رک جاؤں؟ تمہارا مطلب ہے انگلینڈ میں؟''

''میرا مطلب ہے، میرے ساتھ۔''

وہ ہنسنے لگی۔ تاثر بے معنی اور مبہم تھا۔

''میرے ذہن میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ تم حقیقت سے انکار کر رہی ہو۔'' جورڈن نے کہا۔

''حقیقت؟''

''ہم نے مل کر آگ اور خون کا دریا پار کیا ہے۔ ایک دوسرے کا خیال کیا ہے۔ کم از کم مجھے اپنے بارے میں کوئی ابہام نہیں ہے، نہ اپنی چاہت پر کوئی شک۔ اور میں تمہیں بھاگنے نہیں دوں گا۔''

کیلی نے نفی میں سر ہلایا اور پھر ہنسنے لگی۔ غیر حقیقی ہنسی تھی۔ اس کا دل بغاوت پر تلا تھا۔ ''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہیں اتنا یقین نہیں کہ میں کون ہوں۔''

''میں جانتا ہوں تم کون ہو۔''

''میں نے بارہا تم سے جھوٹ بولا...... بار بار......''

''جانتا ہوں۔''

''بڑے بڑے جھوٹ۔''

''ساتھ ہی تم نے سچ بھی بولا۔'' جورڈن نے کہا۔

''ہاں، لیکن جورڈن تم بھول رہے ہو کہ میں ایک سابقہ چور ہوں اور میری فیملی بھی ایسی تھی۔''

''تمہارا ماضی میرے لیے اہم نہیں ہے۔''

''اور اسے کیا کہو گے؟'' کیلی نے ٹاؤ سٹوک کی گھڑی نکالی۔ ''میں نے وہ چیز چرائی تھی جو تمہارے لیے اہم تھی۔ یہ میں نے اس لیے کیا کہ میں تمہیں دکھانا چاہتی تھی کہ تم مجھ پر بھروسا کر کے حماقت کا مظاہرہ کر رہے ہو۔''

''نہیں کیلی ایسا نہیں تھا۔ ایسا تم نے کسی اور وجہ سے کیا تھا۔'' جورڈن نے سکون سے کہا۔

''کس وجہ سے کیا تھا؟''

''تم مجھ سے خوف زدہ تھیں۔''

''میں، خوف زدہ؟''

''ہاں تم میری محبت سے خوف کھا رہی تھیں اور اپنی محبت سے بھی ہراساں تھیں۔ تمہیں یہ خوف تھا کہ یہ محبت پنپ نہیں سکے گی۔''

''اوکے۔'' وہ لاجواب ہو گئی۔ لیکن کیا یہ قابلِ فہم نہیں تھا، فریب کھانے سے بہتر نہیں تھا۔ جذبات کا دریا اترنے کے بعد جلد یا بدیر تمہیں میری حیثیت کا ادراک ہو جانا تھا۔''

''ادراک تھا اور ہے۔ میں اس معاملے میں خود کو خوش قسمت تصور کرتا ہوں۔''

''خوش قسمت۔'' وہ پھر کھوکھلے انداز میں ہنسی اور گھڑی جورڈن کے چہرے کے سامنے لہرائی۔ ''خوش قسمت؟ یاد رکھو میں چور ہوں۔ یہ میں نے چرائی تھی۔''

جورڈن نے اس کی کلائی تھام لی۔ اسے ایک بے ساکھی چھوڑنی پڑی۔ ''تم نے صرف میرا دل چرایا تھا۔''

وہ مہر بہ لب تکتی رہ گئی۔ نظریں ہمکلام تھیں۔ خود فراموشی تھی۔ بلا کی تشنگی تھی۔ بے تابیٔ قلب بے حال کر رہی تھی۔

''کیلی نہیں۔ اب بھاگنا چھوڑ دو...... ختم کرو...... بس کرو۔'' جورڈن نے کہا۔

کیلی کا وجود بے حس و حرکت تھا۔ وہ قطعی ساکن کھڑی تھی۔ تب دھیرے سے جورڈن نے کلائی چھوڑ دی۔ محض اس کی نظروں نے کیلی کو تھاما ہوا تھا۔

کیلی کا دماغ سُن تھا۔ نئی حقیقت منکشف ہو رہی تھی۔ ''میں تم سے نہیں درحقیقت خود سے بھاگ رہی تھی۔ اپنے ہی وجود سے فرار چاہ رہی تھی۔ تم سے نہیں...... کبھی بھی نہیں۔'' وہ خموش کھڑی سوچ رہی تھی۔ جورڈن نے نرمی سے اس کا رخسار سہلایا۔ ایک آنسو پھسل کے جورڈن کے ہاتھ پر آیا۔

''میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا، کیلی۔ اگر چاہوں بھی تو بالجبر تمہیں نہیں روک سکتا لیکن میں نے بہت پہلے ایک فیصلہ کیا تھا۔ اب فیصلہ کرنے کی تمہاری باری ہے۔'' جورڈن کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔ بکھر رہی تھی۔

اشکوں کی جھالر کی دوسری طرف جورڈن کا چہرہ گویا تھرک رہا تھا۔ اس کی نظروں میں اندیشہ تھا، غیر یقینی تھی اور امید تھی...... امید کے ساتھ فریاد تھی۔

کیلی کا پورا وجود طوفان کی زد میں تھا۔ گویا پارہ پارہ ہو جائے گا۔

''تمہارے بھاگنے کے دن ختم ہو گئے۔ بھروسا کرو۔'' وہ بمشکل کہہ سکا۔ ''مم...... م...... مجھے یقین دلاؤ۔''

جورڈن نے دوسری بیساکھی بھی چھوڑ دی۔ لڑکھڑایا۔ کیلی سنبھالنے کے لیے اس کے ساتھ لپٹ گئی۔ اشکبار چہرہ اوپر اٹھایا۔ جورڈن نے سر جھکایا۔ ہونٹوں نے آنکھوں سے نکلنے والے نمکین پانی کو چھوا......

کیلی نے اسے بستر پر بٹھا دیا اور دیکھا، وہ مسکرا رہا تھا۔ وہ ایک چور کی مسکراہٹ تھی۔ اس نے کیلی کا دل چرا لیا تھا۔